دعائیہ سیٹ

مرتبہ: محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان

نماز مترجم اور اس سے متعلق جملہ مسائل کا حل، دعاؤں کا مجموعہ، اسلام کے
بنیادی ارکان کا تعارف، چالیس احادیث اور وفات مسیحؑ کی آیات

1918ء سے شائع ہونے والا

دُعائیہ سیٹ

مرتّب کردہ:

محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان

نظر ثانی و تحقیق:

فخر الحق شمس

ناشر: نظارت نشر و اشاعت قادیان

نام کتاب	دعائیہ سیٹ
مرتبہ	محترم میاں محمد یامین صاحب
پہلی (کمپوزڈ) اشاعت انڈیا	اکتوبر/2022
دوسری اشاعت انڈیا	اپریل/2023
تعداد	500
مطبع	فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان
ناشر	نظارت نشرواشاعت صدر انجمن احمدیہ قادیان143516، ضلع گورداسپور پنجاب، انڈیا

DUAAIYA SET

By: MIAN MUHAMMAD YAMIN

First Composed Edition in India: October 2022

Second Edition in India: April 2023

Copies : 500

Printer: Fazl-e-Umar Printing Press, Qadian

Publisher : Nazarat Nashr-o-Ishaat, Qadian

Distt: Gurdaspur, Punjab, India, 143516

عرض ناشر

محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان کی مرتب کردہ کتاب ''دعائیہ سیٹ'' نماز مترجم اور نماز کے متعلق دیگر مسائل ،قرآن مجید ،احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب دینی مسائل جاننے اور دعاؤں کے لحاظ سے بہت مفید و مشہور ہے جو 1918 سے متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔ یہ کافی عرصہ سے نایاب تھی۔ زیر نظر کتاب محترم میاں محمد یامین صاحب کے پوتے مکرم فخر الحق شمس صاحب نے نظر ثانی کر کے بعض درستیوں و نئی سیٹنگ کے ساتھ تیار کی ہے اور نظارت ہذا کو اس کی پرنٹ ریڈی سافٹ فائل اشاعت کی کلیئرینس کے ساتھ ارسال کی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر نظارت نشر و اشاعت قادیان اسے مکرم فخر الحق شمس صاحب کی ذمہ داری پر شائع کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اس سلسلہ میں تعاون کرنے والے جملہ افراد کو اپنے افضال و برکات سے نوازے۔ آمین

ناظر نشر و اشاعت قادیان

پیش لفظ

محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان (خاکسار کے دادا جان) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت تحریری طور پر کرنے کے بعد اپنے آبائی وطن سہارنپور سے مخالفت کی وجہ سے قادیان ہجرت کر لی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ارشاد مبارک پر آپؓ نے کتب لکھنے اور چھاپنے کا کاروبار شروع کر دیا۔ اور پھر جماعتی لٹریچر میں بے بہا کتب کا اضافہ کیا۔ اس زمانہ میں مختلف دعاؤں پر مشتمل سیٹ کی بہت ضرورت سمجھی جا رہی تھی چنانچہ آپ نے اس ضرورت کو پورا کیا اور 1918ء میں دعائیہ سیٹ کی صورت میں آٹھ کتب شائع کیں۔ آپ کی وفات (1965ء) کے بعد آپ کے بیٹے محترم حافظ مبین الحق شمس صاحب (خاکسار کے ابا جان) نے اس کام کو آگے بڑھایا۔ ان کی وفات کے بعد چند دفعہ دعائیہ سیٹ طبع ہوا لیکن مسلسل جاری نہ رہ سکا اور اس کی طرز پر کئی اور دعاؤں کی کتب منظر عام پر آ گئیں لیکن ان کے باوجود محمد یامین صاحب والے دعائیہ سیٹ کی کمی پوری نہ ہو سکی اور مطالبہ بڑھتا ہی چلا گیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اس دعائیہ سیٹ کو اسی انداز سے لیکن جدید دور کو مدنظر رکھتے ہوئے شائع کیا جا رہا ہے۔ نئے حوالے شامل کرنے کے ساتھ ساتھ اس میں موجود تقریباً تمام حوالہ جات کو از سر نو چیک کیا گیا ہے اور اصل ماخذ سے مکمل حوالہ دیا گیا ہے۔ جو پہلے غلطیاں رہ گئی تھیں ان کو بھی ٹھیک کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنے اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فخر الحق شمس

دعائیہ سیٹ میں موجود کتب کے مضامین کی الگ الگ فہرست

1۔نماز مترجم

نماز کیا ہے؟	27
نماز کے بارے میں چند نصیحتیں	27
حقیقتِ نماز	29
شرائطِ نماز	32
نماز کی پہلی شرط: وقت	33
اوقاتِ نماز کی تفصیل	33
اوقاتِ نماز کی حکمت	34
اوقاتِ مکروہہ	34
نماز کی دوسری شرط: طہارت	35
وضو کرنے کا طریق	35
وضو کرنے کے بعد کی دعا	36
وضو اِن باتوں سے ٹوٹ جاتا ہے	37

نماز کی تیسری شرط: پردہ پوشی	37
نماز کی چوتھی شرط: قبلہ رُخ ہونا	37
نماز کی پانچویں شرط: نیّت	39
جرابوں پر مسح کرنا	39
تیمم کا طریق	40
طریق اذان	40
اذان سننے کے بعد کی دُعا	41
اقامت	42
نماز کی اقسام اوران کی رکعات	43
اوقات ممنوعہ	46
مسجد میں داخل ہونے کی دعا	46
ضروری ہدایات قیامِ نماز	47
نیت نماز	49
نماز پڑھنے کا طریق،ثناء	49
تعوُّذ،تسمِیَّہ،سورۃ الفاتحہ	50
سورۃ الاخلاص	51
تسمیع،تحمید	52

دعا بین السجدتین	53
تشہّد	53
دُرود شریف	54
چند دعائیں	55
چند مزید دعائیں	56
نماز کے افعال	60
نماز کے بارے میں چند ضروری باتیں	62
سجدہ سہو	63
نمازِ وِتر	64
دُعاءِ قنوت	65
دُوسری دُعاءِ قنوت	66
نمازِ جمعہ	67
خطبہ جمعہ	68
دوسرا خطبہ (خطبہ ثانیہ)	69
نماز جمعہ کے بارے میں ضروری احکام	71
نماز تہجد	72
نماز تراویح	73

نماز عیدین	74
مسائل عیدین اور ان کا حل	75
نماز قصر (سفر میں نماز)	77
نماز حاجت	78
نماز جمع	79
نماز استخارہ	80
نماز استسقاء	82
نماز کسوف وخسوف	83
صلوٰۃ التسبیح	83
سجدہ تلاوت	84
خطبہ نکاح	85
نماز جنازہ	88
دُعا نمازِ جنازہ	88
دوسری دعا نماز جنازہ	89
نابالغ کے جنازہ کی دعا	90
نماز جنازہ غائب	90
احکامِ میّت	91
ہمارا مذہب	93

2۔ادعیۃ الفرقان

سورۃ فاتحہ۔ایک جامع دعا	95
طلب امن اور حصول رزق کی دعا	95
قبول دعا،طریق عبادت ومکالمہ الٰہیہ کی دعا	95
حسنات دارین کی دُعا	97
کافروں کے مقابل مدد پانے کی دُعا	98
بخشش مانگنے کی دعا	98
مؤاخذۂ الٰہی سے بچنے اور طلب نصرت الٰہی کی دُعا	98
ہدایت کے بعد گمراہ نہ ہونے کی دعا	99
اقرارِایمان اور آگ کے عذاب سے بچنے کی دُعا	100
عظمتِ الٰہی وحصول ترقیات کی دُعا	100
قرب الٰہی کی دُعا	101
صبر واستقامت کی دُعا	102
دوزخ سے پناہ مانگنے کی دُعا	102

قبول حق کا اقرار اور خاتمہ بالخیر کی دُعا	103
ظالم بستی والوں سے بچنے کی دُعا	104
اپنی بیکسی اور منکرین پر فتح کی دُعا	104
پاک جماعت میں شامل ہونے کی دُعا	105
پاک رزق کی دُعا	105
گناہوں سے بخشش مانگنے کی دُعا	106
حق و باطل میں امتیاز کی دُعا	106
صبر اور انجام بخیر کی دُعا	107
ظالموں سے بیزاری کی دُعا	107
اظہار تمنائے رحمت و مغفرت کی دعا	107
دعائے مغفرت بدرگاہِ ارحم الراحمین	108
بخشش و رحمت کی دُعا	108
دنیا و آخرت کی بھلائی کی دُعا	109
دشمنوں کے شر سے بچنے کی دُعا	109
ظالموں کی ہلاکت کی دُعا	110

کشتی یا سواری پر سوار ہونے کی دُعا	111
بیہودہ سوالات سے بچنے کی دُعا	111
حکومت وعلم کے ملنے پر شکریہ	112
وسعت رزق اور اولاد کے نیک ہونے کی دُعا	112
ماں باپ کے لئے دُعا	115
نئی جگہ میں داخل ہونے اور نکلنے کی دُعا	115
کامیاب ہونے کی دُعا	115
اولاد صالح مانگنے کی دُعا	116
دعوت الی اللہ میں کامیابی کی دُعا	117
علم کو بڑھانے کی دُعا	118
مصیبت سے مخلصی کی دُعا	118
قدر وسیت کردگار اور اپنے ظلم کا اقرار	118
لاوارثی سے بچنے کی دُعا	119
استعانت اور فیصلہ حق کی دُعا	119
مکذبین پر فتح پانے کی دُعا	119

مبارک مقام پر اترنے کی دُعا	120
ظالموں سے بچنے کی دُعا	120
وساوس شیاطین کو دُور کرنے کی دُعا	120
بخشش ورحم کی دُعا	121
مغفرت کی دُعا	121
عذاب جہنم سے بچنے کی دُعا	121
اہل وعیال کے متقی ہونے کی دُعا	122
جنت کے وارث ہونے کی دُعا	122
غلبہءصداقت کی دُعا	123
ایذاءِ مخالفین سے بچنے کی دُعا	123
توفیقِ شُکر کی دُعا	123
سلامتی کی دُعا	124
اقرار گناہ اور طلب بخشش کی دعا	124
مجرموں سے بیزاری کی دُعا	125
ظالم قوم سے بچنے کی دُعا	125

غریب الوطنی کی دُعا	125
دشمنوں پر غلبہ پانے کی دُعا	126
صالح اولاد کی دُعا	126
حضرت سُلیمانؑ کی ایک دُعا	126
جہنم سے بچنے اور جنتی ہونے کی دُعا	127
سواری پر چڑھنے کی دُعا	128
انعاماتِ الٰہیہ پر شکر کی دُعا	128
نصرتِ الٰہی کی دُعا	129
کینہ سے بچنے اور محبت صالحین کی دُعا	129
کُفّار کے فتنہ سے بچنے کی دُعا	130
تکمیل فیضانِ الٰہی کی دُعا	131
قربِ الٰہی کی آرزُو اور ظالموں سے نجات کی دُعا	131
حضرت نوح علیہ السلام کی دُعا	132
معوّذتین کی جامع دُعائیں	133

3۔ادعیۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیدالاستغفار	136
نیند سے جاگنے کی دعا	137
بیت الخلاء جانے کی دعا	138
بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا	138
گھر سے باہر جانے کی دعائیں	138
گھر میں داخل ہونے کی دعا	139
کھانا شروع کرنے کی دعا	140
کھانا کھانے کے بعد کی دعا	140
دعوت کھانے کے بعد کی دعا	140
نیا کپڑا پہننے کی دعائیں	141
صبح کو مسجد میں جانے کی دعا	142
بیمار پرسی کی دعا	142
میت پر پڑھنے کی دعا	143
قبور پر پڑھنے کی دعائیں	144
نکاح کی مبارک باد	144

نئی بی بی کے لئے دعا	145
خلوت کے وقت کی دعا	145
بازار میں داخل ہونے کی دعا	146
مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا	146
بامراد ہونے کی دعا	147
رضا بالقضاء کی دعا	147
ناپسندیدہ امر دیکھنے کی دعا	147
غصہ اور طیش کے شر سے بچنے کی دعا	148
دشمن قوم سے بچاؤ کی دعا	148
حملہ اور مقابلہ کرنے کی دعا	148
سفر پر جانے کی دعا	149
سفر پر جانے کی دوسری دعا	150
کسی بستی میں داخل ہونے کی دعا	151
الوداع کرنے کی دعا	152
بلندی پر چڑھنے کی دعا	153
بلندی سے اترنے کی دعائیں	153
عیادت مریض کے وقت کی دعا	154

خوش حال رہنے کی دعا	155
سفر میں رات آنے پر دعا	155
بے قراری اور گھبراہٹ کی دعائیں	156
صبح وشام پڑھنے کی دعائیں	158
شام کے وقت پڑھنے کی دعا	159
صبح کے وقت پڑھنے کی دعا	160
مجلس سے اُٹھنے کی دعا	161
آئینہ دیکھنے کی دعا	162
قرض اور دیگر نقائص سے بچنے کی دعائیں	163
چاند دیکھنے کی دعا	164
روزہ کھولنے کی دعائیں	164
لیلۃ القدر کی دعا	165
بارش مانگنے کی دعا	165
زیادہ بارش روکنے کی دعا	166
بجلی کی کڑک پڑنے پر دعا	166
آندھی کے شر سے بچنے کی دعا	166
نیا پھل کھانے کی دعا	167

رُکن یمانی پر پڑھنے کی دعا	167
رات کوسونے کی دعائیں	168
سوکراٹھنے کی دعا	169
لوگوں کے ظلم سے حفاظت میں رہنے کی دعا	169
شیطانی اثرات سے بچنے کی دعا	170
دعائے حاجت	171
خدا کی پناہ میں آنے کی دعا	172
ایک جامع دعا	173
اللہ تعالیٰ سے محبت مانگنے کی دعائیں	175
عمدہ چیز مانگنے کی دعا	176
مشکلات دور ہونے کی دعا	177
دعانماز جنازہ	177
دوسری دعانماز جنازہ	178
نابالغ کے جنازہ کی دعا	179
دعائے استخارہ	180

4۔ادعیۃ المسیح الموعودؑ

محبت الٰہی کے حصول کی دعا (نظم)	183
زندگی کا مقصد اعلیٰ	184
مقبول دعائیں	185
دعاؤں میں لگ جاؤ	185
دعا کرنے کی فضیلت	185
نماز میں حصول حضور کی دعا	186
اللہ تعالیٰ کو پانے کی دعا	186
اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعائیں کرنے کی تاکید	187
اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو	189
الہامی دعائیں	189
تسبیح وتحمید اور درود شریف	190
پاک ہونے کی دعائیں	190
نصرت الٰہی کی دعائیں	191
بیتُ الدعا والی دعا	192

حق و باطل میں فیصلہ کی دعائیں	192
دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کی دعائیں	193
بخشش ورحم کی دعائیں	194
سجدہ نماز کی دعا	196
دعا ماہ صیام	196
دشمنوں کے لئے دعا	196
آڑے وقت کی دعا	197
اکیلے وقت کی دعا	197
فنا فی اللہ ہونے کی دعا	197
دعائیہ فقرات خداوندی	198
شفاء کاملہ کے لئے دعائیں	200
غم سے نجات پانے کی دعائیں	201
ایمان لانے کی دعا	203
اصلاح بین الناس کیلئے دعائیں	204
علم بڑھانے کی دعائیں	205

اولاد مانگنے کی دعائیں	206
نشان مانگنے کی دعائیں	207
بری باتوں سے بچنے کی دعا	207
دعائے استخارہ	208
حق و باطل میں امتیاز کی دعا	208
بہشتی مقبرہ کے لئے دعائیں	209
بیت اللہ شریف میں دعا	210
جزا مانگنے کی دعا	212
آگ پر مسلط ہونے کی دعا	212
صالحین کے ساتھ ملنے کی دعا	212
رسوائی سے بچنے کی دعا	213
زلزلہ اور موت نہ دیکھنے کی دعا	213
متفرق دعائیں	213
اولاد کے متعلق دعائیں (نظم)	215
اولاد کے لئے مزید دعائیں (نظم)	217

5۔قبولیتِ دعا کے طریق

(ارشادات حضرت مسیح موعودؑ)

زندہ خدا پانے کا طریق	219
دعا کیا ہے اور کس طرح کرنی چاہئے	219
قبولیت دعا کے ذرائع	222
عبادت کے اُصول کا خلاصہ	224
دعا کے لوازم	226
نماز میں دُعا	227
دعا کے لوازمات	228
دعا کر کے مالا مال ہو جاؤ	229
رقت والے الفاظ کی تلاش	230
دعا کے اوقات	230
دعا میں لذت	231
موت اختیار کرو	231

دعا سے مشکلات کا مقابلہ	231
دعا اور موت	231
شرائط اور طریق دعا	232
قبولیت دعا کی حقیقت	233
قبولیت دعا کا سنہری گر	234
خاص اور اعلیٰ طریق	235
الٰہی ہتھیار	235
دنیاوی مثال اور روحانی مرتبہ	236
پہلا طریقِ دعا	238
انعام پانے کا طریق	239
دوسرا طریقِ دعا	241
قبولیت دعا پر یقین ہونا	242
ناامیدی سے اجتناب	243
ایک بزرگ کا واقعہ	245
التزام دعا	246

ترک دعا کا راز	247
درستی اعمال کی حقیقت	248
اللہ تعالیٰ کی دائمی محبت	249
دعاؤں کی قبولیت کا ایک طریق	250
تیسرا طریقِ دعا	251
آنحضرتؐ پر درود بھیجنے سے دعا قبول ہونے کی حقیقت	253
چوتھا طریقِ دعا	254
پانچواں طریقِ دعا	256
چھٹا طریقِ دعا	257
ساتواں طریقِ دعا	259
آٹھواں طریقِ دعا	260
نواں طریقِ دعا	260
دسواں طریقِ دعا	261
گیارہواں طریقِ دعا	262
بارہواں طریقِ دعا	264

6۔ پنج ارکان اسلام

پنج ارکان اسلام	268
کلمہ طیبہ کی حقیقت	269
اہمیت وحقیقتِ نماز	273
روزہ کی فرضیت	279
زکوٰۃ کی اہمیت وفرضیت	283
حج کی حقیقت اور اہمیت	287

7۔ وفاتِ مسیح

وفاتِ مسیح پر 30 قرآنی آیات

ذاتِ باری تعالیٰ	292
سُنّتُ اللہ	293
زمین کے متعلق قانونِ الٰہی	294
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق خدائی فرمان	295
حضرت عیسیٰؑ کے متعلق ارشادات	296
موت برحق ہے	299

8۔چہل احادیث

حدیث نمبر 1 تا 2	301
حدیث نمبر 3 تا 10	302
حدیث نمبر 11 تا 17	303
حدیث نمبر 18 تا 25	304
حدیث نمبر 26 تا 32	305
حدیث نمبر 33 تا 40	306
درود شریف	307

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ
وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ (العنکبوت:46)

یہی آئینۂ خالق نما ہے یہی اک جوہرِ سیفِ دعا ہے
ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

نماز مترجم

مرتّب کردہ:
محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان

نظر ثانی و تحقیق:
فخر الحق شمس

ناشر: نظارت نشر و اشاعت قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نماز کیا ہے؟

یہ ایک نعمت ہے، یہ ایک دعا ہے۔ اس کا پڑھنا ہم پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ احسان ہے۔ اس کے باعث ہماری مشکلات اور ہمارے گناہ دور ہوتے ہیں۔ یہ ہم کو بے حیائی اور ناپسندیدہ حرکات اور لغویات سے روکتی ہے اور یہ مومن کی روحانی غذا اور مومن کا معراج ہے۔

نماز کے بارے میں چند نصیحتیں

1۔ نماز پڑھنے والا جس وقت نماز کے لئے کھڑا ہو، اپنی توجہ کو اللہ تعالیٰ کے حضور کرے اور تعین کرے کہ میں بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوں کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب جبرائیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز کے معنی دریافت کئے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرٰہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرٰہُ فَاِنَّہٗ یَرٰکَ

(صحیح البخاری۔ کتاب الایمان۔ باب سوال جبریل النبی ﷺ عن الایمان۔ والسلام والاحسان وعلم الساعۃ)

یعنی تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کر کہ گویا تو اس کو دیکھتا ہے پس اگر تو اس کو

نہیں دیکھتا تو یقین کر کہ وہ ضرور تجھ کو دیکھتا ہے۔

2۔نماز پڑھنے والا ہر ایک نماز کو اس کے ٹھیک وقت پر سنوار کر ادا کرے اور مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرے۔

3۔نماز میں جو کچھ بھی پڑھے ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ سمجھ کر اور خشوع وخضوع، سوز وگداز اور حضور قلب کے ساتھ پڑھے۔

4۔نماز پڑھتے ہوئے آنکھیں کھلی رکھے اور آنکھیں سجدہ گاہ کی طرف رہیں اور اِدھر اُدھر نہ دیکھے۔

5۔نماز میں نہ دیوار کے ساتھ سہارا لگائے اور نہ ایک پاؤں پر کھڑا ہو کر سہارا لے مگر معذور اور بیمار کے لئے حرج نہیں۔

6۔رکوع اور سجدہ میں قرآن کریم کی آیتیں پڑھنا جائز نہیں۔

7۔نماز کے اندر مقررہ کلماتِ عربیہ کے علاوہ اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے مقاصد پیش کر کے دعا مانگنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ پسندیدہ بات ہے۔

8۔بیماری و لاچاری میں بیٹھ کر یا لیٹے ہوئے یا سر کے اشارے سے نماز ادا کرے۔نماز کو بالکل چھوڑ دینا ہرگز جائز نہیں بلکہ بہت گناہ ہے۔

9۔جب تک مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے ذکرِ الٰہی کرتا رہے فضول اور لغو باتوں اور دنیوی تجارتی امور سے پرہیز کرے۔

10۔نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنا سخت منع ہے۔

11۔اگر نماز ہو رہی ہو تو فوراً شامل ہو جانا چاہئے اور جس قدر رکعتیں پڑھی جا چکی ہوں امام کے سلام پھیرنے پر مقتدی کھڑا ہو جائے اور ان کو پورا کر لے اور ابتدائی سنتوں کو بعد میں پڑھ لے۔

12۔اگر امام رکوع میں ہو تو پیچھے آنے والا مقتدی رکوع میں شامل ہو جائے تو اس کی یہ رکعت ہو جائے گی۔

13۔نماز کے لئے بدن، لباس اور جائے نماز کو ہر طرح کی نجاست سے پاک رکھے۔

حقیقتِ نماز

نماز پڑھنے کے لئے قرآن کریم نے اقامت الصلوٰۃ کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔اقامت کے ایک معنیٰ کسی بات پر قائم اور جمے رہنے کے ہیں۔اس لحاظ سے اقامت الصلوٰۃ کے معنے یہ ہوں گے کہ بلا ناغہ باقاعدگی سے نماز ادا کی جائے۔اس میں غفلت اور لاپروائی سے کام نہ لیا جائے کیونکہ نماز وہی ہے جو باقاعدگی سے پڑھی جائے۔

اقامت کے دوسرے معنے اعتدال اور درستی کے ہیں یعنی نماز ٹھیک ٹھیک پوری شرائط کو ملحوظ رکھ کر بروقت ادا کی جائے، کسی شرط یا رکن کو چھوڑ نا نماز کو ضائع کرنے کے مترادف ہے۔

اقامت کے تیسرے معنے کسی چیز کو رواج دینے اور اُسے عام کرنے کے ہیں اس لحاظ سے اقامت الصلوٰۃ کے یہ معنے ہوں گے کہ نماز نہ صرف خود پڑھی جائے بلکہ

دوسروں میں بھی اس کو رواج دیا جائے اور ترغیب دلائی جائے کہ لوگ باقاعدگی سے نماز پڑھیں۔

نماز کے ذریعے اسلام نے دعا کا راستہ کھولا ہے۔ دعا نماز کا اہم حصہ ہے۔ نماز ذکر الٰہی کا مجموعہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسی چیز ہے جو قلوب کو اطمینان عطا کرتا ہے۔

1۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (سورۃ الذّٰریات آیت 57)

یعنی اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

2۔ جب کہ تمام لوگ عبادت کی غرض سے پیدا ہوئے ہیں، ضروری ہوا کہ اپنے ہر ایک کام سے پہلے اس کا پابند رہے۔ یہاں تک کہ دنیا کو دین کا خادم بنائے رکھے۔

3۔ نماز سب سے بڑی عبادت ہے اور امیر، غریب، مرد، عورتوں اور بالغ بچوں پر فرض ہے۔

4۔ اللہ تعالیٰ نے باہم محبت، اتفاق اور ہمدردی رکھنے کے لئے نماز قائم کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نماز میں ایک امیر اور غریب اور ایک آقا اور خادم دونوں باہم مل کر کھڑے ہو سکتے ہیں۔

5۔ ہر ایک نماز کو اس کے اپنے وقت مقررہ پر پڑھنے کا حکم ہے۔ نماز درد دل، خلوص قلب، ادب و انکسار، تضرع، خشوع و خضوع، سوز و گداز، توجہ الی اللہ اور یکسوئی کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔

6۔نماز کی اصل روح اور مغز دعا ہے اور دعا بغیر دل کی تڑپ کے ہو نہیں سکتی۔نماز ظاہری عمل کا نام نہیں جب تک باطن کی چاشنی ساتھ نہ ہو۔

7۔نماز کے واسطے تمام بدن کا پاک ہونا اور باوضو ہونا اور پہنے ہوئے لباس کا پاک ہونا، جس چیز پر نماز پڑھے اس کا پاک ہونا ضروری ہے۔سب سے زیادہ دل کا پاک وصاف ہونا ضروری ہے۔

8۔نماز پڑھنے والا اپنے آپ کو تمام ظاہری و باطنی، روحانی و جسمانی نجاست سے پاک رکھے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام ظاہر و باطن کے حالات کا جاننے والا ہے۔

9۔نماز پڑھنے کا سب سے بڑا فائدہ اس آیت میں لکھا ہے: اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَ لَذِکْرُاللّٰہِ اَکْبَرُ ط (سورۃ العنکبوت آیت 46) یقیناً نماز سب بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد (اور سب کاموں سے) بڑی ہے۔

10۔نمازی ہمیشہ بدخیالات اور برے ارادوں اور خراب مجلسوں سے بچے۔خدا تعالیٰ سے محبت اور تعلق پیدا کرے۔حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے

11۔قرآن مجید میں ایسے نمازیوں کا بھی ذکر آیا ہے جس سے بدن پر لرزہ آجاتا ہے:

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ○ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ○ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ ○

پس خرابی ہے ان نماز پڑھنے والوں پر جو نماز کی اصل حقیقت سے بے خبر ہیں۔وہ

لوگ دکھاوے کی نماز پڑھتے ہیں۔(سورۃ الماعون آیات 5 تا 7)

12۔نمازی خدا تعالیٰ کے سامنے عاجز بندے کی طرح کھڑا ہو اور رکوع میں انکساری کے ساتھ جُھک جائے۔سب سے بڑا انکسار سجدے میں کرے جو بہت ہی عاجزی کی حالت ہے۔

13۔نماز پڑھنے میں دل لگے یا نہ لگے ہمیشگی اختیار کرے۔کسی وقت بھی نماز نہ چھوڑے بغیر شرعی عذر کے ترک نہ کرے جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والا کافر ہے اور احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھے اور باجماعت نماز پڑھنے کی عادت ڈالے۔

14۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دو اور دس سال کی عمر میں اگر مار کر بھی نماز پڑھانی پڑے تو پڑھاؤ۔

(سنن ابی داؤد۔کتاب الصلوٰۃ باب متیٰ یؤمر الغلام بالصلوٰۃ۔01/133)

15۔تمام نماز کو سمجھ کر اور سوچ کر پڑھے۔تسلی اور تسکین کے ساتھ پڑھے۔جتنے عربی الفاظ پڑھے جاتے ہیں ان سب کے مطلب معنے کو سمجھے۔

شرائطِ نماز

نماز کو صحیح اور مکمل طور پر ادا کرنے کے لئے چند باتوں کا پہلے کرنا ضروری ہے،جن کو شرائط نماز کہتے ہیں۔وہ پانچ یہ ہیں:

1۔وقت 2۔طہارت 3۔پردہ پوشی 4۔قبلہ 5۔نیّت

نماز کی پہلی شرط: وقت

نماز پانچ اوقات میں فرض ہے۔ رات جب ختم ہوجاتی ہے اور پو پھٹتی ہے تو مشرق میں سفیدی پھیلنے لگتی ہے، اس وقت کو فجر کہتے ہیں۔ ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک رہتا ہے جبکہ ہر چیز کا سایہ اس چیز کے برابر ہوجائے۔ ہر چیز کا سایہ دُگنا ہونے سے لے کر سورج ڈوبنے سے کچھ پہلے تک کا وقت عصر کہلاتا ہے۔ سورج ڈوبنے سے لے کر مغربی اُفق میں نظر آنے والی شفق یعنی سُرخی کے غائب ہونے تک کا وقت مغرب کہلاتا ہے۔ عشاء کا وقت شفق یعنی سُرخی غائب ہونے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور فجر کے طلوع سے کچھ پہلے تک رہتا ہے لیکن بہتر اور افضل وقت نصف شب تک ہے۔ اوقات نماز کی الگ الگ تفصیل درج ذیل ہے۔

اوقاتِ نماز کی تفصیل

فجر۔ پو پھٹنے سے لے کر جب تک سورج نہ نکلے۔

ظہر۔ دوپہر ڈھلنے سے جب تک ہر چیز کا سایہ اپنی اونچائی کے برابر رہے۔ علاوہ سایہ زوال کے۔

عصر۔ ہر چیز کا سایہ دوگنا ہونے سے لے کر سورج ڈوبنے سے کچھ پہلے تک کا وقت عصر کہلاتا ہے۔

مغرب۔ سورج ڈوبنے سے لے کر مغربی اُفق میں نظر آنے والی شفق یعنی سُرخی

کے غائب ہونے تک کا وقت مغرب کہلاتا ہے۔

عشاء۔ شفق یعنی سرخی غائب ہونے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور فجر کے طلوع سے کچھ پہلے تک رہتا ہے لیکن بہتر اور افضل وقت نصف شب تک ہے۔

اوقاتِ نماز کی حکمت

نماز کی اصل غرض یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد خدا حیّ وقیّوم کا نام لیا جائے۔ کیونکہ جس طرح گرمی کے موسم میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد انسان ایک ایک دو دو گھونٹ پانی پیتا رہتا ہے تاکہ گلا تر رہے اور اس کے جسم کو طراوت پہنچتی رہے اسی طرح کفر اور بے ایمان دنیا میں انسانی روح کو حلاوت اور تروتازگی پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد نماز مقرر کی ہے تاکہ گناہ کی گرمی اس کی روح کو جھلسا نہ دے۔ خوشی ہو یا غمی ہر حالت میں انسان کو نماز کے ذریعے خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کا موقع ملتا ہے۔ نماز کے لئے وقت مقرر کرنے سے اجتماعیت کی روح کو زندہ رکھنے کا موقع ملتا ہے، اس طرح لوگ بآسانی جمع ہو سکتے ہیں۔

اوقاتِ مکروہہ

مندرجہ ذیل وقتوں میں نماز پڑھنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔

1۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو اس وقت سے لے کر نیزہ بھر سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

2۔عین دوپہر کے وقت جب سورج بالکل سر پر ہو اس وقت میں فرض یا نفل کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

3۔جب سورج غروب ہو رہا ہو تو اس وقت میں بھی کوئی فرض یا نفل نماز جائز نہیں۔

نماز کی دوسری شرط: طہارت

نماز اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونا اور قربِ الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے۔اس کے لئے جہاں دل کا خلوص اور باطن کی پاکیزگی ضروری ہے وہاں جسم کی صفائی اور کپڑوں کی پاکیزگی بھی ایک لازمی شرط ہے۔اسی فطرتی تقاضے کے تحت اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی ہے کہ نماز پڑھنے کے لئے پاک جسم اور پاک کپڑے ہونے چاہئیں نیز جس جگہ نماز پڑھی جائے اس کا پاک وصاف ہونا بھی ضروری ہے۔نماز سے پہلے پاک صاف ہونے کے لئے وضو ضرور کرنا چاہئے۔

وضو کرنے کا طریق

جب کوئی شخص وضو کرنے لگے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے۔پاک صاف پانی لے کر کلائیوں تک ہاتھ دھوئے۔پھر تین بار کلی کرے۔منہ کو اچھی طرح صاف کرنے کے لئے مسواک یا برش استعمال کرنا چاہئے اور اگر یہ میسر نہ ہو تو انگلی سے دانت صاف کرے۔پانی چُلّو میں لے کر ناک میں ڈالے اور اسے اچھی طرح صاف کرے۔پھر تین بار سارا چہرہ دھوئے۔داڑھی گھنی ہو تو ہاتھ کی انگلیوں سے بالوں میں خلال کرنا اچھا ہے۔اس کے بعد کہنیوں سمیت تین بار ہاتھ دھوئے۔پھر پورے سر کا اور کانوں کا مسح

کرے یعنی پانی سے ہاتھ تر کر کے سارے سر پر پھیرے پھر انگشت شہادت کانوں کے اندر کی طرف اور انگوٹھے کانوں کے باہر کی طرف پھیرے۔ پھر تین بار ٹخنوں سمیت پاؤں دھوئے۔ پہلے دائیں عضو کو دھوئے اور پھر بایاں۔ اس کے علاوہ ترتیب کو مدنظر رکھنا اور اعضاء کو لگاتار دھونا بھی ضروری ہے۔ یہ نہ ہو کہ منہ دھولیا اور پھر اس کے خشک ہونے پر ہاتھ دھولئے۔ ایک وضو سے انسان کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے کیونکہ جب تک وضو توڑنے والی کوئی بات ظاہر نہ ہو وضو قائم رہتا ہے۔ وضو کے مندرجہ ذیل چار فرض ہیں:

پورا منہ دھونا، کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا، سر کا مسح کرنا، ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا، اگر ان میں سے کوئی ایک فرض بھی رہ جائے تو وضو نہ ہوگا۔

وضو کرنے کے بعد کی دعا

(تیمم کرنے کی بھی یہی دعا ہے۔)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ وہ اکیلا ہی ہے کوئی شریک نہیں

لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اس کا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

اے اللہ تعالیٰ مجھے کردے توبہ کرنے والوں میں سے اور بنادے مجھے صفائی رکھنے والوں میں سے۔

وضو اِن باتوں سے ٹوٹ جاتا ہے

پیشاب یا پاخانہ کرنا، لیٹ کر سونا یا کسی چیز کے سہارے بیٹھ کر سونا اور ریح کا خارج ہونا۔ منی یا مذی کا نکلنا، خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا۔ ان سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر نماز میں کھڑے ہوئے یا رکوع یا سجدہ میں سو جائے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ تیمم بھی ان باتوں سے ٹوٹ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں جس عذر کی وجہ سے تیمم کیا ہو اس کے رفع ہو جانے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

نماز کی تیسری شرط: پردہ پوشی

نماز سے انسان معزز لگتا ہے۔ اس لئے نماز کے لئے مناسب، پاک اور صاف لباس پہننا ضروری ہے۔ مرد کے لئے کم از کم ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے جسم کی پردہ پوشی ضروری ہے ورنہ نماز صحیح نہ ہوگی۔ عورت نماز پڑھتے وقت صرف چہرہ بشرطیکہ وہاں کوئی نامحرم نہ ہو، کلائیوں تک ہاتھ، ٹخنوں تک پاؤں کھلے رکھ سکتی ہے۔ اس کے بال، باہیں، پنڈلیاں اور جسم کا باقی حصہ پردہ میں ہونا ضروری ہے۔

نماز کی چوتھی شرط: قبلہ رُخ ہونا

نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا ضروری ہے۔ قبلہ سے مراد وہ مقدس کمرہ ہے جو مکہ مکرمہ میں موجود ہے جسے کعبہ اور بیت اللہ بھی کہتے ہیں۔ اس کو بیت اللہ کہنے کا مقصد

یہ ہے کہ جب سے مذہب کی ابتداء ہوئی دنیا میں یہ پہلی عمارت ہے جو خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کی خاطر بنائی گئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ہُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ

(سورۃ ال عمران: 97)

ترجمہ: یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان (کے فائدے) کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بکّہ میں ہے (وہ) مبارک اور باعثِ ہدایت بنایا گیا تمام جہانوں کے لئے۔

روایتوں میں آتا ہے کہ یہ مقدس عمارت تمام انبیاء کا قبلہ رہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک مکّہ میں رہے اس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے رہے۔ مدینہ میں ہجرت کر آنے کے بعد چند ماہ بیت المقدس (واقع فلسطین) کی طرف آپؐ نے منہ کیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مستقل طور پر کعبہ کی طرف منہ کرنے کا آپؐ کو حکم دیا۔

نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنے کے یہ معنے نہیں کہ مسلمان نعوذ باللہ اس عمارت کی پرستش کرتے ہیں۔ مسلمان تو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، صرف اسی کو اپنا کارساز اور خالق و مالک مانتے ہیں۔ دراصل کعبہ کو قبلہ مقرر کرنے کی یہ حکمت ہے کہ نماز ایک مخصوص اجتماعی عبادت ہے جس میں یک جہتی اور اتحاد کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے تا کہ سب کی توجہ ایک طرف رہے۔ اسی لئے کعبہ کو توحیدِ الٰہی کے لئے پہلا اور اصلی مرکز ہونے کا شرف حاصل ہے۔

نماز کی پانچویں شرط: نیّت

صحت نماز کے لئے نیت بھی ضروری ہے، نیت کے معنے ارادہ کے ہیں۔ نماز شروع کرتے وقت دل میں یہ ارادہ ہونا چاہئے کہ وہ کس وقت کی ہے کیونکہ جس نماز کی نیت ہوگی وہی اس کی نماز ہوگی۔ نیت کا تعلق دل سے ہے اس لئے دل میں یہ طے ہونا چاہئے کہ وہ کس وقت کی اور کتنی رکعت نماز شروع کرنے لگا ہے، نیت میں خلوص کا مضمون بھی موجود ہے۔ اگر انسان خدا کی خاطر نماز پڑھے گا تو اُس کی نماز خدا کے حضور مقبول ہوگی اور اگر وہ دکھاوے یا کسی اور کے ڈر سے یا خوش کرنے کے لئے نماز پڑھے گا تو خدا تعالیٰ کے دربار سے اُسے کچھ نہیں ملے گا۔ الغرض تمام دینی اعمال کا دارومدار ظاہری اور باطنی طور سے نیت پر ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ کے حضور ہر ایک کے اعمال اسی میزان کے مطابق ناپے جائیں گے اور ہر ایک اسی کے مطابق بدلہ پائے گا۔

جرابوں پر مسح کرنا

اگر وضو کر کے جرابیں پہنی گئی ہوں تو اس کے بعد وضو کرتے وقت جرابیں اُتارنا اور پاؤں دھونا ضروری نہیں بلکہ بصورت اقامت ایک دن رات اور بصورت سفر تین دن رات اُن پر مسح ہوسکتا ہے۔ یہ مدت جرابیں پہننے کے وقت سے نہیں بلکہ وضو ٹوٹنے کے وقت سے شروع ہوگی۔ جب تک جرابیں استعمال کے قابل ہوں ان پر مسح کیا جاسکتا ہے۔

تیمم کا طریق

اگر پانی کا استعمال مشکل ہو یعنی انسان بیمار ہو یا پانی ملتا نہ ہو یا پانی نجس ہو تو نماز پڑھنے کے لئے نہانے یا وضو کرنے کی بجائے انسان تیمم کر لے۔ یعنی صاف و پاک مٹی یا کسی غبار والی چیز اور اگر ایسی کوئی چیز نہ ملے تو ویسے ہی کسی ٹھوس چیز پر صحت نماز کی نیت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر دونوں ہاتھ مارے اور ان کو پہلے منہ پر پھیرے اور پھر دونوں ہاتھوں پر۔ عام حالات میں پہنچوں تک مسح کافی ہے لیکن اگر باہیں کھلی ہوں کوٹ یا سویٹر وغیرہ نہ پہنا ہو تو پھر کہنیوں تک مسح کرنا چاہئے۔ اگر ہاتھوں پر زیادہ مٹی لگ گئی ہو تو انہیں جھاڑ لینا جائز ہے۔ غسل واجب کے لئے بھی اسی طرح تیمم کیا جاتا ہے جس طرح وضو کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس وضو کے بعد انسان پاک ہو جاتا ہے اور جو نماز چاہے پڑھ سکتا ہے۔ تیمم سے اگرچہ ظاہری صفائی کی غرض پوری نہیں ہوتی لیکن خیالات کو مجتمع کرنے، توجہ کو ایک طرف لگانے اور ایک اہم اور بابرکت کام کرنے کے لئے مستعدی پیدا کرنے کا مقصد اس سے حاصل ہوتا ہے۔

طریق اذان

نماز باجماعت کے لئے مسلمانوں کو جمع کرنے کی غرض سے جو کلمات بلند آواز سے ادا کئے جاتے ہیں انہیں اذان کہتے ہیں۔ اذان کا طریق اس طرح ہے۔

مؤذن قبلہ رخ کھڑا ہو کر شہادت کی انگلیاں کانوں پر رکھے اور بلند آواز سے ٹھہر

ٹھہر کر چار بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ (یعنی اللہ بہت بڑا ہے) کہے۔ پھر دو بار اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے (یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں) پھر دو بار اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے (یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں) اس کے بعد دائیں جانب منہ کر کے دو بار کہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ (یعنی نماز کو آؤ) پھر بائیں جانب منہ کر کے دو بار کہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاح (یعنی آؤ کامیابی حاصل کرو) پھر اس کے بعد قبلہ رخ ہو کر دو بار کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور ایک بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے۔

فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد دو بار اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہے (یعنی نماز بہتر ہے نیند سے) سننے والا کہے صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ (یعنی سچ کہا تو نے اور بھلائی کی بات کہی) اور ہر شخص اذان سننے والا مؤذن کے کلمات آہستہ آہستہ دہراتا جائے۔ اور جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر آئے تو سننے والا کہے لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں ہے۔

اذان سننے کے بعد کی دُعا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ تعالیٰ فضل کر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پیروی کرنے والوں پر

وَّ بَارِكْ وَ سَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اور برکت اور سلامتی نازل فرما۔ ضرور تو ہی حمد والا اور بڑی شان والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَ الصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ

اے اللہ تعالیٰ پروردگار اس پکار کامل کے اور نماز کھڑی ہونے والی کے

اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قرب اور بزرگی عطا فرما۔ اور آپؐ کا درجہ

الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہُ

بلند فرما اور اٹھا آپؐ کو مقام محمود میں وہ مقام جس کا تو نے وعدہ دیا ہے

اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

بیشک تو وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الاذان باب الدعا عند النداء)

اقامت

یہ اطلاع دینے کے لئے کہ اب بالکل نماز کھڑی ہونے لگی ہے اور امام نماز پڑھانے کے لئے مصلّٰی پر قبلہ رُخ کھڑا ہو گیا ہے، اقامت کہی جاتی۔ اقامت کہنے والا صف میں کھڑا ہو، اپنے ہاتھ سیدھے چھوڑے ہوئے ہوں۔ اقامت تیز روی سے اونچی آواز میں کہی جاتی ہے۔ جو شخص اذان دے اقامت کہنے کا حق بھی اسی کو ہوتا ہے۔ امام الصلوٰۃ کے کہنے پر دوسرا شخص بھی اقامت کہہ سکتا ہے۔ اقامت کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ	اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ	میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ	چلے آؤ نماز کی طرف
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ	چلے آؤ کامیابی کی طرف
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ	اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

نماز کی اقسام اور ان کی رکعات

فرض نماز

یہ پانچ نمازیں فرض ہیں، ان میں سے اگر کوئی نماز رہ جائے تو اس کی قضاء ضروری ہے۔ اگر کوئی جان بوجھ کر چھوڑ دے تو وہ سخت گناہ گار ہوگا۔ فرض نمازوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

فجر	دو سنت۔ دو فرض۔
ظہر	چار سنت۔ چار فرض۔ بعد میں دو سنتیں۔
عصر	چار فرض۔

مغرب تین فرض۔ دوسنت۔

عشاء چار فرض۔ دوسنت۔ پھر تین رکعت وتر پڑھیں۔

واجب نماز:

وتر کی تین رکعت، عیدالفطر کی دو رکعت، عیدالاضحیٰ کی دو رکعت اور طواف بیت اللہ کی دو رکعت۔ یہ چاروں نمازیں واجب کہلاتی ہیں۔ اگر کوئی جان بوجھ کر چھوڑ دے تو وہ سخت گناہ گار ہوتا ہے۔ اور اگر غلطی یا بھول سے رہ جائیں تو ان کی قضاء نہیں ہوگی۔ اگر کسی وجہ سے نماز پڑھنے کی نذر مانی جائے تو یہ نماز بھی واجب ہوگی کیونکہ نذر کا پورا کرنا ضروری ہوتا ہے۔

سنّت نماز:

فرض اور واجب نماز کے علاوہ جو نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بالعموم پڑھی ہے اور احادیث میں اس کا ذکر موجود ہے، اس نماز کو سنت کہتے ہیں۔ یہ نماز پڑھنے کا بہت بڑا ثواب ہے اور نہ پڑھنے والا قابل سرزنش ہے، تاہم یہ نماز اگر کسی وجہ سے اس وقت کے اندر نہ پڑھی جا سکے تو پھر اس کی قضاء نہیں ہے۔

فجر کی دو سنتیں فرض نماز سے پہلے پڑھی جاتی ہیں اگر کوئی فجر سے پہلے نہ پڑھ سکے تو فجر کے معاً بعد بھی پڑھ سکتا ہے۔ ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت اور فرض پڑھنے کے بعد دو رکعت نماز سنت ہے۔ مغرب کے فرضوں کے بعد دو رکعت اور عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت ہے۔

نفل نماز:

نماز تہجد کے کم از کم دو نفل اور زیادہ سے زیادہ آٹھ نفل۔عصر کی نماز سے پہلے چار رکعت،ظہر کی دو سنتوں کے بعد دو رکعت۔مغرب کی سنتوں کے بعد دو رکعت۔مغرب کی اذان کے بعد اور فرضوں سے پہلے دو رکعت نفل پڑھنے کی روایات بھی آئی ہیں۔اس کے علاوہ حسب موقع وفرصت مغرب کی دو رکعت سنت اور دو نفل کے بعد چھ رکعت مزید نفل پڑھنے کی روایت بھی آتی ہے۔ان چھ رکعتوں کو صلاۃ الاوّابین بھی کہتے ہیں۔اسی طرح عشاء کی سنتوں کے بعد دو رکعت اور وتروں کے بعد دو رکعت نفل پڑھنے کی روایت بھی آتی ہے۔اشراق یعنی چاشت کے وقت کی دو رکعت۔ضحیٰ یعنی دھوپ خوب چمک آنے کے وقت اور دوپہر سے قبل دو تا آٹھ رکعت۔تحیۃ الوضو یعنی وضو کرنے کے بعد حسب موقع وفرصت دو نفل۔مسجد میں داخل ہونے پر دو نفل۔نماز استخارہ یعنی طلب خیر کے دو نفل۔حاجت روائی کی دعا کے دو نفل یعنی صلوٰۃ الحاجت۔تحیۃ الشکر یعنی اچانک خوشی پہنچنے پر سجدہ شکر بھی کیا جاتا ہے۔توبہ کے دو نفل۔سفر سے واپسی کے دو نفل۔اس کے علاوہ سورج اور چاند گرہن کے وقت دو رکعت نماز مسنون ہے۔قحط سالی کے دور ہونے کے لئے دو نفل جسے صلوۃ الاستسقاء کہتے ہیں۔صلوۃ التسبیح کے نفل۔اس کے علاوہ جب بھی موقع ملے اور دل کرے نفل نماز پڑھنا باعث ثواب ہے۔

اوقات ممنوعہ

ان وقتوں میں نماز نہیں پڑھی جاتی۔

1۔جس وقت سورج نکل رہا ہو۔2۔جس وقت سورج غروب ہو رہا ہو۔

3۔دوپہر نصف النہار کے وقت۔4۔نماز عصر کے بعد سے سورج کے ڈوبنے تک

5۔صبح کی نماز کے بعد سے سورج کے نکلنے تک۔

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

(داخل ہوا ہوں میں) اللہ تعالیٰ کے نام سے۔رحمتیں اور سلامتیاں اللہ تعالیٰ کے رسولؐ پر ہوں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ بخش دے میرے گناہ اور کھول دے میرے لئے دروازے اپنی رحمت کے۔

(ابن ماجہ، باب الدعاء عند دخول المسجد)

مسجد سے باہر نکلتے وقت بھی یہی دعا پڑھے لیکن اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ کی بجائے کہے

اَبْوَابَ فَضْلِكَ (اپنے فضل کے دروازے)

(جامع ترمذی۔ابواب الصلوٰۃ)

ضروری ہدایات قیامِ نماز

1۔ امام فجر کی نماز فرض میں دونوں رکعت کی قرأت جہراً (بلند آواز سے) پڑھے اور ظہر وعصر کی پوری نماز فرض میں قرأت سِرًّا (آہستہ) پڑھے اور مغرب و عشاء کی نماز فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت جہراً پڑھے۔ اور باقی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ سِرًّا پڑھے۔

2۔ نمازی جس وقت رکوع میں جائے ہاتھوں سے گھٹنوں کو مضبوطی سے اندر کی طرف پکڑے رکھے۔ سر کو اونچا نیچا نہ کرے بلکہ ہموار رکھے۔

3۔ نماز پڑھنے والا سجدہ کی حالت میں دونوں پاؤں کے پنجے قبلہ رخ جمائے رکھے اور پاؤں کو اونچا نہ کرے۔

4۔ مقتدی قیام، رکوع، سجدہ وغیرہ میں کوئی حرکت امام سے پہلے نہ کرے۔

5۔ امام جب مصلے پر ہو تو مؤذن اقامت کہے۔ اور مقتدی صفیں درست کر لیں۔ آگے پیچھے نہ کھڑے ہوں۔ ایک دوسرے کا کندھا اور ایڑیاں ملی رہیں۔

6۔ اگر صرف ایک ہی مقتدی ہے تو امام کے دائیں طرف مل کر کھڑا ہو اور اگر دوسرا مقتدی آ جائے تو دونوں امام کے پیچھے کھڑے ہو جائیں۔

7۔ اگر امام نماز میں پڑھتے ہوئے کوئی آیت بھول جائے تو مقتدی وہ آیت اونچی پڑھ دے اور اگر کوئی اور بات نماز میں بھولتا ہے تو مقتدی صرف سُبْحٰنَ اللّٰہ اونچا کہے۔

8۔ نماز میں پہلی صف میں کھڑے ہونے والوں کے لئے ثواب زیادہ ہے۔ مگر

بڑی عمر والے اور عالم فاضل لوگ پہلی صف میں کھڑے ہوں بچے آخر میں کھڑے ہوں اور عورتیں سب سے پیچھے کھڑی ہوں۔

9۔ جس وقت امام قرأت پڑھتا ہو تو مقتدی چپ کر کے سنا کریں لیکن ثنا اور تعوذ کے بعد اپنے اپنے طور پر صرف سورۃ فاتحہ ضرور پڑھیں۔

10۔ جماعت کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرنے سے ستائیس درجے ثواب زیادہ ملتا ہے بہ نسبت اپنی جائے رہائش پر اکیلے پڑھنے کے۔

11۔ نمازیوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ فرضوں کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کریں اور فرضوں کے علاوہ باقی نماز مسجد میں پڑھنا جائز ہے لیکن گھر میں پڑھنا بہتر ہے۔

12۔ جرابوں اور موزوں پر مسح کرنا درست ہے مقیمی نماز پڑھنے والے کو چوبیس گھنٹے اور مسافر کو تین دن کے بعد چاہئے کہ پھر پاؤں دھو کر موزہ پہنے۔ یہ تین دن یا چوبیس گھنٹے بے وضو ہونے کے وقت سے ہیں۔

13۔ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ کے ماتحت سب سے پہلے پہلی صف پُر کرو اور دوسری صف بھی امام کے پیچھے درمیان سے شروع کرو اور اگر امام رکوع میں ہو تو بھاگ کر نہ آؤ۔ بلکہ جس عام رفتار سے آ رہے ہو اسی رفتار اور وقار سے نماز میں شریک ہونا چاہئے۔

نیت نماز

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِيْفًا

میں نے کیا ہے اپنا رخ اس کی طرف جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو سیدھا ہو کر

وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (الانعام :80)

اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

نماز پڑھنے کا طریق

جو شخص نماز پڑھنے لگے وہ پاک بدن اور پاک لباس کے ساتھ جس وقت کی نماز پڑھنا چاہتا ہے اس کی دل میں نیت کر کے قبلہ رُخ کھڑا ہو جائے۔ دونوں ہاتھ کانوں یا کندھوں تک اٹھائے اور تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ سینہ پر یا اس کے نیچے اس طرح باندھے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی کلائی سے آگے ہو اور حسب ذیل ثناء اور تعوّذ اور تسمیہ پڑھے۔

ثناء

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ

پاک ہے تو اے اللہ تعالیٰ اور اپنی تعریف کے ساتھ اور برکت والا ہے تیرا نام

وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

اور بڑی ہے تیری شان اور نہیں کوئی معبود تیرے سوا۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب مایقول عند افتتاح الصلوٰۃ)

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ شیطان راندھے ہوئے سے۔

(ثناو تعوذ صرف پہلی رکعت میں پڑھنی چاہئے۔)

تسمیّہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پڑھتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے

سورۃ الفاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

سب تعریف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے،

بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ○

مالک ہے دن جزاء سزا کا۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں

اور تجھ سے ہی ہم مدد مانگتے ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ○

ہم کو چلا سیدھے راستہ پر ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تیرا فضل ہوا۔

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ (اٰمِيْن)

نہ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر غضب کیا ہوا ہے

اور نہ ان کے راستہ پر جو سچی تعلیم کو بھول گئے ہیں۔

سورۃ الاخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پڑھتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ

تو کہہ وہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سب محتاج ہیں وہ کسی کا باپ نہیں

وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

اور نہ ہی وہ کسی کا بیٹا ہے اور کوئی بھی نہیں اس کے جوڑ کے رشتہ میں

اس کے بعد تکبیر اللہ اکبر کہے اور رکوع میں جائے۔ یہ رکوع کی تسبیح کم از کم تین بار پڑھے اور زائد پڑھنے میں طاق (یعنی تین یا پانچ یا سات) بار کا لحاظ رکھے۔

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ

پاک ہے میرا پروردگار بڑی عظمت والا

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ۔ باب ما جاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود)

تسمیع

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

اللہ تعالیٰ نے اس کی سنی جس نے اس کی تعریف کی

(سنن ابی داؤد کتاب الوتر باب القنوت فی الصلوٰۃ)

تحمید

رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ

اے ہمارے رب العزت سب تعریف تیرے ہی لئے ہے۔

وہ تعریف جو نہایت زیادہ اور پاک جس میں برکت ہو

(بخاری کتاب الاذان باب فضل ''اللھم ربنا لک الحمد'')

اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے اور سجدہ کی تسبیح تین بار یا زیادہ طاق بار پڑھے۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

پاک ہے میرا رب جو بڑی شان والا ہے۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب مقدار الرکوع و السجود)

دعا بین السجدتین

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَارْفَعْنِیْ

اے میرے رب میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور میری رہنمائی فرما اور مجھے تندرستی دے اور اصلاح کر میری اور رزق دے مجھ کو اور مجھے عزت عطا کر

(مسلم کتاب الذکر و الدعاء۔ باب فضل التھلیل و التسبیح)

اس کے بعد دوسرا سجدہ پہلے سجدہ کی طرح کرے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر اسی طرح کھڑا ہو جائے جیسے پہلے کھڑا تھا اور پہلی رکعت کی طرح اس دوسری رکعت کو بھی سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی دوسری سورۃ یا قرآن کریم کا کچھ حصہ شامل کر کے ادا کرے اور سجدوں سے فارغ ہو کر اس طرح بیٹھ جائے کہ بایاں پاؤں بچھائے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور ہاتھوں کو رانوں پر رکھ کر یہ تشہد پڑھ کر درود اور دعائیں پڑھے۔

تشہّد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ

تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں سلامتی ہو آپؐ پر

اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا

اے نبی کریمؐ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں سلامتی ہو ہم پر

وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ

وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اس کے نیک بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(بخاری۔ باب التشھد فی الآخرہ)

درُود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

اے اللہ تعالیٰ فضل کر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور

محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پیروی کرنیوالوں پر جس طرح

صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

تو نے فضل کیا ابراہیمؑ پر اور ابراہیمؑ کی پیروی کرنیوالوں پر ضرور تو ہی

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى

حمد والا بڑی شان والا ہے۔ اے اللہ تعالیٰ برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے فرمانبرداروں پر جس طرح برکت نازل فرمائی تو نے ابراہیمؑ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اور ابراہیمؑ کے فرمانبرداروں پر ضرور تو حمد والا اور بڑی شان والا ہے۔

(صحیح بخاری باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ جلد 1 صفحہ 477)

چند دعائیں

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ

اے ہمارے رب العزت دے ہم کو اس دنیا میں

ہر قسم کی بھلائی اور آخرت میں بھی

حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

ہر قسم کی بھلائی اور بچا ہم کو آگ کے عذاب سے۔

(سورۃ البقرہ 202)

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ

اے میرے رب العزت بنا مجھ کو قائم کرنیوالا نماز کا اور میری اولاد کو بھی

رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ

اے ہمارے رب العزت اور قبول فرما میری دعا،

اے ہمارے رب العزت بخش دے مجھ کو

وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

اور میرے ماں باپ کو اور سب مومنوں کو جس دن حساب قائم ہو۔

(سورۃ ابراھیم: 42-41)

نماز کے آخر پر اپنے دائیں اور بائیں سلام کہے اور نماز ختم کرے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

سلامتی ہو تم پر اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں (سنن النسائی)

چند مزید دعائیں

مندرجہ ذیل دعائیں بھی سلام کہنے سے پہلے پڑھی جاتی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡھَمِّ وَ الۡحُزۡنِ وَ

اے اللہ تعالیٰ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے حضور مشکلات اور غم سے اور

اَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡعَجۡزِ وَ الۡكَسَلِ وَ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ

پناہ مانگتا ہوں تیرے حضور بے سروسامانی اور

سامان سے کام نہ لینے سے اور پناہ مانگتا ہوں

الۡجُبۡنِ وَ الۡبُخۡلِ وَ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ غَلَبَةِ الدَّیۡنِ وَ

بزدلی اور بخل سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے حضور قرض کی زیادتی اور

قَھۡرِ الرِّجَالِ، اَللّٰھُمَّ اكۡفِنِیۡ بِحَلَالِكَ عَنۡ حَرَامِكَ

لوگوں کے ذلیل کرنے سے۔

اے اللہ تعالیٰ بچا مجھ کو اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام

وَ اَغۡنِنِیۡ بِفَضۡلِكَ عَمَّنۡ سِوَاكَ۔

سے اور لاپرواہ کردے اپنے فضل کے ساتھ اپنے غیر سے۔

(صحیح مسلم کتاب الزھد باب قصة اصحاب الاخدود)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ وَاَعُوۡذُبِکَ

اے اللہ تعالیٰ میں حفاظت چاہتا ہوں تجھ سے

عذاب قبر سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں

مِنۡ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوۡذُبِکَ

عذاب جہنم سے اور پناہ چاہتا ہوں

مِنۡ فِتۡنَۃِ الۡمَسِیۡحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوۡذُبِکَ

مسیح دجال سے اور میں حفاظت چاہتا ہوں تیری،

مِنۡ فِتۡنَۃِ الۡمَحۡیَا وَ الۡفِتۡنَۃِ الۡمَمَاتِ

فتنہ زندگی سے اور فتنہ موت سے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡمَاۡثَمِ وَ الۡمَغۡرَمِ

اے اللہ تعالیٰ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے حضور

گناہ کرنے سے اور تاوان (قرض) سے

(صحیح بخاری باب الدعا حدیث 832)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ ظُلۡمًا کَثِیۡرًا وَ

اے اللہ تعالیٰ میں نے اپنی جان پر ظلم کئے ہیں بہت اور

لَا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اَنۡتَ فَاغۡفِرۡلِیۡ مَغۡفِرَۃً مِّنۡ

نہیں معاف کرسکتا گناہوں کو کوئی سوائے تیرے پس تو بخش دے مجھ کو بخشنا

عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

اپنے حضور سے اور مجھ پر رحم فرما ضرور تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

(بخاری کتاب الدعا)

نماز کے بعد کی دعائیں

1۔نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار:

سُبْحَانَ اللهِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اَللهُ اَكْبَرُ۔

اور ایک بار:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کہے۔

2۔اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ

اے اللہ تعالیٰ تو سلام ہے اور تجھ سے ہی ہر قسم کی سلامتی ہے تو بہت برکتوں والا ہے

يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

اے جلال اور اکرام والے۔ (صحیح بخاری کتاب المساجد حدیث نمبر 891)

3۔اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

اے اللہ تعالیٰ میری مدد فرما اپنے ذکر اور اپنے شکر اور

اپنی اچھی عبادت بجالانے کے لئے

(سنن نسائی کتاب صفۃ الصلوٰۃ باب نوع آخر من الدعا حدیث نمبر 1266)

4۔ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ

اے اللہ تعالیٰ نہیں روکنے والا کوئی اس چیز کو جو تو نے عطا کی

وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ

اور نہیں دینے والا کوئی اس چیز کو جس کو تو نے روک دیا۔

وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

اور نہیں فائدہ دیتی بزرگی والے کو تیرے سامنے کوئی بزرگی۔

(صحیح بخاری کتاب صفۃ الصلوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ)

آیت الکرسی

5۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی مدام باقی اور محافظ ہے۔ نہ اس کو اونگھ آتی ہے

وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ

اور نہ ہی نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے کون ہے جو

یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا

سفارش کرے اس کے حضور مگر اس کی اجازت سے وہ جانتا ہے جو کچھ آگے ہوگا اور جو کچھ

خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ

پیچھے گذر چکا اور نہیں وہ احاطہ کر سکتے کچھ بھی اس کے علم سے مگر جو کچھ وہ چاہے

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ

حاوی ہے اس کا علم آسمانوں اور زمین میں اور نہیں تھکاتی اس کو ان کی حفاظت اور وہی ہے

الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (سورۃ البقرہ آیت 256)

سب سے بلند عظمت والا۔

نماز کے افعال

کلماتِ ذکر کے علاوہ نماز سے متعلق کچھ افعال ہیں جو نمازی کو بجالانے ہوتے ہیں۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

رفع یدین: تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے۔ہاتھ اتنے اونچے اٹھائے جائیں کہ انگوٹھے کانوں کی لَو کے برابر پہنچ جائیں، کانوں کو ہاتھ لگانا ضروری نہیں۔

ہاتھ باندھنا: تکبیر کے بعد ہاتھ سینہ کے نیچے باندھنا سنت ہے، دایاں ہاتھ اوپر اور بایاں نیچے ہونا چاہئے۔

قیام: جو شخص کھڑا ہو سکے اس کے لئے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ضروری ہے، قیام نماز کا ایک ضروری رُکن اور فرض ہے۔البتہ اگر کوئی شخص بیماری یا معذوری کی وجہ سے کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔

رکوع: رکوع نماز کا ایک ضروری رُکن اور فرض ہے۔رکوع میں اتنا جھکیں کہ کمر

اور سر برابر ایک سیدھ میں ہوں، بازو سیدھے اور ہاتھ گھٹنوں پر رکھے ہوں۔

قومہ: رکوع کے بعد کھڑے ہونے، ہاتھ کھلے رکھنے اور کھڑے کھڑے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنے کو قومہ کہتے ہیں۔

سجدہ: زمین پر پیشانی رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں، یہ نماز کا ضروری رکن اور فرض ہے ہر رکعت میں دو سجدے ضروری ہیں۔ سجدہ کرنے والا اپنے دونوں گھٹنے، دونوں ہاتھ، ناک اور پیشانی زمین پر رکھے۔ اسی طرح اس کے دونوں پاؤں بھی زمین سے لگے ہوں۔

جلسہ: پہلے سجدہ کے بعد تکبیر کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں، یہ واجب ہے

رکعت: قیام، قرأت، رکوع، قومہ اور دونوں سجدوں کے مجموعہ کو رکعت کہتے ہیں کوئی نماز دو رکعت سے کم نہیں ہوتی۔

درمیانی قعدہ: اگر نماز تین یا چار رکعت کی ہو تو دو رکعتیں پڑھنے کے بعد اس طرح بیٹھنا جیسے اوپر جلسہ بین السجدتین میں بیان ہوا ہے، درمیانی قعدہ کہلاتا ہے۔ یہ واجب ہے، درمیانی قعدہ میں صرف تشہد پڑھتے ہیں، اس کے بعد نمازی تکبیر کہتے ہوئے تیسری رکعت پڑھنے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔

اشارہ یا رفع سبابہ: تشہد پڑھتے ہوئے جب شہادت توحید کے مقام پر پہنچیں تو لَا اِلٰهَ کہنے پر شہادت کی انگلی اٹھاتے ہیں اور اِلَّا اللّٰہ کہنے پر رکھ دیتے ہیں، یہ سنت ہے۔

آخری قعدہ: نماز کی ساری رکعتیں پڑھنے کے بعد جلسہ کی طرح بیٹھنا آخری قعدہ کہلاتا ہے۔ یہ نماز کا ضروری رُکن اور فرض ہے۔ اس قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف اور مسنون دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ اس کے بعد سلام پھیرتے ہیں۔

نماز کے بارے میں چند ضروری باتیں

1۔ اگر نماز کی صرف دو رکعات پڑھنی ہیں تو پھر دوسری رکعت کے تشہد کے بعد درود اور دعائیں پڑھ کر سلام پھیر دے۔

2۔ اگر نماز کی تین رکعتیں پڑھنی ہیں تو دوسری رکعت میں صرف تشہد پڑھ کر اور اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جائے تیسری رکعت کے قیام میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھے اور رکوع اور سجود سے فارغ ہو کر تشہد وغیرہ پڑھ کر نماز ختم کرے۔

3۔ اگر نماز فرض کی چار رکعتیں پڑھنی ہیں تو پہلی دو رکعت پڑھ کر تشہد کے لئے بیٹھ جائے اور تیسری اور چوتھی رکعت کے قیام میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھے (تیسری رکعت میں تشہد کے لئے نہ بیٹھے۔ جب تک چوتھی رکعت نہ پڑھ لے) چوتھی رکعت کے سجدوں کے بعد تشہد وغیرہ پڑھے اور سلام پھیرے۔

4۔ نماز میں رکوع سے فارغ ہو کر کھڑا ہو کر جب سجدہ میں جائے تو گھٹنے زمین پر پہلے رکھے۔

5۔ نماز میں اگر کچھ بھول جائے یا کسی قسم کی کمی یا زیادتی ہو تو یقینی حصہ سے نماز پوری کرے اور سلام سے پہلے دو سجداتِ سہو کرے۔

6۔ نفل یا سنت اگر چار رکعت بھی پڑھے تو ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی دوسری سورۃ ضرور پڑھے۔

7۔ امام سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ پڑھنے کے لئے بسم اللہ الرحمن الرحیم خواہ سراً

(آہستہ) پڑھے یا جہراً (بلند آواز سے) پڑھے اور اسی طرح آمین بھی سراً یا جہراً کہی جائے دونوں طرح درست ہے۔

8۔ تشہد میں اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہتے وقت شہادت کی انگلی اٹھائے۔

9۔ عورت عورتوں کو نماز پڑھا سکتی ہے مگر پہلی صف کے درمیان کھڑی ہو۔

10۔ عورتوں کو مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جانا ضروری نہیں۔ اگر فتنہ کا ڈر نہ ہو تو خاوند کی اجازت سے عشاء اور فجر کی نماز عورت بھی مسجد میں پڑھ سکتی ہے۔

11۔ نماز کو نیند یا اونگھ یا سستی کی حالت میں قطعاً نہ پڑھے مومن کو چست رہنا چاہئے۔

12۔ وضو کرتے وقت مسواک کرنا اور اگر داڑھی ہو تو اس میں انگلیوں سے خلال کرنا مسنون طریق ہے۔

13۔ جو شخص تنہا نماز پڑھے اسے اختیار ہے کہ تکبیر تحریمہ اور تسمیع آہستہ کہے یا بلند آواز سے لیکن امام الصلوٰۃ کیلئے ضروری ہے کہ ہر ایک رکن نماز میں اس کو بلند آواز سے کہے۔

سجدہ سہو

نماز میں اگر کوئی ایسی غلطی سرزد ہو جائے جس سے نماز میں نقص پڑ جائے مثلاً سہواً فرض کی ترتیب بدل جائے یا کوئی واجب جیسے درمیانی قعدہ رہ جائے یا رکعتوں کی تعداد میں شک پڑ جائے تو اس غلطی کے تدارک کے لئے دو زائد سجدے کرنے ضروری ہیں۔ ان کو سجدہ سہو کہتے ہیں۔ یعنی بھول چوک کے تدارک کے سجدے، یہ دو سجدہ سہو

نماز کے آخری قعدہ میں تشہد، درود شریف اور دعاؤں کے بعد کئے جاتے ہیں اور ان میں تسبیحات سجدہ پڑھی جاتی ہیں۔ان کے بعد بیٹھ کر سلام پھیرا جاتا ہے۔

سجدہ سہو کرنے سے دراصل اس اقرار کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ بھول چوک اور ہر قسم کے نقص سے صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے انسان کمزور ہے اس کی اس غلطی سے درگذر فرمایا جائے۔

نمازِ وِتر

وتر طاق کو کہتے ہیں اور اس سے مراد یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد کم از کم تین رکعت نماز پڑھی جائے۔ یہ نماز واجب ہے۔وتر کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد علی الترتیب سورۃ اعلیٰ۔سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔تاہم کوئی دوسری سورۃ بھی پڑھی جاسکتی ہے۔وتر کی تیسری رکعت کے بعد دعائے قنوت پڑھنا مسنون ہے۔

نماز وتر پڑھنے کا وقت عشاء کے بعد سے صبح صادق تک ہے۔رات کے آخری حصہ میں نماز تہجد کے بعد پڑھے۔اگر پچھلی رات نہ اٹھنے کا خوف ہو تو نماز عشاء کے بعد ہی وتر پڑھنا بہتر ہے۔

اس نماز وتر کی تین رکعتیں ہیں خواہ اکٹھی پڑھے یا دو رکعت پڑھ کر اور سلام پھیر کر تیسری رکعت الگ پڑھ لے اور وتروں کی تیسری رکعت میں اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرنے سے پہلے یا رکوع کرنے کے بعد سیدھے کھڑے ہو کر یہ دعائے قنوت پڑھے۔

دُعاءِ قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُؤْمِنُ بِکَ

اے اللہ تعالیٰ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور

تیری بخشش چاہتے ہیں اور ہم تجھ پر ایمان لاتے

وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَ نُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَ نَشْکُرُکَ

ہیں اور بھروسا رکھتے ہیں تجھ پر اور ہم خوبیاں

بیان کرتے ہیں تیری اور شکر کرتے ہیں تیرا

وَلَا نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ

اور نہیں ناشکری کرتے تیری اور ہم قطع تعلق کرتے اور چھوڑتے ہیں اس کو جو نافرمانی کرے تیری

اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ لَکَ نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُ

اے اللہ تعالیٰ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور

تیرے لئے ہم نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں

وَ اِلَیْکَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَکَ

اور تیری طرف ہم دوڑتے ہیں اور کھڑے ہوتے ہیں اور ہم امیدوار ہیں تیری رحمت کے اور

وَ نَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

ڈرتے ہیں تیرے عذاب سے یقیناً تیرا عذاب کفار کو پہنچنے والا ہے۔

(تحفہ الفقہا باب صلوٰۃ الوتر و تفسیر القرطبی سورۃ آل عمران آیت نمبر 128)

دُوسری دُعاءِ قنوت

اس موقع پر ایک یہ دُعا پڑھنا بھی حدیث شریف سے ثابت ہے:

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ

اے اللہ تعالیٰ مجھ کو ہدایت دے اس شخص کے ساتھ جس کو تو نے ہدایت دی

وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ

اور سلامت رکھ مجھ کو اس کے ساتھ جس کو تو نے سلامت رکھا

وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ

اور دوست رکھ مجھ کو اس کے ساتھ جس کو دوست رکھا تو نے

وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَآ اَعْطَیْتَ

اور برکت دے مجھے اس میں جو تو نے مجھے دیا ہے

وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ

اور بچا مجھے اس چیز کی برائی سے جو تو نے مقرر کی

فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ

کیونکہ تو ہی حکم کرتا اور نہیں حکم کیا جاتا تجھ پر

اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ

یقیناً وہ شخص ذلیل نہیں ہوتا جس کو تو دوست رکھے

وَاِنَّهٗ لَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ

اور بیشک وہ معزز نہیں ہوسکتا جس کو تو دشمن رکھے

تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ ط

تو بہت ہی برکتوں والا ہے اے ہمارے رب اور

تو بہت بلند ہے اور رحمتیں نازل فرما اللہ تعالیٰ ہمارے نبیؐ پر۔

(ابوداؤد کتاب الوتر باب القنوت فی الوتر حدیث نمبر 1425)

نمازِ جمعہ

ہفتہ کے سات دنوں میں سے ایک دن کا اسلامی نام جمعہ ہے۔ اس دن ہر شہر اور اس کے مضافات میں رہنے والے مسلمان نہادھوکر، صاف ستھرے کپڑے پہن کر اور خوشبو لگا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ جمعہ کا یہ دن ایک طرح سے مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے۔

جمعہ کی نماز کا وقت وہی ہے جو ظہر کی نماز کا ہے البتہ اشد ضروری کام یا اہم مصروفیات کے پیش نظر چاشت کے بعد اور زوال سے قبل بھی جمعہ پڑھا جاسکتا ہے۔ نماز جمعہ کے لئے جماعت شرط ہے۔

امام کے سوا کم از کم دو آدمی اور ہوں تو جمعہ کی نماز ہونی چاہئے۔ نماز جمعہ بغیر خطبہ کے جائز نہیں خطبہ پہلے ہوتا ہے جمعہ کی نماز کی دو رکعت فرض ہیں۔ فرض سے پہلے چار سنتیں پڑھے۔ بشرطیکہ امام نے خطبہ نہ شروع کیا ہو۔ اگر خطبہ شروع ہے تو صرف

دو سنتیں پڑھے اور بعد میں دو یا چار سنتیں پڑھے۔ سننے والے قریب ہو کر امام کے منبر سے اترنے تک خاموش بیٹھے توجہ سے خطبہ سنتے رہیں۔

خطبہ جمعہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہی ہے

اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ؕ

محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ

اس گواہی کے بعد میں اللہ تعالیٰ کی حفاظت چاہتا ہوں راندھے ہوئے شیطان سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو رحمن اور رحیم ہے۔

اس کے بعد سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی جاتی ہے اور خطیب حسب موقع ایسی زبان میں ضروری نصائح کرتا ہے جس کو لوگوں کی اکثریت سمجھتی ہو۔ خطبہ میں لوگوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی جائے۔

اس طرح یہ پہلا خطبہ ختم کر کے چند سیکنڈ منبر پر ہی اُکڑوں بیٹھ جائے پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ پڑھنے کے بعد امام مصلے پر جا کر دو رکعت نماز فرض پڑھائے۔

دوسرا خطبہ (خطبہ ثانیہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں ہم تعریف کرتے ہیں

اس کی اور ہم مدد مانگتے ہیں اس سے اور ہم بخشش چاہتے ہیں اُس سے

وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ

اور ہم ایمان لاتے ہیں اس پر اور بھروسا رکھتے ہیں اس پر

اور ہم حفاظت چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ

مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا

اپنے نفسوں کی شرارتوں سے اور اپنے بُرے کاموں سے

مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ

جن کو ہدایت دے اللہ تعالیٰ تو نہیں گمراہ کرنے والا اس کو کوئی

وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ط

اور جس کو گمراہ قرار دے وہ، تو نہیں ہدایت دینے والا اس کو کوئی

وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ

وہ اکیلا ہی ہے نہیں ہے شریک اس کا کوئی بھی

وَ نَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ؕ

اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس

کے بندے اور اس کے رسول ہیں (مسلم کتاب الجمعة)

عِبَادَاللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ

اللہ تعالیٰ کے بندو رحم ہو تم پر اللہ تعالیٰ کا

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ

یقیناً اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے انصاف اور نیکی کرنے کا

وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى

اور رشتہ داروں سے سلوک کرنے کا اور منع کرتا ہے

عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ ۚ

کھلی بدیوں سے اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے

يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (النحل:91)

تم کو وعظ کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پاؤ۔

اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ

اللہ تعالیٰ کو یاد کرو وہ تم کو یاد کریگا

وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ

اور دعا مانگو اس سے وہ قبول کریگا تمہاری دعا اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا بہت بڑا کام ہے۔

نماز جمعہ کے بارے میں ضروری احکام

1۔نماز جمعہ ہر عاقل بالغ پر فرض ہے لیکن مریض، مسافر، عورت اور غلام پر فرض نہیں۔

2۔نماز جمعہ وعیدین کے لئے غسل کرنا اور صاف ستھرے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا سنت ہے۔

3۔ جمعہ کے دن فجر کی نماز فرض کی پہلی رکعت میں سُوْرَۃُ السَّجْدَۃ اور دوسری رکعت میں سُوْرَۃُ الدَّھْرِ پڑھنا مسنون ہے۔

4۔ جمعہ کے فرضوں کی پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورۃ منافقون یا سورۃ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ غاشیہ پڑھنا مسنون ہے۔

5۔ عیدالاضحیہ کی نماز پڑھنے کے لئے عیدگاہ جاتے اور آتے وقت یہ تکبیریں پڑھے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

(المصنف لابن أبی شیبۃ۔ کتاب الصلوٰۃ۔

کیف یکبر یوم عرفۃ جلد4صفحہ 200۔199)

یہ کلمات نویں ذوالحجہ کی نماز فجر سے تیرہویں ذوالحجہ کی عصر تک باجماعت فرض نماز کے بعد کم از کم تین بار بآواز بلند کہی جائیں۔

6۔مقتدی اگر امام کی بیوی ہو تو وہ پیچھے بھی کھڑی ہو سکتی ہے اور ساتھ بھی کھڑی ہو سکتی ہے۔

7۔ ہر نماز کے بعد مروجہ طریق کے مطابق ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا مسنون طریقہ نہیں ہے۔

8۔ نماز میں اگر وسوسے پیدا ہوں تو کہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

(صحیح مسلم)

نماز تہجد

نوافل میں سے نماز تہجد اعلیٰ و ارفع اور سب سے زیادہ مؤکدہ نماز ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر مداومت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں بے انتہا برکات رکھی ہیں اور قرآن مجید میں اس طرف خاص طور پر توجہ دلائی گئی ہے۔ کیونکہ عشاء کے بعد سو جانا اور پھر پچھلی رات اُٹھ کر عبادت کرنا اور نماز پڑھنا باعث برکت ہے۔ رات کا آخری حصہ بالخصوص قبولیت دعا اور تقرب الی اللہ کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ کیونکہ اس وقت انسان اپنی نیند اور آرام دہ بستر کو چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ (بنی اسرائیل:80)

یعنی اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس (قرآن) کے ساتھ تہجد پڑھا کر تہجد کی نماز نوافل میں سے ہے اس کی آٹھ رکعات ہوتی ہیں۔ نماز تہجد اس کو اس لئے کہا جاتا ہے کہ رات کو نیند سے اٹھ کر ادا کی جاتی ہے۔ اور عموماً رات کے آخری نصف حصہ میں صبح صادق سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو دو رکعتیں کر کے آٹھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے پھر آخر میں تین رکعت وتر پڑھ کر نماز ختم کرتے تھے۔اس نماز کو باجماعت پڑھنا بھی جائز ہے اور اکیلا پڑھنے والا بھی اونچی قرأت پڑھ سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ اس کی اہمیت یوں بیان فرماتے ہیں:

''ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو رکعت ہی پڑھ لے ''

(الحکم۔اپریل1902ء)

نماز تراویح

نماز تراویح اصل میں تہجد ہی کی نماز ہے۔صرف رمضان المبارک میں اس کے فائدے کو عام کرنے کے لئے رات کے پہلے حصہ میں یعنی عشاء کی نماز کے معاً بعد عام لوگوں کو پڑھنے کی اجازت دی گئی ہے۔اس نماز کا زیادہ تر رواج حضرت عمرؓ کے زمانے میں ہوا۔رمضان میں بھی رات کے آخری حصہ میں یہ نماز ادا کرنا افضل ہے۔

نماز تراویح میں قرآن مجید سنانے کا طریق بھی صحابہ رضوان اللہ علیہم کے زمانے سے چلا آتا ہے۔لیکن قرآن شریف کو مروجہ طریق پر تیز تیز پڑھنا مناسب نہیں جس کو مقتدی یا سامعین سمجھ ہی نہ سکتے ہوں۔تراویح کی نماز آٹھ رکعت ہے۔

نماز عیدین

رمضان کے روزے گزرنے پر یکم شوال کو افطار کرنے اور روزوں کی برکات حاصل کرنے کی توفیق پانے کی خوشی میں عید الفطر اور ماہ ذی الحجہ کی دس تاریخ کو حج کی برکات میسر آنے کی خوشی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں عید الاضحیہ منائی جاتی ہے۔

ان نمازوں میں نہ اذان ہوتی ہے اور نہ اقامت۔ ان دونوں نمازوں کے پڑھنے کا وقت جب سورج بلند ہو۔ ہر دو نمازوں کی قرأت بالجہر (بلند آواز سے) پڑھی جاتی ہے۔

عید کی نماز باجماعت ہی پڑھی جاتی ہے۔ اکیلے جائز نہیں۔ نماز عید کی پہلی رکعت میں ثناء کے بعد اور تعوذ سے پہلے امام سات تکبیریں بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ آواز سے یہ تکبیرات کہیں۔ امام اور مقتدی دونوں تکبیرات کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور کھلے چھوڑ دیں۔ تکبیرات کے بعد امام اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھے۔ اس کے بعد سورۃ فاتحہ اور قرآن کریم کی دوسری سورتوں کا کوئی حصہ بالجہر پڑھ کر پہلی رکعت مکمل کرے۔ پھر دوسری رکعت کیلئے اٹھتے ہی پانچ تکبیریں پہلی تکبیرات کی طرح کہے اور پھر یہ رکعت مکمل ہونے پر تشہد اور درود شریف اور مسنون دعاؤں کے بعد سلام پھیرے اس کے بعد امام خطبہ پڑھے۔ جمعہ کی طرح عید کے بھی دو خطبے ہوتے ہیں۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

دونوں عیدوں کی نماز ایک جیسی ہوتی ہے۔عید گاہ کو ایک راستہ سے جانا اور دوسرے سے واپس آنا مسنون ہے۔نماز عید کا اجتماع ایک رنگ میں دینی عظمت کا مظہر ہوتا ہے اس لئے اس میں مرد،عورت اور بچے بھی شامل ہوتے ہیں۔

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ)

مسائل عیدین اوران کا حل

1۔ رمضان کے روزے گزرنے کے بعد یکم شوال کو عید الفطر ہوتی ہے اور عید الاضحیہ ذی الحجہ کی دس تاریخ کو ہوتی ہے۔

2۔ صدقہ فطر انہ قبل از نماز ادا کرنا واجب ہے۔

3۔ عید الفطر کے روز عید گاہ کچھ کھا کر جانا سنت ہے۔

4۔ دونوں عیدوں کے پڑھنے کا وقت جب سورج بلند ہو جاوے۔

5۔ ان میں یہ امر مسنون ہیں۔سویرے اٹھنا۔مسواک کرنا۔غسل کرنا۔عمدہ لباس پہننا۔خوشبو لگانا۔عید گاہ ایک راستہ سے جانا۔دوسرے سے واپس آنا۔نماز عید شہر سے باہر پڑھنا۔آتے جاتے یہ کلمات پڑھنا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔یہ تکبیر ذوالحجہ کی نو تاریخ کی فجر سے لے کر تیرہ تاریخ کی عصر تک ہر نماز کا پڑھنے والا فرضوں کے سلام پھیرنے کے بعد کم از کم تین بار بلند آواز سے پڑھے۔

6۔عورتوں کا بھی عید گاہ میں جانا مسنون ہے۔نماز میں شریک ہوں یا علیحدہ رہیں۔

7۔ قربانی کرنے والا نماز عید الاضحیٰ سے پہلے کچھ نہ کھائے اور نماز کے بعد قربانی کا گوشت کھائے۔

8۔ قربانی کا ارادہ رکھنے والا چاند دیکھنے سے قربانی کرنے تک حجامت نہ کرائے۔

9۔ قربانی ہر وسعت والے شخص پر واجب ہے گوشت خود کھائے عزیز و اقارب اور غرباء میں تقسیم کرے۔

10۔ نماز عید سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں۔

11۔ نماز عید کے لئے اذان اور اقامت نہیں ہوتی۔ دو رکعتیں باجماعت پڑھی جاتی ہیں۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیریں کہی جائیں اور دوسری رکعت کے شروع کرنے سے پہلے پانچ تکبیریں ہوتی ہیں۔

12۔ نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے۔

13۔ قربانی میں اگر بکرا دُنبہ اور مینڈھا ہو تو ایک ایک شخص کی طرف سے۔

14۔ گائے اور اونٹ ہو تو ایک سے سات شخصوں کی طرف سے ہو سکتے ہیں۔

15۔ قربانی کے جانور دو دانت والے (عمر کم از کم ایک سال) ہوں۔ اور دنبہ مینڈھا نر و مادہ چھ ماہ پورے کا بھی جائز ہے۔

16۔ قربانی میں یہ جانور جائز نہیں۔ اندھا۔ کانا۔ لنگڑا۔ کمزور۔ سخت دُبلا۔ نصف سے زیادہ کان یا دُم کٹا اور جو قربان گاہ تک نہ جا سکتا ہو۔

نماز قصر (سفر میں نماز)

شروع میں ظہر وعصر اور عشاء کی نمازیں فجر کی طرح دو دو رکعت تھیں۔لیکن بعد میں سفر کی حالت میں تو یہ دو دو رکعت رہیں لیکن اقامت کی حالت میں دوگنی یعنی چار چار رکعت کر دی گئیں۔ اس تبدیلی کی بناء پر ہر مسافر جس کا کسی جگہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو ظہر، عصر اور عشاء کی نمازیں دو دو رکعت پڑھے گا اور مقیم چار چار رکعت پڑھے گا۔ مغرب اور فجر کی رکعتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

(ترمذی۔کتاب الصلوٰۃ)

سفر میں وتر اور فجر کی دو سنتوں کے علاوہ باقی سنتیں معاف ہو جاتی ہیں۔سفر میں نمازیں جمع کرنا بھی جائز ہے۔ اگر امام مقیم ہو تو مسافر مقتدی اس کی اتباع میں پوری نماز پڑھے گا اور اگر امام مسافر ہو تو امام دو رکعت پڑھے گا۔ اور اس کے مقیم مقتدی کھڑے ہو کر بقیہ رکعتیں پوری کر کے سلام پھیریں گے۔ ان بقیہ دو رکعتوں میں وہ صرف سورۃ فاتحہ پڑھیں گے۔

(ابوداؤد۔کتاب الصلوٰۃ)

شہر سے گیارہ میل باہر جانے یا سفر کا ارادہ کر کے اور شہر سے باہر نکلتے ہی قصر نماز پڑھ سکتا ہے۔ اگر کسی جگہ پندرہ دن تک یا زائد قیام کا ارادہ کر لیا ہو تو نماز قصر نہ کرے۔ اور اگر نہیں تو نماز قصر کرتا رہے۔ جو شخص ملازم یا تاجر ہے اور ملازمت اور تجارت میں دورہ کرتا ہے اس کو نماز قصر جائز نہیں۔

نماز حاجت

اگر کسی شخص کو کوئی حاجت یا ضرورت درپیش ہو، کسی سے کوئی کام نکلوانا ہو تو اس کے لئے دعا کا ایک طریق جو حدیث میں بیان ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی جائے۔ نماز سے فارغ ہو کر ثناء اور درود شریف پڑھے اور پھر مندرجہ ذیل دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ وہ اس کی ضرورت کو پورا کرنے کا سامان کر دے گا۔ دعا یہ ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ

نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ تعالیٰ کے وہ تحمل والا اور عزت والا ہے

سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

پاک ہے اللہ تعالیٰ بڑے عرش والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

سب تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے جو تمام مخلوق کا پرورش کرنے والا ہے

اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ

میں تجھ سے ان کاموں کی توفیق چاہتا ہوں جو تیری رحمت کا موجب ہوں

وَ عَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ

اور تیری بخشش کے ذرائع اور ہر ایک نیکی کی غنیمت

وَّ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ

اور سلامتی ہر ایک گناہ سے۔ نہ چھوڑے تو میرا کوئی گناہ بجز بخشش دینے کے

وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ

اور نہ کوئی غم بجز اسے دور کر دینے کے

وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى

اور نہ کوئی حاجت جو تیری مرضی کے مطابق ہو

اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

سوائے پورا کر دینے کے اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

(ترمذی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب صلوۃ الحاجۃ)

نماز جمع

بیماری، سفر، بارش، طوفان بادو باراں، سخت کیچڑ اور سخت اندھیرے میں جبکہ مسجد میں بار بار آنے جانے کی دقت کا سامنا ہو، اسی طرح کسی اہم دینی اجتماعی کام کی صورت میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازوں کو جمع کیا جا سکتا ہے۔ جماعت کے ساتھ بھی اور اکیلے بھی۔ جمع تقدیم یعنی ظہر کے وقت میں ظہر وعصر اور جمع تاخیر یعنی عصر کے وقت میں ظہر وعصر جمع کر کے پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح مغرب کے وقت میں مغرب وعشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھنا اور عشاء کے وقت میں مغرب وعشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھنا بھی جائز ہے۔

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ۔ باب فی التطوع فی السفر)

ظہر وعصر جمع کرے تو ظہر سے پہلے کی چار اور بعد کی دو سنتیں اور مغرب وعشاء جمع کرے تو مغرب وعشاء کے بعد کی دو دو سنتیں نہ پڑھے لیکن وتر ضرور پڑھے۔

نماز استخارہ

عام طور پر نماز استخارہ ہر اہم دینی اور دنیوی کام شروع کرنے سے پہلے، اس کے بابرکت ہونے اور کامیابی کے ساتھ اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ طلب خیر کی مناسبت سے اسے ''صلوٰۃ الاستخارہ'' کہتے ہیں۔ اوقات ممنوعہ کے علاوہ جب چاہے پڑھی جاسکتی ہے۔ لیکن رات سونے سے پہلے پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ نماز استخارہ کی پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ سورۃ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔ قعدہ میں تشہد، درود شریف اور ادعیہ مسنونہ کے بعد عجز و انکسار کے ساتھ یہ دعائے استخارہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ

اے اللہ تعالیٰ میں بھلائی چاہتا ہوں تیرے علم کے ساتھ

وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْئَلُکَ

اور قدرت چاہتا ہوں تیری قدرت کے ساتھ اور مانگتا ہوں

مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ

تیرے بڑے فضلوں کو کیونکہ تو طاقت رکھتا ہے اور میں طاقت نہیں رکھتا

وَ تَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ

اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو جانتا ہے چھپی ہوئی باتوں کو

اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ *

اے اللہ تعالیٰ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام

خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِيْ

بہتر ہے میرے لئے میرے دین میں

اور میری دنیا میں اور میرے انجام کے لئے

فَاقْدُرْهُ لِيْ وَ يَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ

تو تُو مقدر فرما اس کو میرے لئے اور آسان کر دے

اس کو میرے لئے پھر برکت ڈال دے میرے لئے اس میں

وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ

اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام برا ہے میرے لئے

فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِيْ

دین میں اور دنیا میں اور میرے انجام کے لئے

فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَ اصْرِفْنِيْ عَنْهُ

پس اس کو ہٹا دے مجھ سے اور پھیر دے مجھ کو اس سے

وَ اقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ

اور مقدر فرما میرے لئے بھلائی جہاں کہیں ہو

ثُمَّ اَرْضِنِيْ (رَضِّنِيْ) بِهٖ

پھر راضی کر دے مجھ کو اس پر

(صحیح بخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب الدعاء عند الاستخارہ)

★ یہاں پر بجائے ھذا الامر کے اس کام کا نام لے مثلاً یوں کہے یہ ملازمت یا یہ تجارت یا یہ سفر یا یہ رشتہ وغیرہ وغیرہ

نماز استسقاء

جب بارش عین موقع اور ضرورت پر نہ ہو اور دنیا کو اس کی سخت ضرورت ہو تو خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے اور اس کے رحم کو جوش میں لانے کے لئے لوگ باہر کھلے میدان میں جائیں۔ بغیر اذان و اقامت کے امام پہلے دو رکعت نماز بلند قرأت سے پڑھائے۔ نماز سے فارغ ہو کر امام اور سب مقتدی قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھ خوب بلند کر کے یہ دعا مانگیں:

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا

اے اللہ تعالیٰ ہم کو پانی دے گھبراہٹ کو دور کرنے والا

مَّرِیْئًا مُّرِیْعًا نَّافِعًا غَیْرَ ضَآرٍّ

سرسبز کرنے اور فائدہ دینے والا ضرر نہ دینے والا

عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ۔ اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ

جلدی آنے والا دیر نہ کرنے والا۔ اے اللہ تعالیٰ پانی پلا اپنے بندوں کو

وَ بَھَآئِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَ اَحْیِ بَلَدَكَ الْمَیِّتَ

اور اپنے جانوروں کو اور پھیلا اپنی رحمت کو اور زندہ کر اپنے مردہ شہر کو

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا

اے اللہ تعالیٰ ہم کو پانی پلا اے اللہ تعالیٰ ہم کو پانی پلا اے اللہ تعالیٰ ہم کو پانی پلا۔

(ابو داؤد۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب صلوٰۃ الاستسقاء)

دعا کے بعد آنحضرت ﷺ اپنی چادر الٹا دیتے گویا خدا تعالیٰ سے یہ دعا کرتے تھے کہ تو بھی اسی طرح زمین و آسمان کی موجودہ حالت کو بدلا دے۔ اور کبھی نماز سے پہلے اور کبھی نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ بھی فرماتے تھے۔

(ابو داؤد۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب صلوٰۃ الاستسقاء)

نماز کسوف وخسوف

کسوف سورج گرہن اور خسوف چاند گرہن کو کہتے ہیں۔ جب دونوں میں سے کوئی لگے تو چاہئے کہ مسجد یا کھلے میدان میں جمع ہو کر امام دو رکعت نماز پڑھائے۔ ہر رکعت میں دو دو رکوع کرے۔ اوّل رکوع سے کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ کر اسی طرح قرأت جہراً پڑھے۔ پھر رکوع کرے۔ اور دوسرے رکوع سے فارغ ہو کر سجدہ میں جائے۔ ان رکعتوں میں قرأت، رکوع اور سجدہ بہت لمبا کرے۔ نماز سے فارغ ہو کر امام خطبہ سنائے۔ صدقہ وخیرات اور توبہ واستغفار کی ترغیب دے۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ۔ باب فی صلوٰۃ الکسوف)

صلوٰۃ التسبیح

آنحضرت ﷺ نے نماز تسبیح کے متعلق فرمایا ہے کہ ہر روز یا ہر جمعہ یا ہر سال یا کم از کم عمر بھر میں ایک بار ضرور پڑھے۔ اور اس کے پڑھنے سے ہر قسم کی دینی و دنیوی برکتیں ہیں۔

اس نماز کی چار رکعتیں ہیں۔ ہر ایک رکعت میں سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ پڑھنے کے بعد پندرہ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے۔ پھر رکوع میں تسبیح مقررہ کے بعد دس دفعہ یہی تسبیح پڑھے۔ پھر سیدھے ہو کر دس بار یہی تسبیح پڑھے اور ہر دو سجدوں میں مقررہ تسبیح کے پڑھنے کے بعد اور بین السجدتین میں بھی یہی تسبیح دس دس بار پڑھے۔ ہر دو سجدوں سے فارغ ہو کر بیٹھ کر بھی یہی تسبیح پڑھ کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔ اور اسی طرح چاروں رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں پچھتّر دفعہ اور چاروں رکعت میں تین سو بار تسبیح پڑھی جاوے گی۔

(ترمذی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب صلوٰۃ التسبیح)

سجدہ تلاوت

قرآن کریم کی اُن چودہ آیات کی تلاوت کرتے وقت جن میں اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے اور سجدہ کرنے کی بات ہوئی ہے، سجدہ کرنا چاہئے۔ انسان خواہ کھڑا ہو یا بیٹھا ہو اسے سجدہ میں گر جانا چاہئے۔ اس طرح سجدہ کرنے کو سجدہ تلاوت کہتے ہیں۔ اس سجدہ میں تسبیحات کے علاوہ یہ دعا پڑھنی چاہئے:

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ

میرا چہرہ سجدہ ریز ہے اُس ذات کے سامنے جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی خاص قدرت و طاقت سے اسے سُننے اور دیکھنے کی قوت عطا کی۔

(ترمذی باب مایقول فی سجود القرآن)

خطبہ نکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں ہم تعریف کرتے ہیں اس کی

وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ

اور ہم مدد مانگتے ہیں اس سے اور ہم بخشش چاہتے ہیں اس سے

وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ

اور ہم ایمان لاتے ہیں اس پر اور بھروسا رکھتے ہیں اس پر

وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ

اور ہم حفاظت چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ

مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا

اپنے نفسوں کی شرارتوں سے اور اپنے بُرے کاموں سے

مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ

جن کو ہدایت دے اللہ تعالیٰ تو نہیں گمراہ کرنے والا اس کو کوئی

وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ۔

اور جس کو گمراہ قرار دے وہ تو نہیں ہدایت دینے والا اس کو کوئی۔

(ترمذی کتاب النکاح۔ باب خطبۃ النکاح)

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

اس کے بعد میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے حضور شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بن مانگے دینے والا، بار بار رحم کرنے والا ہے

1۔ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ

اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا

وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ج

اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے

مَردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا

وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ ط

اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو

اور رحموں (کے تقاضوں) کا بھی خیال رکھو۔

اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا (سورۃ النساء:2)

یقیناً اللہ تم پر نگران ہے

2۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ج

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل

کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔

وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (سورۃ الحشر:19)

اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے

3۔ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلاً سَدِيْدًا

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو

يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط

وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور

تمہارے گناہوں کو بخش دے گا

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا

اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اس نے ایک بڑی کامیابی کو پالیا۔

(سورۃ الاحزاب: 71_72)

نکاح پڑھانے والا خطیب مندرجہ بالا خطبہ نکاح اور تین آیات کی تلاوت کے بعد ان کے مطالب بیان کرے اور فریقین کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کرے۔ اور لڑکی اور لڑکے کا نام لے کر اور مہر وغیرہ بتا کر پہلے لڑکی کے ولی اور پھر لڑکے سے ایجاب وقبول کرائے۔ آخر میں سامعین کے ساتھ اجتماعی دعا کرائے۔

نوٹ: نکاح جیسے معاملے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ دعاؤں، مشوروں اور استخارہ سے کام کرنا چاہئے۔ چونکہ نکاح کے موقع پر پڑھی جانے والی آیتوں میں تقویٰ کا ذکر ہے، اس لئے اس کام میں تقویٰ ہی مدّنظر ہونا چاہئے اور سیدھی اور صاف باتیں ہی ہونی چاہئیں، قولِ سدید سے کام لینا چاہئے۔

نماز جنازہ

نماز جنازہ مسجد میں بھی اور دوسری جگہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ امام میّت کو سامنے رکھ کر نماز پڑھائے۔ مقتدی ایک یا تین یا پانچ غرض طاق صفیں بنائیں۔ اس نماز میں رکوع اور سجدہ نہیں۔ صرف چار تکبیریں ہوتی ہیں۔ ہر تکبیر کے لئے خواہ ہاتھ اٹھائے یا نہ اٹھائے پہلی تکبیر میں ثناء وتعوّذ وتسمیہ پڑھ کر سورۃ فاتحہ پڑھے۔ دوسری تکبیر میں درود شریف پڑھے اور تیسری تکبیر میں مندرجہ ذیل دعا پڑھے اور چوتھی تکبیر میں صرف اللہ اکبر کہہ کر سلام پھیر دے۔

دُعا نمازِ جنازہ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَائِبِنَا

اے اللہ تعالیٰ بخش دے ہمارے زندوں کو

اور جو مر چکے ہیں اور جو حاضر ہیں اور جو موجود نہیں

وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثٰنَا،

اور ہمارے چھوٹے بچوں کو اور ہمارے بڑوں کو

اور ہمارے مَردوں کو اور ہماری عورتوں کو

اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ

اے اللہ تعالیٰ جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھے۔ تو زندہ رکھ اس کو اسلام پر

وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ

اور جس کو تو ہم میں سے وفات دے پس اس کو وفات دے ایمان کے ساتھ

اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ

اے اللہ تعالیٰ نہ محروم رکھ ہمیں اس کے اجر سے

اور نہ ہمیں فتنہ میں ڈالنا اس کے بعد

(ابن ماجہ۔ کتاب الجنائز۔ باب فی الدعاء فی صلوٰۃ الجنائز)

دوسری دعا نماز جنازہ

(اگر جنازہ عورت کا ہو تو لَہ کی بجائے لَھَا کہے)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ

اے اللہ تعالیٰ بخش دے اس کو اور رحم فرما اس پر

اور عافیت دے اس کو اور درگزر فرما اس سے

وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ

اور عزت کی جگہ دے اس کو اور کشادہ کر اس کے

داخل ہونے کی جگہ اور غسل دے اس کو پانی

وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ

اور برف اور اولوں سے اور صاف کر اس کو

خطاؤں سے جیسا کہ صاف کیا جاتا ہے

اَلْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَ اَبْدِلْهُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِهٖ

سفید کپڑا میل سے اور اس کے گھر کے بدلہ میں اچھا گھر عطا فرما اس کو

وَ اَهْلًا خَیْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ زَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ

اور اہل اچھا اس کے اہل سے اور ساتھی اچھا اس کے ساتھی سے

وَ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

اور داخل فرما اس کو بہشت میں اور محفوظ رکھ اس کو قبر کے عذاب

وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

اور آگ کے عذاب سے

(نسائی۔ کتاب الجنائز باب الدعا)

نابالغ کے جنازہ کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّ فَرَطًا وَّ ذُخْرًا وَّ اَجْرًا

اے اللہ تعالیٰ بنا اس کو ہمارے فائدہ کیلئے پہلے جانے والا اور ہمارے آرام کا ذریعہ بنا۔ اور سامان خیر اور اس کو موجب آرام بنا۔ (بخاری۔ کتاب الجنائز)

نماز جنازہ غائب

اس نماز جنازہ سے یہ مراد ہے کہ میّت سامنے نہیں ہے اور کسی دوسرے مقام پر فوت ہوگیا ہے۔ اس طرح بھی نماز جنازہ بصورت میّت حاضر نہ ہونے کے پڑھنا درست ہے اور ایک ہی نیت سے کئی میّت کی نماز جنازہ بھی پڑھنا جائز ہے۔

احکامِ میّت

1۔کسی مومن بھائی کے فوت ہونے کے وقت اس کے پاس بیٹھ کر خود کلمہ شہادت پڑھے۔اور اسے بھی تلقین کرے۔اور سورۃ یٰسین پڑھے۔

2۔فوت شدہ شخص کی آنکھیں اور منہ بند کر دینا چاہئے۔اور اس کے پاس بیٹھنے والے میّت اور اس کے ورثاء کے لئے زبان سے اچھے کلمات نکالیں۔اور دعائیہ فقرات بولیں۔

3۔میّت کو بوسہ دینا جائز ہے۔اور اس کے اوپر کپڑا ڈال دیا جائے۔

4۔غسل دینے کے لئے پانی میں بیری کے پتّے اُبال لئے جائیں۔

5۔غسل دینے والا طہارت کے بعد پہلے وضو کی جگہ دھووے۔پھر داہنے پہلو کو پھر سارے بدن کو۔عورت کے بال گندھے ہوئے نہ رہیں۔تین حصہ کر کے پیچھے ڈال دیئے جاویں۔غسل میں آخری بار جب پانی ڈالا جائے تو اس میں کافور گھول کر ڈالیں۔

6۔کفن کے کپڑوں کا سفید ہونا افضل ہے۔مرد کے لئے تین کپڑے ہیں۔کرتہ۔تہہ بند۔چادر۔عورت کے لئے علاوہ ان تین کے سینہ بند اور کمر بند بھی ہے۔

7۔بے سلے کپڑے ہوں۔کرتہ آگے پیچھے سے میّت کے گھٹنوں تک پہنچ جائے اور اس کو درمیان سے چیرا جائے کہ جس سے میّت کا سر نکل جاوے۔آدھا میّت کے نیچے آدھا اوپر تہہ بند اوپر لپیٹ دیا جائے اور چادر اوپر لپیٹ دی جائے۔

8۔اگر کسی کو اس قدر کپڑا میسّر نہ ہو تو ایک چادر یا کمبل میں لپیٹ کر دفن کر دیا

جائے۔اور اگر اس قدر بھی نہیں تو گھاس پھونس ڈال دیا جائے۔

9۔فوت ہونے کے معاً بعد کفن دفن کی تیاری شروع کر دینی چاہئے اور غسل و کفن کے بعد جہاں پر نماز پڑھی جاوے میّت کو لے جانا چاہئے۔

10۔میّت پر شور ڈال کر رونا چیخنا۔ چلّانا۔آوازیں کرنا درست نہیں ہے بلکہ صبر کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مرضی پر قائم رہنا اس کے لئے دعا استغفار کرنا اچھا ہے۔

11۔نماز سے فارغ ہو کر میّت کو قبرستان لے جاویں۔ جنازہ کے ساتھ جانے والے کو ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے۔اگر دفن ہونے تک ٹھہرے تو دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ (ایک قیراط اُحد کے پہاڑ کے برابر ہوتا ہے)

12۔قبر کشادہ اور گہری بنانی چاہئے۔لحد بنانا افضل ہے۔شق بنانا بھی جائز ہے۔ حفاظت کی غرض سے مبادا کسی جانور سے نقصان پہنچے،صندوق میں دفن کرنے میں حرج نہیں ہے۔آجکل یہی طریق رائج ہے۔

13۔نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔بعض کے پڑھنے سے باقی بھی سبکدوش ہو جاتے ہیں۔لیکن اگر کوئی بھی نہ پڑھے تو سب گنہگار رہیں۔

14۔نماز جنازہ ہر مومن مرد عورت اور بچہ کا پڑھنا چاہئے۔ جو مردہ بچہ پیدا ہو اس کا جائز نہیں ہے اور نہ کسی غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا درست ہے۔

15۔دفن کے بعد میّت کے ورثاء کو اس کے لئے دعا کرنی چاہئے۔

16۔سوم۔دسواں۔بیسواں۔چہلم اور برسی وغیرہ سے پرہیز کریں۔میّت کی طرف سے حسب توفیق صدقہ کرنا چاہئے۔

ہمارا مذہب

1) اللہ تعالیٰ ایک ہے وہ ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک ہے۔اس کی عبادت میں اور اس کے کاموں میں کوئی دوسرا اس کا شریک نہیں ہے۔موت بیماری لاچاری اور درد دکھوں سے اس کو پاک جانتے ہیں۔

2) فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں جو زمین و آسمان کے اندر خدائی کاموں میں مصروف ہیں۔اس پوشیدہ خلقت پر ایمان لاتے ہیں۔

3) تمام آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتی رہیں اور قرآن شریف کو آخری شریعت کی کامل کتاب مانتے ہیں۔

4) تمام نبیوں، رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔

تمت بالخیر

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

(سورۃ البقرہ:187)

اے خدا تیرے لئے ہر ذرہ ہو میرا فدا　　مجھ کو دکھلا دے بہارِ دیں کہ میں ہوں اشکبار

قرآن کریم کی دعاؤں کا مجموعہ

ادعیۃ الفرقان

مرتّبہ

محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان

نظر ثانی

فخر الحق شمس

ناشر: نظارت نشر و اشاعت قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سورۃ فاتحہ۔ایک جامع دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾

(میں پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے (جو) رحمن (اور) رحیم ہے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿۲﴾

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں (جو) رب العزت ہے تمام جہانوں کا

الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۳﴾ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ﴿۴﴾ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ

رحمن ہے رحیم ہے جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں

وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ﴿۵﴾ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ

اور تجھ ہی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔راستہ ان لوگوں کا

اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ﴿۷﴾

جن پر تو نے انعام کیا نہ جن پر غضب کیا گیا ہے اور نہ گمراہوں کا۔

(آمین)

طلب امن اور حصول رزق کی دعا

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ

اے میرے رب العزت اسے امن والا شہر بنا اور اس کے باشندوں کو

مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

پھلوں کا رزق دے جو ان میں سے اللہ تعالیٰ اور آخری دن پر ایمان لاوے۔

(سورۃ البقرہ آیت 127)

قبول دعا، طریق عبادت و مکالمہ الٰہیہ کی دعا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اے ہمارے رب العزت ہم سے قبول فرما

یقیناً تو ہی خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠

اے ہمارے رب العزت ہمیں اپنا فرمانبردار بنا

اور ہماری اولاد میں سے بھی اپنا ایک فرمانبردار گروہ (بنادے)

وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ

اور ہمیں ہماری عبادت کے طریقے بتا اور فضل کے ساتھ ہم پر توجہ فرما

اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

یقیناً تو ہی بہت فضل کے ساتھ توجہ فرمانے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(سورۃ البقرہ آیت 129-128)

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ

اے ہمارے رب العزت اور بھیج ان میں ایک رسول انہی میں سے

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

جو ان پر تیری آیتیں پڑھے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھائے

وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اور انہیں پاک کرے۔ یقیناً تو ہی بڑائی والا بہت حکمت والا ہے۔

(سورۃ البقرہ آیت 130)

حسنات دارین کی دُعا

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

اے ہمارے رب العزت ہمیں دنیا میں بھی

بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(سورۃ البقرہ آیت 202)

کافروں کے مقابل مدد پانے کی دُعا

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا

اے ہمارے ربّ ہم پر صبر انڈیل اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر

وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

اور ہماری مدد فرما کافر لوگوں کے خلاف

(سورۃ البقرہ آیت 251)

بخشش مانگنے کی دعا

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

اے ہمارے رب العزت ہم تیری بخشش چاہتے ہیں

اور تیری ہی طرف ٹھکانا ہے۔

(سورۃ البقرہ آیت 286)

مؤاخذۂ الٰہی سے بچنے اور طلب نصرت الٰہی کی دُعا

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ

اے ہمارے رب العزت نہ مؤاخذہ کر ہم سے اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کھاویں،

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا

اے ہمارے رب العزت نہ ڈال ہم پر بوجھ

كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ

جیسا کہ تو نے ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے پہلے تھے

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ

اے ہمارے رب العزت نہ اٹھوا ہم سے جس کی ہمیں طاقت نہیں

وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟

اور درگزر فرما ہم سے اور بخش دے ہمیں اور رحم فرما ہم پر،

اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

تو ہمارا آقا ہے پس ہماری مدد فرما کافر لوگوں کے مقابلہ میں

(سورۃ البقرہ آیت 287)

ہدایت کے بعد گمراہ نہ ہونے کی دعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا

اے ہمارے رب العزت نہ کج کر ہمارے دل

بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی

وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

اور بخش ہمارے لئے اپنی جناب سے رحمت، یقیناً تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے۔

(سورۃ اٰل عمران آیت 9)

اقرارِ ایمان
اور آگ کے عذاب سے بچنے کی دُعا

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا

اے ہمارے رب العزت یقیناً ہم ایمان لائے پس بخش دے ہمیں

ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ہمارے گناہ اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(سورۃ اٰل عمران آیت 17)

عظمتِ الٰہی وحصول ترقیات کی دُعا

اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ

اے اللہ تعالیٰ سلطنت کے مالک! تو جسے چاہے سلطنت دیتا ہے

وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ

اور جس سے چاہے تو سلطنت چھین لیتا ہے۔

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ

اور جسے چاہے تو عزت دیتا ہے اور جسے چاہے تو ذلیل کرتا ہے

بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

تیرے ہاتھ میں ہی سب خیر ہے۔ یقیناً تو ہر بات پر قادر ہے

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ

تو داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور تو داخل کرتا ہے دن کو رات میں

وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ

اور نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے

وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

اور تو جسے چاہے بے حساب دیتا ہے۔

(سورۃ اٰل عمران آیت 28,27)

قرب الٰہی کی دُعا

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ

اے ہمارے رب العزت ہم ایمان لائے اس پر جو تو نے اتارا ہے

وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ

اور ہم نے اس رسولؐ کی پیروی کی۔

پس ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے۔

(سورۃ اٰل عمران آیت 54)

صبر واستقامت کی دُعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا

اے ہمارے رب العزت تو ہمیں بخش دے ہمارے گناہ

اور ہمارے معاملہ میں ہماری زیادتیاں

وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

اور ثابت رکھ ہمارے قدم اور ہماری مدد فرما کافر قوم کے مقابلہ میں۔

(سورۃ اٰل عمران آیت 148)

دوزخ سے پناہ مانگنے کی دُعا

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ

اے ہمارے رب العزت تو نے یہ (کارخانہ دنیا) بے فائدہ نہیں بنایا۔ تو پاک ہے

فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ

پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے

رب العزت، یقیناً جسے تو نے آگ میں داخل کیا

فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ

تو یقیناً تُو نے اسے رسوا کر دیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

(سورۃ اٰل عمران آیت 193-192)

قبول حق کا اقرار اور خاتمہ بالخیر کی دُعا

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ

اے ہمارے رب العزت یقیناً ہم نے ایک پکارنے

والے کو سنا کہ وہ ایمان کی طرف بلاتا ہے

اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۚ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا

کہ تم اپنے رب العزت پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لے آئے

اے ہمارے رب پس ہمیں ہمارے گناہ بخش دے

وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ

اور ہم سے ہماری بدیاں دور کر دے

اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے (کر رکھ)۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ

اے ہمارے رب العزت اور تو ہمیں دے جس کا تو نے ہم سے

اپنے رسولوں کی معرفت وعدہ کیا۔

وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

اور ہمیں قیامت کے روز ذلیل نہ کیجیو۔ یقیناً تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

(سورۃ اٰل عمران آیت 194، 195)

ظالم بستی والوں سے بچنے کی دُعا

رَبَّنَآ اَخۡرِجۡنَا مِنۡ هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ الظَّالِمِ اَهۡلُهَا ۚ

اے ہمارے رب العزت اس بستی سے ہم کو نکال

کہ اس کے رہنے والے ظالم ہیں

وَاجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ نَصِيۡرًا

اور بنا ہمارے لئے اپنی جناب سے کوئی دوست اور بنا

ہمارے لئے اپنی جناب سے کوئی مددگار۔

(سورۃ النساء آیت 76)

اپنی بیکسی اور منکرین پر فتح کی دُعا

قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ لَاۤ اَمۡلِكُ اِلَّا نَفۡسِىۡ وَاَخِىۡ

اس نے کہا اے میرے رب العزت یقیناً میں نہیں اختیار

رکھتا مگر اپنی جان پر اور اپنے بھائی پر

فَافۡرُقۡ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ

پس فرق کر ہمارے درمیان اور نافرمان لوگوں کے درمیان۔

(سورۃ المائدہ آیت 26)

پاک جماعت میں شامل ہونے کی دُعا

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ

اے ہمارے رب العزت ہم ایمان لائے

پس ہمیں گواہی دینے والوں میں لکھ لے

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ

اور ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم نہ ایمان لائیں اللہ تعالیٰ پر

اور اس پر جو ہمارے پاس حق سے آیا

وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ

اور ہم آرزو رکھتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب العزت نیکوں میں داخل فرمائے۔

(سورۃ المائدہ آیت 85,84)

پاک رزق کی دُعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ

اے اللہ تعالیٰ اے ہمارے رب العزت اتار ہم پر کھانا آسمان سے

تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ

جو ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لئے عید ہو۔ اور تیری طرف سے نشان ہو

وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ

اور رزق دے ہمیں اور تو تمام رزق دینے والوں سے بہتر ہے۔

(سورۃ المائدہ آیت 115)

گناہوں سے بخشش مانگنے کی دُعا

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا

اے ہمارے رب العزت ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا

اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

تو ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

(سورۃ الاعراف آیت:24)

حق و باطل میں امتیاز کی دُعا

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ

اے ہمارے رب العزت ہم میں اور ہماری قوم میں حق کے ساتھ فیصلہ فرما

وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ

اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔

(سورۃ الاعراف آیت 90)

صبر اور انجام بخیر کی دُعا

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ

اے ہمارے رب العزت ہم پر صبر نازل فرما اور ہم کو مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے۔

(سورۃ الاعراف آیت 127)

ظالموں سے بیزاری کی دُعا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

اے ہمارے رب العزت ہمیں ظالم لوگوں میں شامل نہ کیجیو۔

(سورۃ الاعراف آیت 48)

اظہار تمنائے رحمت و مغفرت کی دعا

لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا

اگر ہم پر ہمارے رب نے رحم نہ فرمایا اور ہمیں نہ بخشا

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

تو یقیناً ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

(سورۃ الاعراف آیت 150)

دعائے مغفرت بدرگاہِ ارحم الراحمین

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ۖ

اے میرے رب العزت مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے

اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما

وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

اور تو تمام رحم کرنیوالوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

(سورۃ الاعراف آیت 152)

بخشش ورحمت کی دُعا

اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا

تو ہمارا دوست ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما

وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ

اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔

(سورۃ الاعراف آیت 156)

دنیا و آخرت کی بھلائی کی دُعا

وَاكْتُبْ لَنَا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ

اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھلائی لکھ دے

اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ

یقیناً ہم تیری طرف ہی رجوع کرتے ہیں۔

(سورۃ الاعراف آیت 157)

دشمنوں کے شر سے بچنے کی دُعا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

اے ہمارے رب العزت ہمیں ظالم لوگوں کے لئے فتنہ (کا موجب) نہ بنائیو

وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

اور ہمیں نجات عطا فرما اپنی رحمت سے کافر لوگوں سے۔

(سورۃ یونس آیت 86-87)

ظالموں کی ہلاکت کی دُعا

رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً

اے ہمارے رب العزت تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو زینت

وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ

اور مال اس ورلی زندگی میں عطا کئے ہیں

رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ

اے ہمارے رب العزت نتیجہ اس کا یہ ہے کہ

وہ تیرے رستہ سے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ

اے ہمارے رب العزت تباہی لا ان کے اموال پر

وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا

اور سخت کر دے ان کے دل۔ پس نہ وہ ایمان لاویں

حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ

یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔

(سورۃ یونس آیت 89)

کشتی یا سواری پر سوار ہونے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ

اللہ تعالیٰ کے نام سے اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ہے

اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

یقیناً میرا رب العزت بہت بخشنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(سورۃ ھود آیت: 42)

بیہودہ سوالات سے بچنے کی دُعا

رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ

اے میرے رب العزت یقیناً میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ

میں تجھ سے وہ مانگوں جس کا مجھے علم نہیں

وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْۤ

اور اگر تو نے نہ بخشا مجھے اور نہ رحم فرمایا مجھ پر

اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ

میں نقصان پانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

(سورۃ ھود آیت 48)

حکومت وعلم کے ملنے پر شکریہ

رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ

اے میرے رب العزت تو نے مجھے حکومت عطا فرمائی ہے

اور مجھے باتوں کی تعبیر سکھائی ہے

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۫ اَنْتَ وَلِیّٖ

اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو میرا دوست ہے

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ

دنیا اور آخرت میں تو مجھے وفات دے مسلمان بنا کر اور ملا مجھے نیکوں کے ساتھ۔

(سورۃ یوسف آیت 102)

وسعت رزق اور اولاد کے نیک ہونے کی دُعا

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ

اے میرے رب العزت بنا اس شہر کو امن والا اور بچا مجھے

وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ

اور میری اولاد کو کہ ہم بتوں کو پوجیں

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ

اے میرے رب العزت انہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا ہے

فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ۚ وَمَنْ

پس جس نے میری پیروی کی تو یقیناً وہ مجھ ہی سے ہے اور جس نے

عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

میری نافرمانی کی تو یقیناً تو بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ

اے ہمارے رب العزت یقیناً میں نے اپنی اولاد کو

بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ

ایک بنجر وادی میں آباد کیا ہے تیرے معزز گھر کے پاس۔

رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ

اے ہمارے رب تاکہ وہ نماز قائم کریں

فَاجْعَلْ اَفْىِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ

پس تُو لوگوں کے دل ان کی طرف جھکا دے

وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ

اور ان کو پھلوں میں سے رزق عطا فرما تاکہ وہ شکر گزار بنیں۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ

اے ہمارے رب یقیناً تو جانتا ہے

جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں

وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ

اور اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز مخفی نہیں نہ زمین میں اور نہ آسمان میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل

وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ

اور اسحٰق عطا فرمائے یقیناً میرا رب العزت دعاؤں کا بہت سننے والا ہے

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ

اے میرے رب العزت مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ

اے ہمارے رب العزت میری دعا قبول فرما۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ

اے ہمارے رب العزت مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو

وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ

اور مومنوں کو جس دن کہ حساب قائم ہو۔

(سورۃ ابراھیم 36تا42)

ماں باپ کے لئے دُعا

رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيۡ صَغِيۡرًا

اے میرے رب العزت ان دونوں پر رحم فرما

جیسا کہ انہوں نے مجھے پالا جبکہ میں بچہ تھا۔

(سورۃ بنی اسرائیل 25)

نئی جگہ میں داخل ہونے اور نکلنے کی دُعا

رَّبِّ اَدۡخِلۡنِيۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ

اے میرے رب العزت داخل فرما مجھے عمدہ داخل ہونے کی جگہ میں

وَّاَخۡرِجۡنِيۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ

اور نکال مجھے عمدہ نکالنے کی جگہ میں

وَّاجۡعَلۡ لِّيۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِيۡرًا

اور بنا میرے لئے اپنی جناب سے غالب مددگار۔

(سورۃ بنی اسرائیل آیت 81)

کامیاب ہونے کی دُعا

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا

اے ہمارے رب العزت دے ہمیں اپنی جناب سے

رحمت اور مہیا کر ہمارے لئے ہمارے کام میں کامیابی۔

(سورۃ الکھف آیت 11)

اولاد صالح مانگنے کی دُعا

رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا

اے میرے رب میری ہڈیاں کمزور ہوگئیں

اور میرا سر بڑھاپے سے سفید ہوگیا ہے

وَلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآىِٕكَ رَبِّ شَقِیًّا

اور اے میرے رب میں تجھ سے مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا

وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ

اور میں اپنے بعد اپنے وارثوں سے ڈرتا ہوں

وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا

اور میری بیوی بانجھ ہے۔ پس مجھے اپنی جناب سے کوئی وارث عطا فرما

یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۗ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا

جو میرا اور یعقوب کے خاندان کا وارث ہو

اور میرے رب العزت اسے پسندیدہ بنائیو۔

(سورۃ مریم آیت 5تا7)

دعوت الی اللہ میں کامیابی کی دُعا

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۙ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ۙ

اے میرے رب العزت میرے لئے میرا سینہ کھول دے

اور میرا کام مجھ پر آسان کردے

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۙ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ

اور میری زبان کی گرہ کھول تا کہ وہ میری بات سمجھیں

وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ۙ

اور میرے خاندان سے کسی کو میرا بوجھ بٹانے والا بنا

هٰرُوْنَ اَخِیْ ۙ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِیْ ۙ

یعنی میرے بھائی ہارون کو اس کے ذریعہ میری طاقت کو مضبوط کر

وَاَشْرِكْهُ فِیْٓ اَمْرِیْ ۙ كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا ۙ

اور اس کو میرے کام میں شریک فرما۔ تاہم تیری بہت تسبیح بیان کریں

وَّنَذْكُرَكَ كَثِیْرًا اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا

اور ہم تجھے بہت یاد کریں۔ یقیناً تو ہی ہمیں خوب دیکھنے والا ہے۔

(سورۃ طٰہٰ آیت 26تا36)

علم کو بڑھانے کی دُعا

رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

اے میرے رب العزت تو مجھے علم میں ترقی دے۔

(سورۃ طٰہٰ آیت 115)

مصیبت سے مخلصی کی دُعا

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

یقیناً مجھے بڑی تکلیف پہنچی ہے اور تو سب رحم کرنے

والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

(سورۃ الانبیاء آیت 84)

قدّوسیت کردگار اور اپنے ظلم کا اقرار

لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ ۖ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو بے عیب ہے۔

یقیناً میں ہوں ظالموں میں سے۔

(سورۃ الانبیاء آیت 88)

لاوارثی سے بچنے کی دُعا

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ

اے میرے رب العزت مجھے اکیلا نہ چھوڑیو اور تو سب وارثوں سے بہتر ہے۔

(سورۃ الانبیاء آیت 90)

استعانت اور فیصلہ حق کی دُعا

رَبِّ احْکُمْ بِالْحَقِّ ط وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ

اے میرے رب العزت فیصلہ فرما حق کے ساتھ اور

ہمارا رب رحمن ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے ان باتوں پر جو تم بیان کرتے ہو۔

(سورۃ الانبیاء آیت 113)

مکذبین پر فتح پانے کی دُعا

رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا کَذَّبُوْنِ

اے میرے رب العزت میری مدد فرما اس لئے کہ انہوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔

(سورۃ المؤمنون آیت 27)

مبارک مقام پر اترنے کی دُعا

رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ

اے میرے رب العزت مجھے مبارک مقام پر اتار

اور تو سب اتارنے والوں میں سے بہتر ہے۔

(سورۃ المؤمنون آیت 30)

ظالموں سے بچنے کی دُعا

رَّبِّ اِمَّا تُرِیَنِّیْ مَا یُوْعَدُوْنَ ۙ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

اے میرے رب العزت اگر تو مجھے دکھا دے جس کا کہ وہ وعدہ دیئے

جاتے ہیں اے رب العزت تو مجھے ظالم لوگوں میں سے نہ بنائیو۔

(سورۃ المؤمنون آیات 94۔95)

وساوس شیاطین کو دُور کرنے کی دُعا

رَّبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ۙ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ

اے میرے رب العزت میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اور اس سے بھی پناہ چاہتا ہوں اے میرے رب العزت کہ وہ میرے پاس آویں۔

(سورۃ المؤمنون آیت 98۔99)

بخشش ورحم کی دُعا

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ

اے ہمارے رب العزت ہم ایمان لائے پس ہمیں بخش دے

اور رحم فرما ہم پر اور تو سب رحم کرنیوالوں سے بہتر ہے۔

(سورۃ المؤمنون آیت 110)

مغفرت کی دُعا

رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ

اے ہمارے رب العزت ہمیں بخش دے

اور ہم پر رحم فرما اور تو تمام رحم کرنے والوں سے بہتر ہے۔

(سورۃ المؤمنون آیت 119)

عذاب جہنم سے بچنے کی دُعا

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا

اے ہمارے رب العزت ہٹا دیجیو ہم سے جہنم کا عذاب یقیناً اس کا عذاب

كَانَ غَرَامًا ۖ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا

بڑی چٹی ہے اور یقیناً وہ ٹھہرنے میں اور قیام کرنے میں بہت بری ہے۔

(سورۃ الفرقان آیت 66تا67)

اہل وعیال کے متقی ہونے کی دُعا

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا

اے ہمارے رب العزت ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے

قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کے لئے امام بنا۔

(سورۃ الفرقان آیت 75)

جنت کے وارث ہونے کی دُعا

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۙ

اے میرے رب العزت عطا کر مجھے قوت فیصلہ اور مجھے نیکوں میں شامل فرما

وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۙ

اور پچھلوں میں میرا ذکر خیر قائم فرما

وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۙ

اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا۔

(سورۃ الشعراء آیت 84,85,86)

غلبہء صداقت کی دُعا

رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ کَذَّبُوْنِ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَ

اے میرے رب العزت میری قوم نے میری تکذیب کی۔ پس میرے اور

بَیْنَھُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

ان کے درمیان فیصلہ فرما اور مجھے اور میرے

ساتھ کے ایمان والوں کو نجات عطا فرما۔

(سورۃ الشعرآء آیت 118تا119)

ایذاءِ مخالفین سے بچنے کی دُعا

رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَھْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ

اے میرے رب العزت مجھے نجات عطا فرما اور

میرے گھر والوں کو بھی اس سے جو یہ لوگ (مخالفت) کرتے ہیں

(سورۃ الشعرآء آیت 170)

توفیقِ شُکر کی دُعا

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی

اے میرے رب العزت مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا جو تو نے مجھ پر اور

وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ

میرے والدین پر کی شکر ادا کروں اور یہ کہ

میں ایسے نیک کام کروں جو تجھے پسند ہوں

بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ

اور تو مجھے اپنے رحم و کرم سے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما۔

(سورۃ النمل آیت 20)

سلامتی کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰى

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں اور سلامتی ہو

اس کے بندوں پر جنھیں اس نے چن لیا ہے۔

(سورۃ النمل آیت 60)

اقرار گناہ اور طلب بخشش کی دعا

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ

اے میرے رب العزت میں نے اپنی

جان پر ظلم کیا۔ پس مجھے بخش دے۔

(سورۃ القصص آیت 17)

مجرموں سے بیزاری کی دُعا

رَبِّ بِمَآ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ فَلَنۡ اَکُوۡنَ ظَہِیۡرًا لِّلۡمُجۡرِمِیۡنَ

اے میرے رب العزت چونکہ تو نے مجھ پر انعام کئے ہیں

اس لئے میں ہرگز کبھی کسی مجرم کا پشت پناہ نہ بنوں گا۔

(سورۃ القصص آیت 18)

ظالم قوم سے بچنے کی دُعا

رَبِّ نَجِّنِیۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ

اے میرے رب العزت مجھے ظالم قوم سے بچا۔

(سورۃ القصص آیت 22)

غریب الوطنی کی دُعا

رَبِّ اِنِّیۡ لِمَآ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ

اے میرے رب العزت یقیناً جو بھی تو کوئی اچھی چیز مجھے

عنایت کرے تو میں اس کا محتاج ہوں۔

(سورۃ القصص آیت 25)

دشمنوں پر غلبہ پانے کی دُعا

رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ

اے میرے رب العزت مفسد لوگوں کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔

(سورۃ العنکبوت آیت 31)

صالح اولاد کی دُعا

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ

اے میرے رب العزت مجھے نیک بیٹا عطا فرما۔

(سورۃ الصّٰفّٰت 101)

حضرت سُلیمانؑ کی ایک دُعا

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ

اے میرے رب العزت مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما۔

مِّنْۢ بَعْدِیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

جو میرے بعد کسی کے لیے مناسب نہ ہو یقیناً تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے۔

(سورۃ ص آیت 36)

جہنم سے بچنے اور جنتی ہونے کی دُعا

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا

اے ہمارے رب العزت تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز پر حاوی ہے

فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ

پس بخش دے ان لوگوں کو جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ کی پیروی کی

وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ

اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ

اے ہمارے رب اور ہمیشہ کے باغات میں

جن کا کہ تو نے ان سے وعدہ کیا ہے ان کو

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ط

اور ان کے نیک باپ دادوں اور ان کی بیویوں

اور ان کی اولادوں کو اس میں داخل کر

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ لا وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ط

یقیناً تو ہی غالب حکمت والا ہے۔ اور بچا انہیں برائیوں سے

وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ

اور جسے تو اس دن برائیوں سے بچاوے گا تو یقیناً

رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

تو ان پر رحم فرمائے گا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

(سورۃ المومن 8تا10)

سواری پر چڑھنے کی دُعا

سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۙ

پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے لئے مسخّر کیا اور ہم اس کو مطیع

وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

کرنے والے نہیں تھے اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

(سورۃ الزخرف آیت 14,15)

انعاماتِ الٰہیہ پر شُکر کی دُعا

رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ

اے میرے رب توفیق دے مجھے کہ میں تیرے انعامات کا شکر ادا کروں جو

وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ

تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کئے ہیں

اور یہ توفیق بھی عطا فرما کہ میں ایسے نیک کام کروں جس سے تو راضی ہو

وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ

اور میرے لئے میری اولاد کی اصلاح فرما

اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

یقیناً میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں یقیناً فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

(سورۃ الاحقاف آیت 16)

نصرتِ الٰہی کی دُعا

اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ

(اے میرے رب العزت) میں مغلوب ہوں پس میرا بدلہ لے

(سورۃ القمر آیت 11)

کینہ سے بچنے اور محبت صالحین کی دُعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ

اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور

ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو

سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا

ہم سے پہلے ایمان میں سبقت لے گئے ہیں۔

اور نہ پیدا کر ہمارے دلوں میں کینہ

لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

ان لوگوں کے لئے جو ایمان والے ہیں

اے ہمارے رب العزت یقیناً تو بڑا مہربان اور بار بار رحم کرنیوالا ہے۔

(سورۃ الحشر آیت 11)

کُفّار کے فتنہ سے بچنے کی دُعا

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ

اے ہمارے رب تجھ پر ہم نے بھروسا کیا۔

اور تیری طرف ہی ہم جھکتے ہیں اور تیری طرف ہی

الْمَصِيْرُ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ٹھکانا ہے۔اے ہمارے رب ہم کو کافروں کے لئے

ٹھوکر کا موجب نہ بنائیو

وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اور بخش ہمیں اے ہمارے رب یقیناً تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

(سورۃ الممتحنہ آیت 5 تا 6)

تکمیل فیضانِ الٰہی کی دُعا

رَبَّنَآ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَاغۡفِرۡ لَنَا ۚ

اے ہمارے رب مکمل فرما ہمارے لئے ہمارا نور اور ہمیں بخش دے

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ

یقیناً تو ہر بات پر قادر ہے۔

(سورۃ التحریم آیت 9)

قربِ الٰہی کی آرزُو اور ظالموں سے نجات کی دُعا

رَبِّ ابۡنِ لِىۡ عِنۡدَكَ بَيۡتًا فِى الۡجَنَّةِ وَنَجِّنِىۡ

اے میرے رب العزت بنا میرے لئے

اپنے حضور ایک گھر جنت میں اور بچا مجھے

مِنۡ فِرۡعَوۡنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِىۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ

فرعون اور اس کی کارروائیوں سے

اور نجات دے مجھ کو ظالم لوگوں سے۔

(سورۃ التحریم آیت 12)

حضرت نوح علیہ السلام کی دُعا

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا

اے میرے رب العزت زمین پر کافروں میں سے کوئی رہنے والا نہ چھوڑیو

اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ

یقیناً تو نے اگر انہیں چھوڑا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے

وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا

اور بدکار کافروں کے سوا کسی کو نہ جنیں گے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ

اے میرے رب العزت بخش دے مجھے اور میرے ماں باپ کو

وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا

اور انہیں جو میرے گھر میں فرمانبردار ہو کر آویں

وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ

اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کو

وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا

اور ظالموں کو بجز تباہی کے اور کسی بات میں نہ بڑھا۔

(سورۃ نوح : 27,28,29)

معوّذتین کی جامع دُعائیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو رحمن اور رحیم ہے

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ

تو کہہ دے میں پناہ پکڑتا ہوں فلق کے رب العزت کی

مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ

اس کی مخلوق کے شر سے

وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ

اور اندھیرا کرنے والے کے شر سے جب چھا جائے گا

وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ

اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کی شرارت سے

وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

اور حاسد کی شرارتوں سے جب وہ حسد کرے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو رحمن اور رحیم ہے

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ

تو کہدے کہ میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے رب کی

مَلِكِ النَّاسِ

جو لوگوں کا بادشاہ ہے

اِلٰهِ النَّاسِ

لوگوں کے معبود کی

مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۙ الۡخَنَّاسِ

وسوسہ ڈال کر آپ پیچھے ہٹ جانے والے کی شرارت سے

الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ

وہ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے

مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ

جنوں سے اور انسانوں سے۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ

اے زندہ اور سب کے تھامنے والے تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں

(جامع ترمذی۔ باب الدعوات 3446)

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں کا مجموعہ

ادعیۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرتّبہ

محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان

نظر ثانی

فخر الحق شمس

ناشر: نظارت نشر و اشاعت قادیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

سید الاستغفار

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ

شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ

سید الاستغفار یہ ہے کہ تو کہے اے اللہ تعالیٰ تو میرا

رب العزت ہے نہیں کوئی معبود سوائے تیرے

خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ

تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور

وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَ وَعْدِكَ

میں تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر قائم ہوں

مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ

جہاں تک مجھ سے ہو سکا میں تیرے حضور

اقرار کرتا ہوں اس نعمت کا جو تو نے مجھ پر کی

وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ

اور اقرار کرتا ہوں اپنے قصور کا پس تو میری مغفرت فرما

فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

کیونکہ کوئی نہیں بخش سکتا گناہوں کو سوائے تیرے

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ

میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کام کی برائی سے جو میں نے کیا

آپؐ نے فرمایا جو اس دعا کو دن کے وقت مانگے، اس پر یقین رکھتے ہوئے اور اسی دن مر جائے شام ہونے سے پہلے تو وہ جنتیوں میں سے ہوگا اور جو اسے رات کے وقت مانگے اور وہ اس پر یقین رکھنے والا ہو پس وہ صبح ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنتیوں میں سے ہوگا۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب افضل الاستغفار۔5848)

نیند سے جاگنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہم کو ہمارے مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب ماذا یقول اذا اصبح۔5849)

بیت الخلاء جانے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَائِثِ

اے اللہ تعالیٰ میں تمام جسمانی اور روحانی پلیدیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں

(صحیح بخاری کتاب الوضوء باب مایقول عندالخلاء۔139)

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا

غُفۡرَانَکَ

اے اللہ تعالیٰ میں تیری بخشش چاہتا ہوں

(جامع ترمذی کتاب الطھارت باب مایقول اذاخرج من الخلاء۔7)

گھر سے باہر جانے کی دعائیں

(1) اَللّٰھُمَّ اَعُوۡذُبِکَ اَنۡ اَضِلَّ اَوۡ اُضَلَّ

اے اللہ تعالیٰ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ گمراہ ہوجاؤں یا گمراہ کیا جاؤں

اَوۡ اَظۡلِمَ اَوۡ اُظۡلَمَ اَوۡ اَجۡھَلَ اَوۡ یُجۡھَلَ عَلَیَّ

یا ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں یا جہالت کروں یا کوئی مجھ پر جہالت کرے

(ابو دائود کتاب الادب۔4430)

(2) بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ باہر جاتا ہوں اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتا ہوں۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

مجھ میں کوئی طاقت اور کوئی قوت نہیں ہے

اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچنے کی

(سنن ابو دائود۔ کتاب الادب۔ باب مایقول اذا خرج من بیتہ۔ 4431)

گھر میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ

اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں

گھر میں آنے کے وقت کی اور بھلائی

الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا

گھر سے باہر نکلنے کے وقت کی اللہ تعالیٰ کے نام سے داخل

ہوئے ہم اور اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ نکلے ہم

وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا

اور اللہ اپنے رب العزت پر بھروسا کیا ہم نے۔

(ابو دائود کتاب الادب باب ماذا یقول اذا دخل بیتہ۔ 4432)

کھانا شروع کرنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے اور اللہ تعالیٰ کی برکت کے ساتھ

(جامع ترمذی کتاب الاطعمہ)

کھانا کھانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے

ہمیں کھلایا اور پلایا اور بنایا ہمیں مسلمان

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا فرغ من الطعام۔ 3379)

دعوت کھانے کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ

اے اللہ برکت دے ان کو اس میں جو تو نے انہیں رزق دیا

اور بخش دے ان کو اور رحم فرما ان پر۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء الضیف۔ 3500)

نیا کپڑا پہننے کی دعائیں

1- اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ

اے اللہ تعالیٰ تیرے لئے ہی سب تعریف ہے تو نے اپنے فضل سے پہنایا

اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَ خَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ

میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس

کیلئے بھی جس کیلئے یہ بنایا گیا اور پناہ مانگتا ہوں

بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ

تجھ سے اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جس کے لئے یہ بنایا گیا

(ترمذی کتاب اللباس باب ماذا یقول اذا لبس ثوبا جدیدا۔1689)

2- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مِنَ الرِّیَاشِ

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے عطا فرمایا مجھ کو لباس

مَا اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِی النَّاسِ وَاُوَارِیْ بِہٖ

جس سے کہ میں نے زینت حاصل کی لوگوں میں اور چھپاتا ہوں اس سے

عَوْرَتِیْ وَ اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ

برہنگی اپنی اور زینت کرتا ہوں اس سے اپنی زندگی میں

(مسند احمد بن حنبل کتاب سند العشرۃ المبشرین بالجنۃ۔1282)

صبح کو مسجد میں جانے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا

اے اللہ تعالیٰ میرے دل میں نور بھر دے اور عطا فرما میری زبان میں نور

وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا

اور ڈال دے میرے کانوں میں نور اور بنا دے میری آنکھوں میں نور

وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا

اور کر دے میرے پیچھے نور اور میرے آگے نور

وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا

اور کر دے میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا

اے اللہ تعالیٰ عطا فرما مجھ کو نور

(صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب الدعاء فی صلوٰۃ اللّیل۔1280)

بیمار پرسی کی دعا

اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ

دور فرما اس بیماری کو اے لوگوں کے رب اور شفا دے

وَ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُكَ

تو ہی شفا دینے والا ہے کوئی شفا نہیں مگر وہی جو تیری جناب سے ہے

شِفَآءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا

وہ شفا دے جو ذرہ بھی بیماری نہ چھوڑے

(صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب دعاء العائد للمریض۔5243)

میت پر پڑھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ

اے اللہ تعالیٰ (متوفی کا نام لے) کو بخش دے اور

اس کا درجہ ہدایت پانے والوں میں بلند فرما

وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغٰبِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا

اور کوئی اس کا جانشین مقرر فرما اس کے پسماندگان میں سے اور بخش دے ہم کو

وَلَهٗ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ

اور اس کو اے رب العالمین اور اس کے لئے

اس کی قبر کو کشادہ فرما اور روشنی فرما اس کی قبر میں

(صحیح مسلم باب فی اغماض المیت و الدعاء لہ اذا حضر۔1528)

قبور پر پڑھنے کی دعائیں

(1) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

سلامتی ہو تم پر اس دیار کے رہنے والے مومنو

وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ

اور مسلمانو اور ہم بھی اللہ تعالیٰ چاہے تم سے ملنے والے ہیں

نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہیں۔

(ابن ماجه كتاب الجنائز باب ماجاء فيما يقال اذا دخل المقابر۔1536)

(2) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآاَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ

سلامتی ہو تم پر اے قبروں کے رہنے والو ہمیں اور تمہیں اللہ تعالیٰ بخش دے

لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ

تم آگے آگے چلو اور ہم تمہارے پیچھے پیچھے آتے ہیں۔

(جامع ترمذی كتاب الجنائز باب مايقول الرجل اذا دخل المقابر۔973)

نکاح کی مبارک باد

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ

اللہ تعالیٰ اسے تمہارے لئے بابرکت بنائے اور تمہیں برکت دے

وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي الْخَيْرِ

اور اتفاق دے درمیان تم دونوں کے نیکی میں

(جامع ترمذی کتاب النکاح باب ماجاء فیما یقال للمتزوج۔1011)

نئی بی بی کے لئے دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا

اے اللہ تعالیٰ میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اس کی اور بھلائی اس چیز کی کہ پیدا کیا

عَلَيْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ

تو نے اس کو اس پر (یعنی اعمال پر) اور پناہ مانگتا ہوں تیری اس

بدی سے اور چیز کی بدی سے کہ پیدا کیا تو نے اس کو اس پر (یعنی اعمال پر)

(ابو دائود کتاب النکاح باب فی جامع النکاح۔1845)

خلوت کے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا

اللہ تعالیٰ کے نام سے اے اللہ تعالیٰ دور رکھ ہم کو

شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اس چیز سے کہ بخشی تو نے ہم کو۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب ما یقول اذا تی اھلہ۔5909)

بازار میں داخل ہونے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ

اللہ تعالیٰ کے نام سے داخل ہوا میں اے اللہ تعالیٰ میں طلب کرتا ہوں تجھ سے

خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَ خَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ

اس بازار کی خیر اور خیر اس چیز کی جو کچھ اس میں ہے اور پناہ مانگتا ہوں

مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اے اللہ تعالیٰ میں

اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا صَفْقَۃً خَاسِرَۃً

پناہ مانگتا ہوں یہ کہ اس میں نقصان والا سودا پاؤں۔

(کتاب الدعاء لطبرانی جلد2 صفحہ1168)

مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ

سب شکر اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے جس نے بچایا مجھ کو جس میں تو مبتلا ہے

بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا

اور فضیلت دی مجھ کو بہتوں پر اپنی مخلوق میں سے

(جامع ترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب مایقول اذا رأی مُبتلیً۔3431)

بامراد ہونے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس کے فضل سے پورے ہوتے ہیں اچھے کام

(سنن ابن ماجہ کتاب الادب۔ باب فضل الحامدین۔3793)

رضا بالقضاء کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ

حمد وثنا کے لائق اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے ہر حال میں

وَّاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ

اور پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی آگ والوں کے حال سے۔

(جامع ترمذی۔ کتاب الدعوات باب فی العفو والعافیہ۔3523)

ناپسندیدہ امر دیکھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّاٰتِ

اے اللہ تعالیٰ نہیں لاتا کوئی سکھوں کو بجز تیرے اور نہیں دور کرتا دکھوں کو مگر

اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ

تو اور نہیں گناہ سے بچنے کی اور نہ نیکی کی قوت مگر تجھ ہی سے ہے۔

(سنن ابوداؤد۔ کتاب الطب باب فی الطیرۃ۔3418)

غصہ اور طیش کے شر سے بچنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاَذْھِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ

اے اللہ تعالیٰ میرے گناہ بخش دے اور دور کر دے غصہ میرے دل کا

وَاَجِرْنِیْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْیَیْتَنَا

اور پناہ میں لے لے مجھے دھتکارے ہوئے شیطان سے

جب تک تُو ہمیں زندہ رکھے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ کتاب باقی مسند الانصار حدیث ام سلمہ زوج النبی۔ 25408)

دشمن قوم سے بچاؤ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

اے اللہ تعالیٰ ہم کرتے ہیں تجھے مقابلہ میں ان کافروں کے

اور پناہ مانگتے ہیں تیری ان کی شرارتوں سے۔

(سنن ابو داؤد۔ کتاب الصلوٰۃ باب مایقول الرجل اذا خاف قوماً۔ 1314)

حملہ اور مقابلہ کرنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ بِكَ

اے اللہ تعالیٰ تو ہی میرا بازو ہے اور میرا مددگار ہے تیری مدد سے چلتا پھرتا ہوں

اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ

اور تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے مقابلہ کرتا ہوں

(سنن ابوداؤد کتاب الجهاد ما یدعیٰ عند اللقاء۔2262)

سفر پر جانے کی دعا

جب سواری پر سوار ہو اَللّٰهُ اَكْبَرُ تین بار کہے اور پڑھے

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا

پاک ہے وہ جس نے قابو میں کیا ہمارے لئے یہ

وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

اور نہ تھے ہم اس کو قابو میں لانے والے

اور ہم اپنے رب العزت کی طرف لوٹ جانے والے ہیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِیْ هٰذَا مِنَ الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

اے اللہ تعالیٰ میں مانگتا ہوں تجھ سے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ

وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى

اور ایسا عمل جو تو پسند کرے

اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا الْمَسِيْرَ

اے اللہ تعالیٰ آسان کردے ہم پر یہ سفر

وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَ الْاَرْضِ

اور لپیٹ دے ہمارے واسطے زمین کی دوری

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ

اے اللہ تعالیٰ تو ہی رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ ہے ہمارے اہل میں

اَللّٰھُمَّ صَحِبْنَا فِی سَفَرِنَا وَخُلُفْنَا فِی اَھْلِنَا

اے اللہ تعالیٰ! ساتھی ہو ہمارے سفر میں اور خلیفہ بن ہمارے اہل میں

(جامع ترمذی۔ کتاب الدعوات باب مایقول اذا رکب الناقہ۔3369)

سفر پر جانے کی دوسری دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَۃِ الْمُنْقَلَبِ

اے اللہ تعالیٰ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے

سفر کی تکلیف سے اور بری حالت میں لوٹنے سے

وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَمِنْ دَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ

اور نفع کے بعد نقصان اور بددعا سے مظلوم کی

وَمِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ

اور برے منظر سے اپنے اہل اور مال میں۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا خرج مسافراً۔3361)

کسی بستی میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ

اے اللہ تعالیٰ رب العزت سات آسمانوں کے

اور ان کے جس پر سایہ ڈالے ہوئے ہیں وہ

وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ

اور رب العزت سات زمینوں کے اور اس کے

جس کو یہ اٹھائے ہوئے ہے اور رب

الشَّیَاطِیْنِ وَمَآ اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا

العزت شیطانوں کے اور جن کو گمراہ کیا شیطانوں نے

اور رب العزت ہواؤں کے اور جن چیزوں کو

ذَرَیْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُكَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَةِ وَخَیْرَ

وہ بکھیرتی ہیں پس ہم مانگتے ہیں تجھ سے بھلائی اس بستی کی اور بھلائی

اَھْلِھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَنَعُوْذُبِكَ

اس کے اہل کی اور بھلائی اس چیز کی جو اس میں ہے اور ہم پناہ مانگتے ہیں تیری

مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الْقَرْیَةِ وَشَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا

اس گاؤں کی بدی سے اور اس کے رہنے والوں کی بدی سے

اور اس چیز کی بدی سے جو اس میں ہے

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا - اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا

اور اے اللہ تعالیٰ برکت دے ہمیں اس میں

اے اللہ نصیب کر ہمیں اس کی میوہ خوری

وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا

اور محبت دے ہماری اس کے بسنے والوں کو

اور محبت دے ہم کو یہاں کے نیک لوگوں کی

(صحیح بخاری کتاب استیذان)

الوداع کرنے کی دعا

اَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ

میں سونپتا ہوں اللہ تعالیٰ کو تیرا دین اور تیری امانت اور تیرے عمل کا انجام

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا ودع انسانا۔3365)

زَوَّدَكَ اللهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ

بنادے تیرے لئے اللہ تعالیٰ تقویٰ کو زادراہ اور بخش دے تیرے گناہ

وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ

اور آسان کردے تیرے لئے بھلائی جہاں پر تو ہو

(جامع ترمذی باب مایقول اذا ودع انسانا۔3366)

بلندی پر چڑھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ لَکَ الشَّرَفُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ

اے اللہ تعالیٰ تیرے ہی لئے عزت ہے ہر ایک بلندی پر

وَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

اور تیری ہی ہے سب تعریف ہے ہر حال میں

(مسند احمد بن حنبل کتاب باقی مسند المکثرین باب باقی المسند السابق 13017)

بلندی سے اترنے کی دعائیں

(1) اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

ہم رجوع کرنے والے توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے

اور اپنے رب العزت کی تعریف کرنے والے ہیں

(صحیح بخاری کتاب الجھاد باب مایقول اذا رجع من الغزو)

(2) تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا یُغَادِرُ عَلَیْنَا حَوْبًا

توبہ کرتے ہیں اپنے رب العزت کی رجوع میں نہ چھوڑے وہ ہم پر کوئی گناہ

(مسند احمد بن حنبل۔ 2197)

عیادت مریض کے وقت کی دعا

رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ

ہمارے رب العزت جو آسمانوں میں ہے بہت پاک ہے تیرا نام

اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

تیرا حکم آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے

كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَآءِ

جیسی کہ تیری رحمت آسمانوں میں ہے

فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ

ایسی ہی اپنی رحمت زمین پر نازل کر دے

وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا

اور بخش دے ہمارے لئے ہمارے گناہ اور ہماری خطائیں

اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ ۔ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ

تو پاکوں کا پالنے والا ہے۔ نازل فرما رحمت اپنی رحمت کے خزانے سے

وَشِفَآءً مِنْ شِفَآئِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ

اور شفا عطا فرما اپنے شفا خانے سے اس بیماری کیلئے

(سنن ابو داؤد ۔ کتاب الطب باب کیف الرقی۔ 3394)

خوش حال رہنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں وہ جو کافی ہوا میرے لئے

اور پناہ دی اس نے مجھ کو اور جس نے مجھے کھانا کھلایا

وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ

اور پانی پلاتا ہے اور جس نے بہت بڑا احسان کیا مجھ پر اور وہ

وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ

جس نے مجھے وافر دیا۔ اللہ کی تعریف ہر حال میں (کرتا ہوں)

اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْكَهٗ

اے اللہ جو ہر چیز کا رب اور مالک ہے

وَاِلٰهَ كُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ

اور ہر چیز کا معبود ہے میں تجھ سے جہنم کی پناہ مانگتا ہوں

(سنن ابو دائود۔ کتاب الادب باب مایقال عندالنوم۔ 4399)

سفر میں رات آنے پر دعا

یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ

اے زمین میرا رب اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْ شَرِّكِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی تیرے شر سے

وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ

اور اس چیز کے شر سے جو تجھ میں ہے

اور اس چیز کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی گئی ہے

وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ

اور اس کے شر سے جو چلتا ہے تجھ پر

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَّمِنَ الْحَيَّةِ

پناہ مانگتا ہوں اللہ کی ہر شیر اور ہر کالی بلا سے اور سانپ

وَّالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ

اور بچھو سے اور شہر کے رہنے والے اور ہر چیز جننے والی سے اور جو جنا گیا۔

(سنن ابو داؤد۔ کتاب الجہاد کتاب مایقول الرجل اذا انزل المنزل 2236)

بے قراری اور گھبراہٹ کی دعائیں

(1) اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا

اے اللہ تعالیٰ ڈھانپ دے ہمارے عیبوں کو اور امن دے ہماری گھبراہٹوں کو۔

(مسند احمد بن حنبل۔ کتاب باقی مسند المکثرین باب مسند ابی سعید خدری۔ 10573)

(2) اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی

اے اللہ تعالیٰ میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں پس مت حوالے کر مجھ کو

نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَّاَصْلِحْ لِیْ شَانِیْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

میرے نفس کے ایک لمحے کے لئے بھی اور سنوار دے

سب کام میرے۔ کوئی معبود نہیں سوائے تیرے

(سنن ابو دائود۔ کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح۔4426)

(3) یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ

اے زندہ اور سب کے تھامنے والے تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں

(جامع ترمذی۔ کتاب الدعوات دُکھ تکلیف کے وقت دعا پڑھنے کا باب۔ 3524)

(4) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ عظمت والا حلم والا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر

اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اللہ تعالیٰ پروردگار ہے عرش عظیم کا۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ جو

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ

آسمانوں کا رب اور زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعا عند الکرب۔ 5870)

آسمان کی طرف منہ کر کے صبح وشام اکثر پڑھے:

(5) اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا

اللہ، اللہ ہی میرا رب ہے میں نہیں شریک کرتا ہوں اس کے ساتھ کسی چیز کو بھی

(سنن ابن ماجه کتاب الدعاء باب الدعا عند الکرب۔3872)

صبح وشام پڑھنے کی دعائیں

(1) بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ

اس اللہ تعالیٰ کے نام سے جس کی برکت سے

لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ

کوئی چیز نہ زمین اور نہ آسمان میں ضرر دیتی ہے

وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اور وہ بہت سننے والا اور جاننے والا ہے

(جامع ترمذی۔ کتاب الدعوات۔3310)

(2) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کی برکت سے پناہ لیتا ہوں

ہر چیز کے ضرر سے جو اس نے پیدا کی ہے

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی الدعا اذا اصبح۔3359)

شام کے وقت پڑھنے کی دعا

اَمْسَيْنَا وَ اَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

ہم نے شام کی اور اللہ کیلئے شام کی سلطنت نے اور ہر تعریف اللہ کی ہے

وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

اور کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

اسی کی بادشاہی ہے اسی کی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا

میں مانگتا ہوں بھلائی اس چیز کی جو اس رات میں ہے اور بھلائی اس کی جو

بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا

اس کے بعد ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں اس رات

کے شر سے اور اس شر سے جو اس کے بعد ہے

وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ

میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور بڑھاپے کے دکھ سے

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

اور میں پناہ مانگتا ہوں اس عذاب سے جو دوزخ

میں ہے اور اس عذاب سے جو قبر میں ہے

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی الدعا اذا اصبح واذا امسی۔3312)

صبح کے وقت پڑھنے کی دعا

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

ہم نے صبح کی اور اللہ تعالیٰ کے لئے صبح کی سلطنت نے

جو اللہ کی ہے اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں

وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اسی کی حکومت ہے اس کی سب تعریف ہے

اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے

اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ

میں مانگتا ہوں بھلائی اس چیز کی جو اس رات میں ہے

وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ

اور بھلائی اس کی جو اس کے بعد ہے اور میں

پناہ مانگتا ہوں اس رات کے شر سے

وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ

اور اس شر سے جو اس کے بعد ہے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں

مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ

سستی سے اور بڑھاپے کے دکھ سے

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

میں پناہ مانگتا ہوں اس عذاب سے جو

دوزخ میں ہے اور اس عذاب سے جو قبر میں ہے

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی الدعا اذا اصبح واذا امسیٰ۔3312)

مجلس سے اُٹھنے کی دعا

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

پاک ہے تو اے اللہ تعالیٰ اور اپنی خوبیوں کے ساتھ ہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں

اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں

اور تیری طرف رجوع ہوتا ہوں

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا قام من المجلس۔3355)

آئینہ دیکھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ

اے اللہ تعالیٰ جیسی کہ تو نے میری اچھی صورت بنائی

فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ وَحَرِّمْ وَجْھِیْ عَلَی النَّارِ

میرے اخلاق بھی اچھے کر دے

اور حرام کر میرے منہ پر آگ کو

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ وَ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں

جس نے میرے اعضاء درست بنائے اور

اَحْسَنَ صُوْرَتِیْ وَزَانَ مِنِّیْ

اچھی بنائی میری صورت اور زینت دی میرے بدن میں

مَاشَانَ مِنْ غَیْرِیْ

اس چیز کو جس کو کہ سبب عیب کا ہے میرے غیر کیلئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ

سب تعریف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے کہ جس نے

ٹھیک بنائے میرے اعضاء

فَعَدَلَهٗ وَ صَوَّرَ صُوْرَةَ وَجْهِیْ

پھر برابر کیا ہر ایک کو اور بنایا نقشہ میرے منہ کی صورت کا

فَاَحْسَنَهَا وَ جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

پھر خوب بنایا اس کو اور بنایا مجھ کو مسلمان

(مسند احمد جلد 6 ص 150)

قرض اور دیگر نقائص سے بچنے کی دعائیں

(1) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ

اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے حضور مشکلات اور غم سے

وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ

اور پناہ مانگتا ہوں تیرے حضور بے سروسامانی اور سامان سے کام نہ لینے سے

مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ

اور میں پناہ مانگتا ہوں تیرے حضور بزدلی اور بخیلی سے

اور پناہ مانگتا ہوں تیرے حضور

الدَّیْنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ

قرض کی زیادتی سے اور لوگوں کے ذلیل کرنے سے

(سنن ابو داؤد کتاب تفریع ابواب الوتر۔ باب فی الاستعاذہ۔ 1555)

(2)اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ

اے اللہ تعالیٰ تو مجھ کو بچا اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے

وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

اور لاپرواہ کردے مجھ کو اپنے فضل سے اپنے غیر سے

(جامع ترمذی۔ کتاب الدعوات باب فی الدعاء النبی۔3486)

چاند دیکھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ

اے اللہ تعالیٰ دکھا ہم کو یہ چاند امن اور ایمان کے ساتھ

وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ

اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ میرا رب العزت

اور تیرا رب العزت اللہ تعالیٰ ہی ہے

(الدارمی۔ کتاب الصوم باب مایقال عند رویۃ الھلال۔1626)

روزہ کھولنے کی دعائیں

(1)ذَھَبَ الظَّمْأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَّتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

پیاس جاتی رہی اور رگیں تر وتازہ ہوگئیں اور اجر ثابت ہوگیا اگر خدا تعالیٰ چاہے۔

(سنن ابوداؤد۔ کتاب الصوم۔ باب القول عند الافطار۔2010)

(2) اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

اے اللہ تعالیٰ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا

اور میں تجھ پر ایمان لایا اور تیرے رزق پر افطار کیا

(سنن ابوداؤد۔ کتاب الصوم۔ باب القول عند الافطار۔ 2011)

لیلۃ القدر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

اے اللہ تعالیٰ تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے والوں کو

دوست رکھتا ہے پس معاف کر دے مجھے

(ابن ماجہ کتاب الدعا۔ باب الدعاء فی العفوو العافیتہ۔ 3840)

بارش مانگنے کی دعا

(1) اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَّافِعًا

اے اللہ تعالیٰ برسا زور کا مینہ نفع دینے والا

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ۔ باب یقال اذا مطرت۔ 974)

(2) اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا

اے اللہ ہماری پیاس بجھا۔ اے اللہ ہماری پیاس بجھا۔ اے اللہ ہماری پیاس بجھا۔

(صحیح بخاری کتاب الاستسقاء)

زیادہ بارش روکنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا

اے اللہ تعالیٰ ہمارے اردگرد برسا اور نہ برسا ہم پر

(بخاری کتاب الاستسقاء۔957)

بجلی کی کڑک پڑنے پر دعا

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُھْلِكْنَا

اے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کر اور ہمیں اپنے عذاب

بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ

سے ہلاک نہ کر اور اس سے پہلے ہمیں آرام دے

(جامع ترمذی۔ کتاب الدعوات۔باب مایقول اذا سمع الرعد۔3372)

آندھی کے شر سے بچنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِھَا

اے اللہ تعالیٰ میں مانگتا ہوں تجھ سے اس (آندھی) کی بھلائی

وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَخَیْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ

اور بھلائی اس کی جو اس میں ہے اور بھلائی اس کی جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ

اور میں پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس کے شر سے جو

اس میں ہے اور اس کے شر سے جس کے ساتھ وہ بھیجی گئی ہے

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا حاجت الریح۔3371)

نیا پھل کھانے کی دعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ

اے اللہ تعالیٰ برکت دے ہمارے پھلوں میں اور برکت دے ہمارے

مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا

شہر میں اور برکت دے ہمارے صاع میں اور برکت دے ہماری مُد میں

(صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینہ۔2437)

رکن یمانی پر پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے عفو اور عافیت دنیا اور آخرت کی مانگتا ہوں

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

اے ہمارے رب العزت دے ہم کو دنیا میں سُکھ

وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور آخرت میں سکھ اور ہمیں آخرت کے عذاب سے بچالے

(سنن ابن ماجہ ۔ کتاب مناسك باب فضل الطواف ۔2956)

رات کو سونے کی دعائیں

(1)اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْيَا

اے اللہ تعالیٰ تیرے نام سے مرتا ہوں اور جیتا ہوں

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب وضع الیمنی تحت الخدالایمن ۔6314)

(2)اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَيْكَ

اے اللہ تعالیٰ میں نے اپنی جان تجھے سونپی

وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَيْكَ

اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور اپنا سہارا تجھے قرار دیا

رَهْبَةً وَرَغْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا

خوف اور امید سے تیری طرف نہیں کوئی پناہ اور نہ

مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ

نجات کی جگہ تجھ سے مگر تیری طرف ۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا

اَلَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ

جوتو نے اتاری اور تیرے نبیؐ پر ایمان لایا جوتو نے بھیجا۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب اذا بات طاھرًا اوفضلہ۔6311)

سوکر اٹھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ

سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا

بعد اس کے کہ اس نے ہمیں مارا اور اس کی طرف ہی لوٹنا ہے

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب وضع الید الیمنٰی تحت الخد الایمن۔6314)

لوگوں کے ظلم سے حفاظت میں رہنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْتَ

اے اللہ تعالیٰ رب العزت ساتوں آسمانوں کے

اور جن پر وہ سایہ کئے ہوئے ہیں

وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ

اور رب العزت زمینوں کے اور اس کے

جس کو وہ اٹھائے ہوتی ہیں

وَرَبِّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَآ اَضَلَّتْ

اور دکھ اور ایذا پہنچانے والوں کے اور جس کو انہوں نے بہکایا

كُنْ لِيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا

اپنی سب کی سب مخلوق کے شر سے مجھے بچائیو کہ ان میں سے کوئی بھی

اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّبْغِيَ عَلَيَّ عَزَّ جَارُكَ

مجھ پر زیادتی کرے یا سرکشی کرے تیری پناہ زبردست ہے

وَجَلَّ ثَنَآءُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

اور تیری تعریف بڑی ہے اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے نہیں کوئی معبود مگر تو ہی ہے

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب 91۔3523)

شیطانی اثرات سے بچنے کی دعا

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ

اس کے غضب سے اور اسکے عذاب سے

وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ

اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے

ایذا دینے اور چھیڑ چھاڑ کرنے سے

(جامع ترمذی کتاب الدعوات۔3528)

دعائے حاجت

جب کوئی مشکل پیش آئے تو دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھی جاتی ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ

کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے

جو تحمل والا عزت والا ہے پاک ہے

اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔

اللہ تعالیٰ بڑے عرش والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے

جو تمام مخلوق کا پرورش کرنے والا ہے

اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ

میں چاہتا ہوں تجھ سے ان کاموں کی

توفیق جو تیری رحمت کا موجب ہوں

وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ

جن سے تیری بخشش ہو اور ہر ایک نیکی کی غنیمت

وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا

اور سلامتی ہو ہر ایک گناہ سے نہ چھوڑے تو میرا کوئی گناہ

اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ

بجز بخش دینے کے اور نہ کوئی غم بجز دور کر دینے کے اور نہ کوئی حاجت

لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

جو تیری مرضی کے موافق ہے سوائے پورا کر دینے کے

اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے

(جامع ترمذی ابواب الوتر باب ماجاء فی صلوۃ الحاجہ۔479)

خدا کی پناہ میں آنے کی دعا

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ

میں اللہ کے معزز چہرے کی پناہ میں آتا ہوں

وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ اللَّاتِيْ

اور اللہ تعالیٰ کے پورے کلموں سے جن سے کہ کوئی

لَا يُجَاوِزُ هُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ

نیک و بد بڑھ نہیں سکتا

مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ

اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اتری ہے

وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا

اور اس چیز کے شر سے جو اس میں چڑھتی ہے

وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ

اور اس چیز کے شر سے جو زمین میں پھیلائی

وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ

اور اس چیز کے شر سے جو اس سے نکلے اور دن رات کے فتنوں کے شر سے

اور رات اور دن کے حوادث چلنے کے

طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ

شر سے مگر وہ چلنے والا جو نیکی کے ساتھ چلے اے اسباب مہیا کرنے والے

(موطا امام مالك ۔ كتاب الجامع ۔ باب ما يومر به من التعوذ۔ 1497)

ایک جامع دعا

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ

اے اللہ تعالیٰ ہمیں خشیت نصیب کر

مَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ

جو روک بنائے ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان

وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ

اور نصیب کر اپنی اطاعت جو ہمیں تیری جنت تک پہنچائے

وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا

اور یقین جو دنیا کی مصیبتیں ہم پر آسان کر دے

وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا

اور نفع دے ہم کو ہمارے کانوں اور ہماری آنکھوں

وَقُوَّتِنَا مَآ اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا

اور ہماری قوتوں سے جب تک تو ہمیں زندہ

رکھے اور کر ہر ایک کو ان میں ہمارا وارث

وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا

اور جو ہم پر ظلم کرے اس پر ہمارا غصہ

وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ

اور مدد کر ہماری اس کے خلاف جو ہم سے دشمنی کرے اور نہ بنا

مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا

ہماری مصیبت ہمارے دین میں

وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا

اور نہ بنا دنیا کو ہمارے بڑے غم کی چیز اور نہ ہمارے علم کا مبلغ

وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا

اور نہ مسلط کر ہم پر اسے جو ہم پر رحم نہ کرے

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب

ماجاء فی عقد التسبیح بالید باب منہ 80_3502)

اللہ تعالیٰ سے محبت مانگنے کی دعائیں

(1) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ

اے اللہ تعالیٰ میں مانگتا ہوں تجھ سے تیری

محبت اور محبت اس کی جو تجھ سے محبت کرے

وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ

اور ایسا عمل جو تیری محبت تک پہنچائے اے اللہ تعالیٰ زیادہ کر اپنی محبت

اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَ مَالِیْ وَ اَھْلِیْ وَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ

میرے دل میں میری جان اور میرے مال میں

اور میرے اہل میں اور ٹھنڈے پانی کی محبت دے

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب

ماجاء فی عقد التسبیح بالید، باب منہ 73_3490)

(2) اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ

اے اللہ تعالیٰ عطا کر مجھ کو اپنی محبت اور محبت

اس شخص کی کہ میرے کام آوے اس کی محبت

عِنْدَکَ اَللّٰھُمَّ مَارَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ قُوَّۃً لِّیْ

تیرے حضور اے اللہ تعالیٰ جو تو نے عطا کی مجھے محبت کی چیز

پس اسے میرے لئے موجب تقویت بنا دے

فِيمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ

اے اللہ تعالیٰ جو تو نے علیحدہ کی مجھ سے میری محبت کی چیز

فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيمَا تُحِبُّ

پس اس کو میرے لئے خاطر جمعی کا سبب بنا دے

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب

ماجاء فی عقد التسبیح بالید۔ باب منہ 74۔3491)

عمدہ چیز مانگنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِيْ

اے اللہ تعالیٰ میرا باطن میرے ظاہر سے اچھا بنا دے

وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً

اور میرا ظاہر نیک بنا دے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِيْ

اے اللہ تعالیٰ میں مانگتا ہوں تجھ سے عمدہ چیز جو تو دیتا ہے

النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَالْمُضِلِّ

لوگوں کو مال سے اور اہل اور اولاد سے

نہ گمراہ ہونے والا ہو اور نہ گمراہ کرنے والا

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعا یوم عرفہ۔ باب 124۔3586)

مشکلات دور ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ جَھۡدِ الۡبَلَآءِ

اے اللہ تعالیٰ میں تیری پناہ چاہتا ہوں تکلیف کی بلاء سے

وَدَرَکِ الشَّقَآءِ وَسُوۡءِ الۡقَضَآءِ وَشَمَاتَۃِ الۡاَعۡدَآءِ

اور بدبختی کے آنے سے اور برے فیصلہ سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب التعوذ من جھد البلاء۔7563)

دعا نماز جنازہ

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلَہٗ وَارۡحَمۡہُ وَعَافِہٖ وَاعۡفُ عَنۡہُ

اے اللہ اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما

اور اس کو معاف فرما اور اس سے درگزر فرما

وَاَکۡرِمۡ نُزُلَہٗ وَوَسِّعۡ مُدۡخَلَہٗ وَاغۡسِلۡہُ بِالۡمَآءِ

اور اس کو عزت کی جگہ دے اور اس کے داخل

ہونے کی جگہ کشادہ بنا اور غسل دے اس کو پانی

وَالثَّلۡجِ وَالۡبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الۡخَطَایَا کَمَا نَقَّیۡتَ الثَّوۡبَ

اور برف اور اولوں سے اور صاف کر

اُس کو خطاؤں سے جیسا کہ سفید کپڑا

اَلْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ

میل سے صاف ہوتا ہے اور اس کو

اس کے گھر کے بدلہ میں اچھا گھر عطا فرما

وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا

اور اہل اچھا اس کے اہل سے اور ساتھی اچھا

مِنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ

اس کے ساتھی سے اور اس کو بہشت میں داخل کر

وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

اور اس کو محفوظ رکھ قبر کے عذاب سے یا آگ کے عذاب سے

(صحیح مسلم کتاب الجنائز باب الدعاء للمیت فی الصلوۃ۔2232)

دوسری دعا نماز جنازہ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا

اے اللہ تعالیٰ بخش دے ہمارے زندوں کو بھی

اور جو مر چکے ہیں اور جو حاضر ہیں اور جو غائب ہیں

وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثٰنَا

اور ہمارے چھوٹے بچوں اور ہمارے

بڑوں اور ہمارے مردوں اور عورتوں کو

اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ

اے اللہ تعالیٰ جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھے

اُس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو تو

تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ

ہم میں سے وفات دے، اس کو ایمان کے ساتھ وفات دے

اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ

اے اللہ تعالیٰ اس کے اجر سے ہم کو محروم نہ رکھ

اور اس کے بعد ہم کو کسی فتنہ میں نہ ڈال

(جامع ترمذی کتاب الجنائز باب مایقول فی الصلوۃ علی المیت۔1024)

نابالغ کے جنازہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّذُخْرًا وَّاَجْرًا

اے اللہ تعالیٰ اس کو ہمارے فائدہ کے لئے پہلے

جانے والا بنا اور ہمارے آرام کا ذریعہ بنا

اور سامان خیر بنا اور اس کو موجب آرام بنا

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب قرۃ فاتحہ الکتاب علی الجنائز)

دعائے استخارہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ

اے اللہ تعالیٰ میں بھلائی چاہتا ہوں تیرے علم کے ساتھ

وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ

اور قدرت چاہتا ہوں تیری قدرت کے ساتھ

وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ

اور مانگتا ہوں تیرے بڑے فضلوں کو

فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ

کیونکہ تو طاقت رکھتا ہے اور میں طاقت نہیں رکھتا

وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ

اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا

وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ

اور تو چھپی باتیں جاننے والا ہے

اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ

اے اللہ تعالیٰ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام بہتر ہے میرے لئے

فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ

میرے دین اور دنیا میں اور میرے انجام کے لئے

فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ

تو تُو اس کو مقدر فرما میرے لئے

اور اس کو میرے لئے آسان کر دے

ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ

پھر میرے لئے اس میں برکت ڈال دے

وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ

اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے برا ہے

فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ

میرے دین اور دنیا میں اور میرے انجام کے لئے

فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ

پس اس کو مجھ سے ہٹا دے اور پھیر دے مجھ کو

عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ

اس سے اور مقدر فرما میرے لئے بھلائی جہاں کہیں ہو

پھر راضی کر مجھ کو ساتھ اس کے

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الاستخارہ۔5903)

بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اِلْهَامِكَ وَوَحْيِكَ وَرُؤْيَاكَ

اللہ تعالیٰ نے تیرے الہام تیری وحی اور تیری رویا میں برکت دی۔

(الہام 17 ستمبر 1906ء۔ بدر 20 ستمبر 1906ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا مجموعہ

ادعیۃ المسیح الموعودؑ

مرتبہ

محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان

نظر ثانی

فخر الحق شمس

ناشر: نظارت نشر و اشاعت قادیان

محبت الٰہی کے حصول کی دعا

اے خدا اے چارہ ساز درد ہم کو خود بچا
اے مرے زخموں کے مرہم دیکھ میرا دل فگار

تیرے بن اے میری جاں یہ زندگی کیا خاک ہے
ایسے جینے سے تو بہتر مر کے ہو جانا غبار

گر نہ ہو تیری عنایت سب عبادت ہیچ ہے
فضل پر تیرے ہے سب جہد و عمل کا انحصار

جس کو تیری دھن لگی آخر وہ تجھ کو جا ملا
جس کو بے چینی ہے یہ وہ پا گیا آخر قرار

عاشقی کی ہے علامت گریہ و دامان دشت
کیا مبارک آنکھ جو تیرے لئے ہو اشکبار

تیری درگہ میں نہیں رہتا کوئی بھی بے نصیب
شرط رہ پر صبر ہے اور ترک نام اضطرار

اے مرے پیارے جہاں میں تو ہی ہے اک بے نظیر
جو ترے مجنوں حقیقت میں وہی ہیں ہوشیار

اس جہاں کو چھوڑنا ہے تیرے دیوانوں کا کام
نقد پا لیتے ہیں وہ اور دوسرے امیدوار

لوگ کچھ باتیں کریں میری تو باتیں اور ہیں
میں فدائے یار ہوں گو تیغ کھینچے صد ہزار

اے مرے پیارے فدا ہو تجھ پہ ہر ذرہ مرا
پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار

اے خدا بن تیرے ہو یہ آبپاشی کس طرح
جل گیا ہے باغ تقویٰ دیں کی ہے اب اک مزار

دل نکل جاتا ہے قابو سے یہ مشکل سوچ کر
اے مری جاں کی پنہ فوج ملائک کو اتار

لشکر شیطاں کے نرغے میں جہاں ہے گھر گیا
بات مشکل ہو گئی قدرت دکھا اے میرے یار

میرے زخموں پر لگا مرہم کہ میں رنجور ہوں
میری فریادوں کو سن میں ہو گیا زار و نزار

(درثمین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

میرے زخموں پر لگا مرہم کہ میں رنجور ہوں
میری فریادوں کو سن میں ہو گیا زار و نزار

(درثمین)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعاؤں پر بہت زور دیا ہے اور اپنی کتب میں بکثرت دعا کا فلسفہ، ضرورت، ماہیت اور قبولیت اور شرائط اور آداب وغیرہ بیان فرمائے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپؑ کی کتاب ''برکات الدعا'' خاص اس موضوع پر ہے۔ آپؑ کو بطور خاص دعا کا نشان دیا گیا اور دعا کے ذریعے آپؑ نے دنیا کے اس دور میں ایک زبردست انقلاب پیدا کیا۔ آپؑ کی دعا کے بارہ میں تمام تحریرات کو یکجا تو نہیں کیا جا سکتا، تاہم بعض اہم امور اور دعائیں اقتباسات کی شکل میں اور حضرت اقدسؑ کی بعض پُراثر دعائیں تذکرہ میں سے پیش ہیں۔

زندگی کا مقصد اعلیٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''یہ عاجز اپنی زندگی کا مقصد اعلیٰ یہی سمجھتا ہے کہ اپنے لئے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے ایسی دعائیں کرنے کا وقت پاتا رہے کہ جو رب العرش تک پہنچ جائیں اور دل تو ہمیشہ تڑپتا ہے کہ ایسا وقت ہمیشہ میسر آجایا کرے مگر یہ بات اپنے اختیار میں نہیں۔''

(مکتوبات احمد جلد اول مکتوب نمبر 15)

مقبول دعائیں

''اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ جو بات اس عاجز کی دعا کے ذریعہ سے رد کی جائے گی وہ کسی اور ذریعہ سے قبول نہیں ہوسکتی اور جو دروازہ اس عاجز کے ذریعہ سے کھولا جائے وہ کسی اور ذریعہ سے بند نہیں ہوسکتا۔''

(تذکرہ ایڈیشن چہارم ص178)

دعاؤں میں لگ جاؤ

''توکل یہی ہے کہ اسباب جو اللہ تعالیٰ نے کسی امر کے حاصل کرنے کے واسطے مقرر کئے ہوئے ہیں ان کو حتی المقدور جمع کرو اور پھر خود دعاؤں میں لگ جاؤ۔''

(الحکم 24 مارچ 1903ء)

دعا کرنے کی فضیلت

دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا تعالیٰ اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 36)

نماز میں حصول حضور کی دعا

16 مئی 1902ء کو بمقام گورداسپور مولوی نظیر حسین صاحب سخا دہلوی نے بذریعہ عریضہ حضرت اقدسؑ سے نماز میں حصول حضور کا طریق دریافت کیا۔ اس پر حضورؑ نے مندرجہ ذیل جواب تحریر فرمایا:

طریق یہی ہے کہ نماز میں اپنے لئے دعا کرتے رہیں اور سرسری اور بے خیال نماز پر خوش نہ ہوں بلکہ جہاں تک ممکن ہو توجہ سے نماز ادا کریں اگر توجہ پیدا نہ ہو تو پنج وقت ہر نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور میں بعد ہر ایک رکعت کے کھڑے ہو کر یہ دعا کریں کہ:

''اے خدا تعالیٰ قادر و ذوالجلال! میں گناہگار ہوں اور اس قدر گناہ کی زہر نے میرے دل اور رگ وریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں ہو سکتا۔ تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے تا کہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضور نماز میں میسر آوے۔''

(فتاویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ص 41)

اللہ تعالیٰ کو پانے کی دعا

''اے میرے قادر خدا اے میرے پیارے رہنما۔ تو ہمیں وہ راہ دکھا جس سے تجھے پاتے ہیں اہل صدق وصفا۔ اور ہمیں ان راہوں سے بچا جن کا مدعا صرف شہوات ہیں یا کینہ یا بغض یا دنیا کی حرص و ہوا۔''

(پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 439)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعائیں کرنے کی تاکید

1۔ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ فَاعْبُدْنِیْ وَلَا تَنْسَنِیْ

میں ہی اللہ ہوں میری پرستش کرو اور مجھے مت بھولو

وَاجْتَھِدْ اَنْ تَصِلَنِیْ وَاسْئَلْ رَّبَّکَ وَ کُنْ سَئُوْلًا

اور اس امر کی کوشش کرتے رہو کہ تمہیں میرا وصال اور قرب حاصل

ہو جائے اس کا ذریعہ یہ ہے کہ تم اپنے رب سے دعائیں کرو اور بار بار کرو۔

(تذکرہ ص 321)

2۔ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

مجھ سے دعائیں مانگو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔

(تبلیغ رسالت جلد دوم ص 38۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل ص 249)

(تذکرہ ص 152)

3۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

میں دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 599) (تذکرہ ص 64)

4۔ اِنَّہٗ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ

وہ دعاؤں کو سنتا ہے

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 608) (تذکرہ ص 75)

5۔ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ

ان کو کہہ دے کہ میرا خدا تمہاری پرواہ کیا رکھتا ہے

اگر تم اس کی پرستش نہ کرو اور اس کے حکموں کو نہ سنو۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 ص 263) (تذکرہ ص 15)

6۔ قَدْ جَرَتْ عَادَۃُ اللّٰہِ اَنَّہٗ لَا یَنْفَعُ الْاَمْوَاتَ اِلَّا الدُّعَاءُ

اللہ کی عادت اس طرح پر جاری ہے کہ

مُردوں کو دعا کے سوا اور کوئی چیز نفع نہیں دیتی

(الحکم 31 مارچ 1903ء) (تذکرہ ص 339)

7۔ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ

کیا جو ہستی ایک بے قرار لاچار کی پکار سننے والی ہے اسے چھوڑ کر کسی اور کو پکارا جائے

قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ

کہہ اللہ ہے۔ پھر انہیں ان کی بیہودہ گوئی میں چھوڑ

(بدر 12 ستمبر 1907ء۔ الحکم 17 ستمبر 1907ء) (تذکرہ ص 618)

8۔ دست تو، دعائے تُو، ترحم ز خدا

تیرا ہاتھ ہے اور تیری دعا اور خدا کی طرف سے رحم ہے۔

(بدر 8 نومبر 1905ء۔ الحکم 31۔ اکتوبر 1905ء) (تذکرہ ص 488)

9- تو در منزل ما چو بار بار آئی - خدا ابر رحمت ببارید یا نے

اے میرے بندے تو چونکہ میری فرودگاہ میں بار بار آتا ہے۔

اس لئے اب تو خود دیکھ لے کہ تجھ پر رحمت کی بارش ہوئی یا نہیں۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 289) (تذکرہ ص 467)

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو

1۔ لَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو

(الحکم 24 مارچ 1905ء) (تذکرہ ص 446)

2۔ وَلَا تَیْئَسْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ۔ اَلَآ اِنَّ رَوْحَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ

خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو خبردار ہو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت قریب ہے

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 73) (تذکرہ ص 540)

3۔ اَتَقْنَطُ مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ الَّذِیْ یُرَبِّیْکُمْ فِی الْاَرْحَامِ

کیا تو اللہ کی رحمت سے ناامید ہوتا ہے وہ خدا جو رحموں میں تمہاری پرورش کرتا ہے

(بدر 8 نومبر 1906ء۔ الحکم 10 نومبر 1906ء) (تذکرہ ص 575)

الہامی دعائیں

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی حسب ذیل یہ الہامی دعائیں ہیں اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء علیہم السلام اور مخلص بندوں کو بعض اوقات بذریعہ الہام جو دعائیں سکھلاتا ہے وہ دعائیں ضرور اور یقیناً اپنے اندر قبولیت کا اثر رکھتی ہیں۔ اس لئے ہم لوگوں کو چاہئے کہ ہمارے بچے بوڑھے اور جوان سب ان دعاؤں کو یاد کریں۔

تسبیح وتحمید اور درود شریف

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم

اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ اللہ تعالیٰ پاک ہے بڑی عظمت والا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ تعالیٰ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور آپؐ کی آل پر بڑی رحمتیں اور برکات نازل فرما۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 ص 208) (تذکرہ ص 25)

پاک ہونے کی دعائیں

1۔ رَبِّ اَذْھِبْ عَنِّی الرِّجْسَ وَ طَھِّرْنِیْ تَطْھِیْرًا

اے میرے رب مجھ سے ناپاکی کو دور رکھ اور مجھے بالکل پاک کر دے۔

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 ص 614) (تذکرہ ص 23)

2۔ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ

اور خدا سے اپنے صدق کا ظہور مانگ

(براہین احمدیہ حصہ سوم حاشیہ در حاشیہ روحانی خزائن جلد 1 ص 265) (تذکرہ ص 38)

3۔ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُبَارَکًا حَیْثُمَا کُنْتُ

اے میرے رب مجھے ایسا مبارک کر کہ ہر جگہ کہ

میں بود و باش کروں برکت میرے ساتھ رہے۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ روحانی خزائن جلد 1 ص 621) (تذکرہ ص 76)

نصرت الٰہی کی دعائیں

(1) رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ

اے میرے رب العزت میں مغلوب ہوں تو میرے دشمن سے انتقام لے۔

(بدر 9 مئی 1907ء۔الحکم 10 مئی 1907ء) (تذکرہ ص606)

(2) رَبِّ اِنِّیْ مَظْلُوْمٌ فَانْتَصِرْ فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِیْقًا

اے میرے رب میں ستم رسیدہ ہوں میری مدد فرما پس انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودؑ ص7) (تذکرہ ص389)

(3) یا اللہ فتح

(بدر 28 نومبر 1907ء) (تذکرہ ص628)

(4) الٰہی میرے سلسلے کو ترقی ہو اور تیری نصرت اور تائید اس کے شامل حال ہو۔

(بدر 16 دسمبر 1903ء۔کاپی الہامات ص19) (تذکرہ ص414)

(5) رَبِّ اجْعَلْنِیْ غَالِبًا عَلٰی غَیْرِیْ

اے میرے رب مجھے میرے غیر پر غالب کر۔

(بدر 8۔اگست 1907ء۔الحکم 10 اگست 1907ء) (تذکرہ ص614)

(6) رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا

اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی باشندہ نہ چھوڑ۔

(بدر 15 نومبر 1906ء۔الحکم 17 نومبر 1906ء) (تذکرہ ص576)

بیت الدعا والی دعا

یَارَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِیْ وَ مَزِّقْ اَعْدَائَکَ وَاَعْدَائِیْ

اے میرے رب تو میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے

وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَاَرِنَا اَیَّامَکَ

اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا۔

وَشَھِّرْ لَنَا حُسَامَکَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔

اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ

(الحکم 24 اپریل 1904ء) (تذکرہ ص 426)

حق و باطل میں فیصلہ کی دعائیں

1۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ

اے ہمارے رب ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر دے

وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ

اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم حاشیہ در حاشیہ روحانی خزائن جلد 1 ص 265) (تذکرہ ص 37)

2۔ رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَّ کَاذِبٍ

اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا

اَنْتَ تَرٰی کُلَّ مُصْلِحٍ وَّ صَادِقٍ

تو جانتا ہے کہ مصلح اور صادق کون ہے۔

(بدر 31 مئی 1906ء۔الحکم 31 مئی 1906ء)(تذکرہ ص532)

3۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمْ

اے خدا ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں فیصلہ کر۔

(بدر 14 مارچ 1907ء۔الحکم 17 مارچ 1907ء)(تذکرہ ص592)

4۔ یَاحَفِیْظُ-یَاعَزِیْزُ-یَارَفِیْقُ

اے حفاظت کرنے والے۔اے غالب۔اے رفیق۔

(البدر 18 ستمبر 1903ء۔الحکم 30 ستمبر 1903ء)(تذکرہ ص404)

دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کی دعائیں

1۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ

اے میرے رب ہر ایک چیز تیری خدمت گزار ہے۔اے میرے رب

فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما

(البدر 12 دسمبر 1902ء۔الحکم 10 دسمبر 1902ء)(تذکرہ ص363)

2۔ رَبِّ احْفَظْنِیْ فَاِنَّ الْقَوْمَ یَتَّخِذُوْنَنِیْ سُخْرَۃً

اے میرے رب میری حفاظت کر کیونکہ قوم نے مجھے ٹھٹھے کی جگہ ٹھہرا لیا ہے

(بدر 29 نومبر 1906ء۔الحکم 24 نومبر 1906ء)(تذکرہ ص578)

3۔ رَبِّ لَا تُضَیِّعْ عُمُرِیْ وَ عُمُرَھَا

اے میرے رب میری اور اس کی عمر کو ضائع نہ کریو

وَاحْفَظْنِیْ مِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ تُرْسَلُ اِلَیَّ

اور مجھے ان تمام آفات سے محفوظ فرمائیو جو میری طرف بھیجی جاویں۔

(بدر 3 مئی 1906ء۔الحکم 30 اپریل 1906ء)(تذکرہ ص 524)

4۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

کہہ میں شریر مخلوقات کی شرارتوں سے خدا تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں

وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ

اور اندھیری رات سے خدا تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔روحانی خزائن جلد 1 ص 599)(تذکرہ ص 65)

5۔خدا قاتل تو باد- مرا از دست تو محفوظ دارد-

خدا خود ہی تیرا قاتل ہو اور مجھے تیرے شر سے محفوظ رکھے۔

(بدر 19 اپریل 1906ء۔الحکم 17 اپریل 1906ء)(تذکرہ ص 523)

بخشش ورحم کی دعائیں

1۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اِنَّا کُنَّا خٰطِئِیْنَ

اے ہمارے خدا ہمارے گناہ بخش ہم خطا پر تھے۔

(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد 22 ص 73)(تذکرہ ص 550)

2۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِّنَ السَّمَاءِ

اے میرے رب مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم حاشیہ در حاشیہ روحانی خزائن جلد 1 ص 265) (تذکرہ ص 37)

3۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اِنَّا كُنَّا خَاطِئِيْنَ

اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش کہ ہم خطا پر تھے۔

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد 4 ص 342) (تذکرہ ص 156)

4۔ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى

اے میرے رب! مجھے دکھا کہ تو مردہ کیونکر زندہ کرتا ہے

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔

اور آسمان سے اپنی بخشش اور رحمت نازل فرما۔

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 ص 613) (تذکرہ ص 339)

5۔ یا اللہ رحم کر

(بدر 11 اپریل 1907ء۔ الحکم 10 اپریل 1907ء) (تذکرہ ص 601)

6۔ رَبِّ ارْحَمْنِيْ اِنَّ فَضْلَكَ وَرَحْمَتَكَ يُنْجِيْ مِنَ الْعَذَابِ۔

اے میرے رب مجھ پر رحم فرما تحقیق تیرا فضل

اور تیری رحمت عذاب سے نجات دیتے ہیں۔

(بدر 3 اکتوبر 1907ء۔ الحکم 10 اکتوبر 1907ء) (تذکرہ ص 621)

سجدہ نماز کی دعا

یَا اَحَبَّ مِنْ کُلِّ مَحْبُوْبٍ اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْ

اے محبوب سے زیادہ محبت کرنے والے میرے گناہ بخش دے اور مجھے اپنے

عِبَادِكَ الْمُخْلِصِيْنَ

مخلص بندوں میں داخل فرما

(مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 535)

(خط بنام چوہدری رستم علی صاحب 15 فروری 1888)

دعا ماہ صیام

الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔

(ملفوظات جلد دوم ص 563)

دشمنوں کے لئے دعا

میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے۔ جس قدر دعا وسیع ہوگی اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہوگا اور دعا میں جس قدر بخل کرے گا اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے دور ہوتا جاوے گا اور اصل تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے عطیہ کو جو بہت وسیع ہے جو شخص محدود کرتا ہے اس کا ایمان بھی کمزور ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 353)

آڑے وقت کی دعا

اے میرے محسن اور میرے خدا! میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پر معصیت اور پر غفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پر گناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے چارہ گر کوئی نہیں۔ آمین۔ ثم آمین۔

(مکتوبات احمدیہ جلد دوم ص 10)

اکیلے وقت کی دعا

اے میرے خدا میری فریاد سن کہ میں اکیلا ہوں اے میری پناہ اے میری سپر۔ اے میرے پیارے مجھے ایسا مت چھوڑ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری درگاہ پر میری روح سجدہ میں ہے۔

(سیرۃ مسیح موعودؑ از یعقوب علی عرفانی ص 573)

فنا فی اللہ ہونے کی دعا

اے رب العالمین تیرے احسانوں کا میں شکر ادا نہیں کر سکتا۔ تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی

فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا۔ جن سے تو راضی ہو جاوے۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین۔

(ملفوظات جلد اول ص153)

دعائیہ فقرات خداوندی

1۔ ''اے عبدالحکیم! خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے۔ اندھا ہونے اور مفلوج ہونے اور مجذوم ہونے سے۔'' اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ عبدالحکیم میرا نام رکھا گیا ہے۔

(بدر 11 اکتوبر 1906ء۔ الحکم 10 اکتوبر 1906ء) (تذکرہ ص572)

2۔ اے میرے اہل بیت! خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے۔

(بدر 7 مارچ 1907ء۔ الحکم 10 مارچ 1907ء) (تذکرہ ص591)

3۔ خدا تمہیں سلامت رکھے۔

(بدر 14 جون 1906ء۔ الحکم 10 جون 1906ء) (تذکرہ ص534)

4۔ خدا تمہاری ساری مرادیں پوری کرے گا

(بدر 16 جنوری 1903ء) (تذکرہ ص368)

5۔ سنتا ہے دیکھتا ہے۔

(تذکرہ ص829)

6۔اِنِّیْ حَفِیْظُکَ۔میں تیری نگہبانی کروں گا۔

(بدر 19 اپریل 1906ء۔الحکم 17 اپریل 1906ء)(تذکرہ ص 523)

7۔دُعَاءُکَ مُسْتَجَابٌ۔تمہاری دعا مقبول ہے۔

(الحکم 24 مارچ 1903ء)(تذکرہ ص 385)

8۔اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔کیا خدا اپنے بندہ کو کافی نہیں ہے۔

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 194)(تذکرہ ص 20)

9۔بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ اِلْھَامِکَ وَوَحْیِکَ وَرُؤْیَاکَ

برکت دی اللہ تعالیٰ نے تیرے الہام میں اور تیری وحی میں اور تیری خوابوں میں۔

(بدر 20 ستمبر 1906ء۔الحکم 24 ستمبر 1906ء)(تذکرہ ص 569)

10۔آسمان سے دودھ اترا ہے محفوظ رکھو۔

(بدر 3 مئی 1906ء۔الحکم 30 اپریل 1906ء)(تذکرہ ص 524)

11۔اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ۔ اے ازلی ابدی خدا میری مدد کے لئے آ

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 107)(تذکرہ ص 382)

12۔اے میرے قادر خدا اس پیالہ کو ٹال دے (تذکرہ ص 351)

13۔اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ۔اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں۔

(بدر 19 دسمبر 1907ء۔الحکم 24 دسمبر 1907ء)(تذکرہ ص 630)

14۔اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں۔

(بدر 10 جنوری 1907ء۔الحکم 10 جنوری 1907ء)(تذکرہ ص 406)

شفاء کاملہ کے لئے دعائیں

1۔ بِسْمِ اللّٰہِ الْکَافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الشَّافِیْ

میں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے

میں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو شافی ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الْغَفُوْرِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الْبَرِّ الْکَرِیْمِ

میں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو غفور و رحیم ہے

میں اللہ کے نام کے ساتھ مدد چاہتا ہوں جو احسان کرنے والا کریم ہے

یَا حَفِیْظُ یَا عَزِیْزُ یَا رَفِیْقُ یَا وَلِیُّ اشْفِنِیْ

اے حفاظت کرنے والے۔ اے غالب۔

اے رفیق اور اے ولی مجھے شفا دے

(البدر یکم فروری 1905ء۔ الحکم 31 جنوری 1905ء) (تذکرہ ص 442)

2۔ رَبِّ اشْفِ زَوْجَتِیْ هٰذِهٖ وَاجْعَلْ لَّهَا

اے میرے رب میری اس بیوی کو شفا بخش اور اسے

بَرَکَاتٍ فِی السَّمَاءِ وَبَرَکَاتٍ فِی الْاَرْضِ

آسمانی برکتیں اور زمینی برکتیں عطا فرما۔

(بدر 23 فروری 1906ء۔ الحکم 24 فروری 1906ء) (تذکرہ ص 509)

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود صفحہ 56)

3۔ رَبِّ زِدْنِیْ فِیْ عُمُرِیْ وَفِیْ عُمُرِ زَوْجِیْ زِیَادَۃً خَارِقَ الْعَادَۃِ

اے میرے رب میری عمر میں اور میرے

ساتھی کی عمر میں خارق عادت زیادت فرما۔

(الحکم 17 اپریل 1901ء)(تذکرہ ص 331)

4۔ رَبِّ اَصِحَّ زَوْجَتِیْ ھٰذِہٖ۔

اے میرے خدا! میری اس بیوی کو بیمار ہونے سے بچا اور بیماری سے تندرست کر۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 ص 216)(تذکرہ ص 277)

5۔ اِشْفِنِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَارْحَمْنِیْ

مجھے اپنی طرف سے شفا بخش اور رحم کر۔

(بدر 26 اپریل 1906ء۔ الحکم 24 اپریل 1906ء)(تذکرہ ص 523)

غم سے نجات پانے کی دعائیں

1۔ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنْ غَمِّیْ

اے میرے خدا مجھ کو میرے غم سے نجات بخش۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، حاشیہ در حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 662)

(تذکرہ ص 79)

2۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ

اے حی اے قیوم! میں تیری رحمت سے مدد چاہتا ہوں۔

اِنَّ رَبِّیْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

یقیناً میرا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔

(الحکم 23 جون 1899ء)(تذکرہ 279)

3۔ هُوَشَعْنَا نَعْسَا۔

(تذکرہ ص 80) (عبرانی دعا)

اے خدا تعالیٰ میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے نجات بخش

اور مشکلات سے رہائی فرما۔ ہم نے نجات دے دی

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 664)

(تذکرہ ص 80)

4۔ قُلْ رَّبِّ اِنِّیْ اخْتَرْتُكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ

(تذکرہ ص 319)

تو کہہ اے میرے رب! میں نے تجھے ہر چیز پر اختیار کیا۔

5۔ رَبِّ اَخْرِجْنِیْ مِنَ النَّارِ

اے میرے رب مجھے آگ سے نکال

(بدر 18 جولائی 1907ء۔ الحکم 17 جولائی 1907ء)

(تذکرہ ص 612)

6۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْحَزَنَ

اس خدا کی تعریف ہے جس نے میرا غم دور کیا

وَاٰتَانِیْ مَالَمْ یُؤْتَ اَحَدٌ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ

اور مجھ کو وہ چیز دی جو اس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 479)

(تذکرہ ص 150)

7۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ النَّارِ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے آگ سے نکالا۔

(بدر 18 جولائی 1907ء۔ الحکم 17 جولائی 1907ء)

(تذکرہ ص 612)

ایمان لانے کی دعا

1۔ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ

اے ہمارے خدا ہم نے ایک آواز دینے والے

کی آواز سنی جو ایمان کی طرف بلاتا ہے

وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا

اور ایک چمکتا ہوا چراغ ہے سو ہم ایمان لائے۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 265)

(تذکرہ ص 41)

اصلاح بین الناس کیلئے دعائیں

1۔ اے خداوند قادر مطلق! اگرچہ قدیم سے تیری یہی عادت اور یہی سنت ہے کہ تو بچوں اور اُمّیوں کو سمجھ عطا کرتا ہے اور اس دنیا کے حکیموں اور فلاسفروں کی آنکھوں اور دلوں پر سخت پردے تاریکی کے ڈال دیتا ہے۔ مگر میں تیری جناب میں عجز اور تضرع سے عرض کرتا ہوں کہ ان لوگوں میں سے بھی ایک جماعت ہماری طرف کھینچ لا جیسے تو نے بعض کو کھینچا بھی ہے اور ان کو بھی آنکھیں بخش۔ اور کان عطا کر اور دل عنایت فرما تا وہ دیکھیں اور سنیں اور سمجھیں اور تیری اس نعمت کا جو تو نے اپنے وقت پر نازل کی ہے قدر پہچان کر اسکے حاصل کرنے کے لئے متوجہ ہو جائیں۔ اگر تو چاہے تو تو ایسا کر سکتا ہے۔ کیونکہ کوئی بات تیرے آگے اَن ہونی نہیں۔ آمین ثم آمین۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 120)

2۔ رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ

اے میرے رب امت محمدیہ کی اصلاح کر۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم، روحانی خزائن جلد 1 ص 265) (تذکرہ ص 37)

3۔ اَصْلِحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ

اے میرے خدا مجھ میں اور میرے بھائیوں میں اصلاح کر۔

(بدر 25 اپریل 1907ء۔ الحکم 24 اپریل 1907ء) (تذکرہ ص 605)

4۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ اَھْلَکْتَ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ

اے خدا اگر تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر

فَلَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا

اس زمین پر تیری پرستش کبھی نہ ہوگی

(الحکم 31 مئی 1902ء)(تذکرہ ص352)

علم بڑھانے کی دعائیں

1۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

اے میرے رب مجھے میرے علم میں زیادتی عطا فرما۔

(الحکم 10 ستمبر 1900ء)(تذکرہ ص310)

2۔ رَبِّ عَلِّمْنِیْ مَا ھُوَ خَیْرٌ عِنْدَکَ

اے میرے خدا مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص73)(تذکرہ ص558)

3۔ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْوَارَکَ الْکُلِّیَّۃَ

اے میرے رب مجھے اپنے وہ انوار دکھلا جو محیط کُل ہوں۔

(بدر 14 جون 1906ء۔ الحکم 10 جون 1906ء)

(تذکرہ ص534)

4۔ رَبِّ اَرِنِیْ حَقَآئِقَ الْاَشْیَآءِ

اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا۔

(بدر 25 جولائی 1907ء۔الحکم 24 جولائی 1907ء)

(تذکرہ ص 613)

5۔اے ازلی ابدی خدا! مجھے زندگی کا شربت پلا۔

(بدر 4 اپریل 1907ء۔الحکم 10 اپریل 1907ء)

(تذکرہ ص 600)

اولاد مانگنے کی دعائیں

1۔ رَبِّ هَبْ لِیْ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً

اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔

(بدر 10 نومبر 1907ء۔الحکم 10 نومبر 1907ء)

(تذکرہ ص 626)

2۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ

اے میرے رب مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو خیر الوارثین ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔حاشیہ در حاشیہ روحانی خزائن جلد نمبر 1 ص 265)

(تذکرہ ص 37)

نشان مانگنے کی دعائیں

1۔ رَبِّ اَرِنِیْ اٰیَۃً مِّنَ السَّمَآءِ۔ اِکْرَامٌ مَعَ الْاِنْعَامِ

اے میرے رب مجھے آسمان سے ایک نشان دکھلا،

اس نشان کے ظہور کے وقت خدا ایک عزت دے گا جس کے ساتھ ایک انعام ہوگا۔

(بدر 16 مارچ 1906ء۔ الحکم ضمیمہ 10 مارچ 1906ء)

(تذکرہ ص513)

2۔ رَبِّ اَرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ

خدایا مجھے وہ زلزلہ دکھا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہے۔

(بدر 16 اپریل 1906ء۔ الحکم 10 اپریل 1906ء)

(تذکرہ ص520)

بری باتوں سے بچنے کی دعا

1۔ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْہِ

جن نالائق باتوں کی طرف مجھ کو بلاتے ہیں ان سے

اے میرے رب مجھے زندان بہتر ہے

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ حاشیہ در حاشیہ روحانی خزائن جلد نمبر 1 ص662)

(تذکرہ ص79)

دعائے استخارہ

یا الٰہی ! میں تیرے علم کے ذریعہ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت سے قدرت مانگتا ہوں کیونکہ تجھ ہی کو سب قدرت ہے۔ مجھے کوئی قدرت نہیں اور تجھے سب علم ہے مجھے کوئی علم نہیں اور تو ہی چھپی باتوں کو جاننے والا ہے الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ امر میرے حق میں بہتر ہے بلحاظ دین اور دنیا کے تو تو اسے میرے لئے مقدر کر دے اور اسے آسان کر دے اور اس میں برکت دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ امر میرے لئے دین اور دنیا میں شر ہے تو تو مجھ کو اس سے باز رکھ۔

(اخبار البدر جلد 1 نمبر 10)

حق و باطل میں امتیاز کی دعا

اول توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں۔ جس کی پہلی رکعت میں سورۃ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورۃ اخلاص ہو اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ اے قادر کریم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اس شخص کا تیرے نزدیک کہ جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کیا حال ہے۔ کیا صادق ہے یا کاذب۔ اور مقبول ہے یا مردود۔

اپنے فضل سے یہ حال رؤیاء یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما۔ تا اگر مردود ہے تو اس کے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں۔ اور اگر مقبول ہے اور تیری طرف سے ہے تو اس کے انکار اور اس کی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں۔ ہمیں ہر ایک قسم کے فتنہ سے بچا کہ ہر ایک قوت تجھ کو ہی ہے۔ آمین

یہ استخارہ کم سے کم دو ہفتے کریں لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر۔ کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہوا ہے اور بدظنی اُس پر غالب آ گئی ہے اگر وہ خواب میں اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے جس کو وہ بہت ہی برا جانتا ہے تو شیطان آتا ہے اور موافق اس ظلمت کے جو اس کے دل میں ہے اور پُر ظلمت خیالات اپنی طرف سے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔

(نشان آسمانی۔ روحانی خزائن جلد 4 ص 400۔401)

بہشتی مقبرہ کے لئے دعائیں

میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ہے اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یارب العالمین۔

(الوصیت روحانی خزائن جلد 20 ص 316)

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا۔ اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یارب العالمین۔

(الوصیت روحانی خزائن جلد 20 ص 316)

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور ورحیم۔ تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں۔ جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یارب العالمین۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 317)

بیت اللہ شریف میں دعا

اے ارحم الراحمین! ایک تیرا بندہ عاجز اور ناکارہ پرخطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے۔ اس کی یہ عرض ہے کہ اے ارحم الراحمین تو مجھ سے راضی ہو اور میری خطیات اور گناہوں کو بخش کہ تو غفور ورحیم ہے اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تو بہت ہی راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دوری ڈال

اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر یک قوت اور جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار اور اپنے ہی کامل متبعین میں مجھے اٹھا۔ اے ارحم الراحمین جس کام کی اشاعت کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک پہنچا اور اس عاجز کے ہاتھ سے حجت اسلام مخالفین پر اور ان سب پر جواب تک اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر اور اس عاجز اور اس عاجز کے تمام دوستوں اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کی نظر سے اپنے ظل حمایت میں رکھ کر دین و دنیا میں آپ ان کا متکفل اور متولی ہو جا اور سب کو اپنی دارالرضاء میں پہنچا اور اپنے نبی ﷺ اور اس کی آل اور اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام و برکات نازل کر۔ آمین یارب العالمین۔

(تاریخ احمدیت جلد اول ص 265)

(نوٹ): یہ دعا آپ نے 1885ء کے اوائل میں حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ لدھیانوی کو اپنے قلم سے تحریر فرمائی۔ نیز فرمایا کہ ''آپ پر فرض ہے کہ انہیں الفاظ سے بلاتبدیل وتغیر بیت اللہ میں حضرت ارحم الراحمین میں اس عاجز کی طرف سے دعا کریں''۔ چنانچہ حضرت صوفی صاحبؓ نے حسب الحکم 1302ھ حج اکبر کے دن (بمطابق 19 ستمبر 1885ء) بیت اللہ میں اس دعا کو بلند آواز سے پڑھا ساتھ کی جماعت آمین کہتی گئی۔

(تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 264)

جزا مانگنے کی دعا

رَبِّ اجْزِہٖ جَزَاءً اَوْفٰی

اے میرے رب اسے پوری پوری جزا دے

(بدر 8 مئی 1904ء۔ الحکم 17 مئی 1904ء) (تذکرہ ص 430)

آگ پر مسلط ہونے کی دعا

رَبِّ سَلِّطْنِیْ عَلَی النَّار

اے میرے رب مجھے آگ پر مسلط کر دے

(بدر 29 مارچ 1906ء۔ الحکم 31 مارچ 1906ء) (تذکرہ ص 518)

صالحین کے ساتھ ملنے کی دعا

رَبِّ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ

اے میرے خدا اسلام پر مجھے وفات دے

اور نیکوکاروں کے ساتھ مجھے ملا

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 ص 73) (تذکرہ ص 563)

رسوائی سے بچنے کی دعا

رَبِّ لَا تُبْقِ لِیْ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا

اے میرے رب (میرے لئے) رسوا کرنے والی چیزوں میں سے کوئی باقی نہ رکھ

(بدر 13 ستمبر 1906ء۔الحکم 10 ستمبر 1906ء)(تذکرہ ص568)

زلزلہ اور موت نہ دیکھنے کی دعا

رَبِّ لَا تُرِنِیْ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ رَبِّ

اے میرے رب مجھے قیامت کا زلزلہ نہ دکھلا۔اے میرے رب

لَا تُرِنِیْ مَوْتَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ

ان میں سے کسی کی موت مجھے نہ دکھلا

(بدر 16 مارچ 1906ء۔الحکم ضمیمہ 10 مارچ 1906ء)(تذکرہ ص513)

متفرق دعائیں

1۔ اِیْلِیْ اِیْلِیْ لِمَا سَبَقْتَنِیْ

اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔حاشیہ در حاشیہ روحانی خزائن جلد 1 ص662)(تذکرہ ص79)

2۔ اِیْلِیْ اِیْلِیْ لِمَا سَبَقْتَنِیْ

اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔۔۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ روحانی خزائن جلد 9 ص 608)

(تذکرہ ص 71)

3۔ رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ ھٰذَا

اے میرے خدا یہ زلزلہ جو نظر کے سامنے ہے، اس کا وقت کچھ پیچھے ڈال دے۔

(تذکرہ ص 518)

4۔ یا اللہ، اب شہر کی بلائیں بھی ٹال دے۔

(بدر 21 مارچ 1907ء۔ الحکم 24 مارچ 1907ء)

(تذکرہ ص 596)

5۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْ ھٰذِہِ الرُّؤْیَا

اے اللہ اس رؤیا کو میرے لئے برکت والا بنا۔

(تذکرہ ص 845)

اولاد کے متعلق دعائیں

یہ تین جو پسر ہیں تجھ سے ہی یہ ثمر ہیں یہ میرے بارو بر ہیں تیرے غلام در ہیں
تو سچے وعدوں والا منکر کہاں کدھر ہیں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اے میرے بندہ پرور کر ان کو نیک اختر رتبہ میں ہوں یہ برتر اور بخش تاج و افسر
تو ہے ہمارا رہبر تیرا نہیں ہے ہمسر
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

شیطاں سے دور رکھیو اپنے حضور رکھیو جاں پرز نور رکھیو دل پر سرور رکھیو
ان پر میں تیرے قرباں رحمت ضرور رکھیو
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

میری دعائیں ساری کریو قبول باری میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری

ہم تیرے در پہ آئے لے کر امید بھاری
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اس کے ہیں دو برادر ان کو بھی رکھیو خوشتر تیرا بشیر احمد تیرا شریف اصغر
کر فضل سب پہ یکسر رحمت سے کر معطر
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

یہ تینوں تیرے چاکر ہوویں جہاں کے رہبر یہ ہادی جہاں ہوں یہ ہوویں نور یکسر
یہ مرجع شہاں ہوں یہ ہوویں مہر انور
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اہل وقار ہوویں فخر دیار ہوویں حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اولاد کے لئے مزید دعائیں

مری اولاد سب تیری عطا ہے ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

نجات ان کو عطا کر گندگی سے برات ان کو عطا کر بندگی سے
رہیں خوشحال اور فرخندگی سے بچانا اے خدا بد زندگی سے
وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

(از: درثمین اردو)

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ (سورۃ البقرۃ:187)

میں ترا در چھوڑ کر جاؤں کہاں　　چین دل آرام جاں پاؤں کہاں

تیرے آگے ہاتھ پھیلاؤں نہ گر　　کس کے آگے اور پھیلاؤں کہاں

قبولیت دعا کے طریق

فرمودہ:

حضرت مسیح موعودؑ و حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ

مرتّبہ:

محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان

نظر ثانی:

فخر الحق شمس

ناشر: نظارت نشر و اشاعت قادیان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

زندہ خدا پانے کا طریق

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔''

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 ص 239)

دعا کیا ہے اور کس طرح کرنی چاہئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

بہت سے لوگ دعا کو ایک معمولی چیز سمجھتے ہیں۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ دعا یہی نہیں کہ معمولی طور پر نماز پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر بیٹھ گئے اور جو کچھ آیا منہ سے کہہ دیا۔ اس دعا سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ دعا نری ایک منتر کی طرح ہوتی ہے نہ اس میں دل شریک ہوتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں پر کوئی ایمان ہوتا ہے۔

یاد رکھو دعا ایک موت ہے اور جیسے موت کے وقت اضطراب اور بے قراری ہوتی ہے اسی طرح پر دعا کے لئے بھی ویسا ہی اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے اس لئے دعا کے واسطے پورا پورا اضطراب اور گدازش جب تک نہ ہو تو بات نہیں بنتی۔ پس چاہئے

کہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر نہایت تضرّع اور زاری و ابتہال کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی مشکلات کو پیش کرے اور اس دعا کو اس حد تک پہنچاوے کہ ایک موت کی سی صورت واقع ہو جاوے اس وقت دعا قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ سب سے اوّل اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے۔ ساری دعاؤں کا اصل اور جزو یہی دعا ہے کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاوے اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مطہر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجات ضروریہ کے متعلق ہوتی ہیں وہ اس کو مانگنی بھی نہیں پڑتیں وہ خود بخود قبول ہوتی چلی جاتی ہیں۔ بڑی مشقت اور محنت طلب یہی دعا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور راستباز ٹھہرایا جاوے یعنی اوّل اوّل جو حجاب انسان کے دل پر ہوتے ہیں ان کا دُور ہونا ضروری ہے۔ جب وہ دُور ہو گئے تو دوسرے حجابوں کے دُور کرنے کے واسطے اس قدر محنت اور مشقّت کرنی نہیں پڑے گی کیونکہ خدا تعالیٰ کا فضل اس کے شامل حال ہو کر ہزاروں خرابیاں خود بخود دُور ہونے لگتی ہیں اور جب اندر پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے سچّا تعلق پیدا ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ خود بخود اس کا متکفّل اور متولّی ہوتا ہے اور اس سے پہلے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی کسی حاجت کو مانگے اللہ تعالیٰ خود اس کو پورا کر دیتا ہے۔ یہ ایک باریک سرّ ہے جو اُس وقت کھلتا ہے جب انسان اس مقام پر پہنچتا ہے اس سے پہلے اس کا سمجھ میں آنا بھی مشکل ہوتا ہے، لیکن یہ ایک عظیم الشان مجاہدہ کا کام ہے کیونکہ دعا بھی ایک مجاہدہ کو

چاہتی ہے۔ جو شخص دعا سے لاپرواہی کرتا ہے اور اس سے دُور رہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا اور اس سے دُور ہو جاتا ہے۔ جلدی اور شتاب کاری یہاں کام نہیں دیتی۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جو چاہے عطا کرے اور جب چاہے عنایت فرمائے سائل کا کام نہیں ہے کہ وہ فی الفور عطا نہ کئے جانے پر شکایت کرے اور بدظنی کرے بلکہ استقلال اور صبر سے مانگتا چلا جاوے۔ دنیا میں بھی دیکھو جو فقیر اڑ کر مانگتے ہیں خواہ اس کو کتنی ہی جھڑکیاں دو اور جتنا چاہو گھر کو مگر وہ مانگتے چلے جاتے ہیں اور اپنے مقام سے نہیں ہٹتے یہانتک کہ کچھ نہ کچھ لے ہی مرتے ہیں اور بخیل سے بخیل آدمی بھی اُن کو کچھ نہ کچھ دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پر انسان جب اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتا ہے اور بار بار مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ تو کریم رحیم ہے وہ کیوں نہ دے؟ دیتا ہے اور ضرور دیتا ہے مگر مانگنے والا بھی ہو۔

انسان اپنی شتاب کاری اور جلد بازی کی وجہ سے محروم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بالکل سچا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ پس تم اس سے مانگو اور پھر مانگو اور پھر مانگو۔ جو مانگتے ہیں ان کو دیا جاتا ہے ہاں یہ ضروری ہے کہ دعا نری بک بک نہ ہو اور زبان کی لاف زنی چرب زبانی ہی نہ ہو۔ ایسے لوگ جنہوں نے دعا کے لئے استقامت اور استقلال سے کام نہیں لیا اور آدابِ دعا کو ملحوظ نہیں رکھا جب ان کو کچھ ہاتھ نہ آیا تو آخر وہ دعا اور اس کے اثر سے مُنکر ہو گئے اور پھر رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ سے بھی منکر ہو بیٹھے کہ اگر خدا ہوتا تو ہماری دعا کو کیوں نہ سنتا۔ ان احمقوں کو اتنا معلوم نہیں کہ خدا تو ہے مگر تمہاری دعائیں بھی دعائیں ہوتیں۔ پنجابی زبان میں ایک ضرب المثل ہے جو

دعا کے مضمون کو خوب ادا کرتی ہے اور وہ یہ ہے:

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا

یعنی جو مانگنا چاہتا ہے اس کو ضروری ہے کہ ایک موت اپنے اوپر وارد کرے اور مانگنے کا حق اسی کا ہے جو اوّل اس موت کو حاصل کر لے۔ حقیقت میں اسی موت کے نیچے دعا کی حقیقت ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ دعا کے اندر قبولیت کا اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ انتہائی درجہ کے اضطرار تک پہنچ جاتی ہے۔ جب انتہائی درجہ اضطرار کا پیدا ہو جاتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی قبولیت کے آثار اور سامان بھی پیدا ہو جاتے ہیں پہلے سامان آسمان پر کئے جاتے ہیں اس کے بعد وہ زمین پر اثر دکھاتے ہیں۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان حقیقت ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ جس کو خدائی کا جلوہ دیکھنا ہو اسے چاہئے کہ دعا کرے۔

(الحکم مورخہ 17۔اپریل 1904ء۔بحوالہ ملفوظات جلد سوم صفحہ نمبر 616 تا 618)

قبولیت دعا کے ذرائع

قبولیت دعا کے تین ہی ذریعے ہیں:

اوّل۔ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ (آل عمران:32)

دوم۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب:57)

سوم۔ موہبتِ الٰہی۔

اللہ تعالیٰ کا یہ عام قانون ہے کہ وہ نفوسِ انبیاء کی طرح دنیا میں بہت سے نفوسِ قدسیہ ایسے پیدا کرتا ہے جو فطرتاً استقامت رکھتے ہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھو کہ فطرتاً انسان تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک فطرتاً ظالم لنفسہ دوسرے مقتصد یعنی کچھ کچھ نیکی سے بہرہ ور اور کچھ برائی سے آلودہ۔ سوم برے کاموں سے متنفر اور سابق بالخیرات۔ پس یہ آخری سلسلہ ایسا ہوتا ہے کہ اجتباء اور اصطفاء کے مراتب پر پہنچتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام کا گروہ اسی پاک سلسلہ میں سے ہوتا ہے اور یہ سلسلہ ہمیشہ ہمیشہ جاری ہے۔ دنیا ایسے لوگوں سے خالی نہیں۔

بعض لوگ دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ میرے لئے دعا کرو۔ مگر افسوس ہے کہ دعا کرانے کے آداب سے واقف نہیں ہوتے۔ عنایت علی نے دعا کی ضرورت سمجھی اور خواجہ علی کو بھیج دیا کہ آپ جا کر دعا کرائیں۔ کچھ فائدہ نہیں ہوسکتا۔ جبتک دعا کرانے والا اپنے اندر ایک صلاحیت اور اتباع کی عادت نہ ڈالے دعا کارگر نہیں ہوسکتی۔ مریض اگر طبیب کی اطاعت ضروری نہیں سمجھتا، ممکن نہیں کہ فائدہ اُٹھا سکے۔ جیسے مریض کو ضروری ہے کہ استقامت اور استقلال کے ساتھ طبیب کی رائے پر چلے تو فائدہ اُٹھائے گا، ایسے ہی دعا کرانے والے کے لئے آداب اور طریق ہیں۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ایک بزرگ سے کسی نے دعا کی خواہش کی۔ بزرگ نے فرمایا کہ دُودھ چاول لاؤ۔ وہ شخص حیران ہوا۔ آخر وہ لایا۔ بزرگ نے دعا کی اور اس شخص کا کام ہو گیا۔ آخر اسے بتلایا گیا کہ یہ صرف تعلق پیدا کرنے کے لئے تھا۔ ایسا ہی باوا فرید صاحب کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ایک شخص کا قبالہ گم ہوا اور وہ دعا کے لئے آپ کے

پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے حلوہ کھلاؤ اور وہ قبالہ حلوائی کی دوکان سے مل گیا۔

ان باتوں کے بیان کرنے سے میرا یہ مطلب ہے کہ جب تک دعا کرنے والے اور کرانے والے میں ایک تعلق نہ ہو متاثر نہیں ہوتی۔ غرض جب تک اضطرار کی حالت پیدا نہ ہو اور دعا کرنے والے کا قلق دعا کرانے والے کا قلق نہ ہو جائے کچھ اثر نہیں کرتی۔ بعض اوقات یہی مصیبت آتی کہ لوگ دعا کرانے کے آداب سے واقف نہیں ہوتے اور دعا کا کوئی بیّن فائدہ محسوس نہ کر کے خدائے تعالیٰ پر بدظن ہو جاتے ہیں اور اپنی حالت کو قابل رحم بنا لیتے ہیں۔

بالآخر میں کہتا ہوں کہ خود دعا کرو یا دعا کراؤ۔ پاکیزگی اور طہارت پیدا کرو۔ استقامت چاہو اور توبہ کے ساتھ گر جاؤ کیونکہ یہی استقامت ہے۔ اس وقت دعا میں قبولیت، نماز میں لذّت پیدا ہوگی۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ نمبر 38۔39)

عبادت کے اُصول کا خلاصہ

ایک شخص نے حضرت مسیح موعودؑ سے سوال کیا نماز میں کھڑے ہو کر اللہ جل شانہ کا کس طرح کا نقشہ پیشِ نظر ہونا چاہئے؟ حضرت اقدسؑ نے فرمایا: موٹی بات ہے۔ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ: اُدْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (الاعراف:30) اخلاص سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا چاہئے اور اس کے احسانوں کا بہت مطالعہ کرنا چاہئے۔ چاہئے کہ اخلاص ہو۔ احسان ہو اور اس کی طرف رجوع ہو کہ بس وہی ایک ربّ اور حقیقی کارساز ہے۔

عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے۔ اور یا یہ کہ خدا اُسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال رکھے۔ اَدعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا تعالیٰ سے بہت مانگے اور بہت توبہ استغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تا کہ تزکیہ نفس ہو جاوے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو جاوے اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے اور یہی ساری نماز کا خلاصہ ہے اور یہ سارا خلاصہ سورہ فاتحہ میں ہی آجاتا ہے۔ دیکھو اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (الفاتحہ:5) میں اپنی کمزوریوں کا اظہار کیا گیا ہے اور امداد کے لئے خدا تعالیٰ سے ہی درخواست کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ سے مدد اور نصرت طلب کی گئی ہے اور پھر اس کے بعد نبیوں اور رسولوں کی راہ پر چلنے کی دعا مانگی گئی ہے اور ان انعامات کو حاصل کرنے کے لئے درخواست کی گئی ہے جو نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ سے اس دنیا پر ظاہر ہوئے ہیں اور جو انہی کی اتّباع اور انہی کے طریقہ پر چلنے سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور پھر خدا تعالیٰ سے دعا مانگی گئی ہے کہ ان لوگوں کی راہوں سے بچا جنہوں نے تیرے رسولوں اور نبیوں کا انکار کیا اور شوخی اور شرارت سے کام لیا اور اسی جہان میں ہی ان پر غضب نازل ہوا یا جنہوں نے دنیا کو ہی اپنا اصلی مقصود سمجھ لیا اور راہ راست کو چھوڑ دیا اور اصلی مقصد نماز کا تو دعا ہی ہے اور اس غرض سے دعا کرنی چاہئے کہ اخلاص پیدا ہو اور خدا تعالیٰ سے کامل محبت ہو اور معصیت سے جو بہت بری بلا ہے اور نامہ اعمال کو سیاہ کرتی ہے طبعی نفرت ہو اور تزکیہ نفس اور روح القدس کی تائید ہو۔ دنیا کی سب چیزوں جاہ و

جلال، مال و دولت، عزت و عظمت سے خدا مقدم ہو اور وہی سب سے عزیز اور پیارا ہو اور اس کے سوائے جو شخص دوسرے قصے کہانیوں کے پیچھے لگا ہوا ہے جن کا کتاب اللہ میں ذکر تک نہیں وہ گرا ہوا ہے اور محض جھوٹا ہے۔ نماز اصل میں ایک دعا ہے جو سکھائے ہوئے طریقہ سے مانگی جاتی ہے یعنی کبھی کھڑے ہونا پڑتا ہے۔ کبھی جھکنا اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا ہے اور جو اصلیت کو نہیں سمجھتا وہ پوست پر ہاتھ مارتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ:334)

دعا کے لوازم

نماز کیا ہے؟ یہ ایک دعا ہے جس میں پورا درد اور سوزش ہو۔ اسی لئے اس کا نام صلوٰۃ ہے۔ کیونکہ سوزش اور فرقت اور درد سے طلب کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بداردادوں اور برے جذبات کو اندر سے دُور کرے اور پاک محبت اس کی جگہ اپنے فیضِ عام کے ماتحت پیدا کر دے۔

صلوٰۃ کا لفظ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ نرے الفاظ اور دعا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ضروری ہے کہ ایک سوزش، رِقّت اور درد ساتھ ہو۔ خدا تعالیٰ کسی دُعا کو نہیں سنتا جب تک دُعا کرنے والا موت تک نہ پہنچ جاوے۔ دعا مانگنا ایک مشکل امر ہے اور لوگ اس کی حقیقت سے محض ناواقف ہیں۔ بہت سے لوگ مجھے خط لکھتے ہیں کہ ہم نے فلاں وقت فلاں امر کے لئے دُعا کی تھی مگر اس کا اثر نہ ہوا اور اس طرح پر وہ خدا تعالیٰ سے بدظنّی کرتے ہیں اور مایوس ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ جب تک دُعا کے لوازم ساتھ نہ ہوں وہ دُعا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

دُعا کے لوازم میں سے یہ ہے دل پگھل جاوے اور رُوح پانی کی طرح حضرتِ احدیت کے آستانہ پر گرے اور ایک کرب اور اضطراب اس میں پیدا ہو اور ساتھ ہی انسان بے صبر اور جلد باز نہ ہو بلکہ صبر اور استقامت کے ساتھ دُعا میں لگا رہے پھر توقع کی جاتی ہے وہ دُعا قبول ہوگی۔ نماز بڑی اعلیٰ درجہ کی دُعا ہے مگر افسوس لوگ اس کی قدر نہیں جانتے۔۔۔

(ملفوظات جلد پنجم ص:93)

نماز میں دُعا

نماز کے اندر اپنی زبان میں دُعا مانگنی چاہئے۔ کیونکہ اپنی زبان میں دُعا مانگنے سے پورا جوش پیدا ہوتا ہے سورۃ فاتحہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے وہ اسی طرح عربی زبان میں پڑھنا چاہئے اور قرآن شریف کا حصہ جو اس کے بعد پڑھا جاتا ہے وہ بھی عربی زبان میں پڑھنا چاہئے اور اس کے بعد مقررہ دُعائیں اور تسبیح بھی اسی طرح عربی زبان میں پڑھنی چاہئیں لیکن ان سب کا ترجمہ سیکھ لینا چاہئے اور ان کے علاوہ پھر اپنی زبان میں دُعائیں مانگنی چاہئیں تا کہ حضورِ دل پیدا ہو جاوے۔ کیونکہ جس نماز میں حضورِ دل نہیں وہ نماز نہیں۔ آجکل لوگوں کی عادت ہے کہ نماز تو ٹھونگے دار پڑھ لیتے ہیں۔ جلدی جلدی نماز کو ادا کر لیتے ہیں جیسا کہ کوئی بیگار ہوتی ہے۔ پھر پیچھے سے لمبی لمبی دُعائیں مانگنا شروع کرتے ہیں۔ یہ بدعت ہے۔ حدیث شریف میں کسی جگہ اس کا ذکر نہیں آیا

کہ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد پھر دُعا کی جاوے۔ نادان لوگ تو نماز کو ٹیکس جانتے ہیں اور دُعا کو اس سے علیحدہ کرتے ہیں۔ نماز خود دعا ہے۔ دین و دنیا کی تمام مشکلات کے واسطے اور ہر ایک مصیبت کے وقت انسان کو نماز کے اندر دُعائیں مانگنی چاہئیں۔

(ملفوظات جلد پنجم ص:54)

دعا کے لوازمات

حصولِ فضل کا اقرب طریق دعا ہے۔ اور دعا کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رِقّت ہو اضطراب اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے، خواہ کیسی ہی بے دلی اور بے ذوقی ہو لیکن یہ سیر نہ ہو۔ تکلّف اور تصنّع سے کرتا ہی رہے۔ اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔

بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں اور ان کا دل سیر ہو جاتا ہے وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا۔ مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک پیزی ہی میں برکت ہے کیونکہ آخر گوہر مقصد اسی سے نکل آتا ہے اور ایک دن آجاتا ہے کہ جب اس کا دل زبان کے ساتھ متفق ہو جاتا ہے اور پھر خود ہی وہ عاجزی اور رقّت جو دعا کے لوازمات ہیں پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو رات کو اٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو لیکن اگر وہ اس

حالت میں بھی دعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ وتصرّف میں ہے تو اس کو صاف کردے اور عین قبض کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بسط چاہے تو اس قبض سے بسط نکل آئے گی اور رِقّت پیدا ہوجائے گی۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جو قبولیت کی گھڑی کہلاتا ہے وہ دیکھے گا کہ اس وقت روح آستانہ الوہیت پر پانی کی طرح بہتی ہے اور گویا ایک قطرہ ہے جو اوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ نمبر 397)

دعا کر کے مالا مال ہوجاؤ

''نماز کے اندر ہر موقعہ پر دعا کی جاسکتی ہے۔ رکوع میں بعد تسبیح سجدہ میں بعد تسبیح التحیات کے بعد کھڑے ہوکر رکوع کے بعد بہت دعائیں کرو تا کہ مالا مال ہوجاؤ۔ چاہئے کہ دعا کے واسطے روح پانی کی طرح بہہ جاوے۔ ایسی دعا دل کو پاک وصاف کر دیتی ہے۔ یہ دعا میسر آوے تو پھر خواہ انسان چار پہر تک دعا میں کھڑا رہے۔ گناہوں کی گرفتاری سے بچنے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگنی چاہئیں۔

دعا ایک علاج ہے جس سے گناہ کی زہر دور ہوجاتی ہے۔ بعض نادان لوگ خیال کرتے ہیں کہ اپنی زبان میں دعا مانگنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یہ غلط خیال ہے۔ ایسے لوگوں کی نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 55)

رقت والے الفاظ کی تلاش

''دعا کے لئے رقت والے الفاظ تلاش کرنے چاہئیں۔ یہ مناسب نہیں کہ انسان مسنون دعاؤں کے ایسا پیچھے پڑے کہ ان کو جنتر منتر کی طرح پڑھتا رہے اور حقیقت کو نہ پہچانے۔ اتباع سنت ضروری ہے مگر تلاش رقت بھی اتباع سنت ہے۔ اپنی زبان میں جس کو تم خوب سمجھتے ہو دعا کرو تا کہ دعا میں جوش پیدا ہو۔ الفاظ پرست مخذول ہوتا ہے۔ حقیقت پرست بننا چاہئے۔ مسنون دعاؤں کو بھی برکت کے لئے پڑھنا چاہئے۔ مگر حقیقت کو پاؤ۔ ہاں جس کو زبان عربی سے مواقفت اور فہم ہو وہ عربی میں پڑھے۔''

(ملفوظات جلد اول ص538)

دعا کے اوقات

شیخ رحمت اللہ صاحب کو فرمایا کہ:

''ہم آپ کے واسطے دعا کرتے ہیں آپ بھی اس وقت دعا کیا کریں۔ ایک تو رات کے تین بجے تہجد کے واسطے خوب وقت ہوتا ہے۔ کوئی کیسا ہی ہو تین بجے اٹھنے میں اس کے لئے ہرج نہیں اور دوسرا جب اچھی طرح سورج چمک اٹھے تو اس وقت ہم بیت الدعا میں بیٹھتے ہیں۔ یہ دونوں وقت قبولیت کے ہیں۔ نماز میں تکلّف نہیں سادگی کے ساتھ اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کرے۔''

(ملفوظات جلد چہارم ص283)

دعا میں لذت

''خلوت میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرنے اور دعا مانگنے کا جو لطف ہے وہ لوگوں میں بیٹھ کر نہیں ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم ص322)

موت اختیار کرو

''دراصل دعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہوتا ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم ص300)

دعا سے مشکلات کا مقابلہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ فرماتے ہیں:

''انبیاء قدم قدم پر دعا کرتے ہیں'' مومن تمام مشکلات کا مقابلہ دعا سے کرتا ہے اور اسی سے کامیاب ہوتا ہے۔''

(حقائق الفرقان جلد دوم ص346)

دعا اور موت

یہ مت سمجھو کہ دعا صرف زبانی بک بک کا نام ہے بلکہ دعا ایک قسم کی موت ہے جس کے بعد زندگی حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ پنجابی میں ایک شعر ہے:

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا

دعا میں ایک مقناطیسی اثر ہوتا ہے وہ فیض اور فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔''

(ملفوظات جلد پنجم ص 400)

شرائط اور طریق دعا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 21 جولائی 1916ء کو تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ

(سورۃ البقرہ آیت 187)

اور فرمایا میں نے پچھلے جمعہ کے خطبہ میں بیان کیا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو میں اس امر کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ انسان کو دعا کس رنگ اور کس طریق میں کرنی چاہئے جس کے نتیجہ میں قبولیت کا وہ زیادہ امیدوار ہو اور وہ کیا شرائط ہونے چاہئیں جن کے مطابق کی ہوئی دعا خدا تعالیٰ کے حضور قبول ہو جائے۔ یوں تو اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے اور ہم اس کی رعایا۔ کسی کی درخواست اور عرضی کو قبول کرنا بادشاہ کا اپنا کام ہے رعایا کا نہ یہ فرض ہے نہ کام ہے اور نہ حق ہے کہ بادشاہ یا حاکم ضرور ہی اس کی درخواست کو قبول کرے اگر وہ ہر بات کو قبول کر لے اور ضرور قبول کرے تو گویا وہ نوکر ہوا اور رعایا آقا۔ وہ خادم ہوا اور رعایا مخدوم کیونکہ جو کسی کی ہر ایک بات ماننے کے لئے مجبور ہوتا ہے وہ آقا نہیں بلکہ خادم ہوتا ہے۔ آقا خادم کی بات ماننے کے لئے

مجبور نہیں ہوتا بلکہ مختار ہوتا ہے۔اس کے اختیار میں ہوتا ہے کہ چاہے تو قبول کرے اس کے لئے وہ مجبور نہیں ہوتا اور چاہے تو رد کر دے اس سے اس پر کوئی الزام نہیں آتا چونکہ خدا تعالیٰ نہ صرف آقا ہے اور ہم خادم بلکہ وہ مالک ہے اور ہم غلام۔ پھر وہ خالق ہے اور ہم مخلوق تو جبکہ خادم اور آقا کا تعلق بھی ایسا نازک ہوتا ہے کہ خادم کو کبھی یہ امید نہیں ہوسکتی کہ میرا آقا میری ہر ایک بات کو ضرور ہی مان لے گا تو ایک انسان کس طرح خیال کرسکتا ہے کہ اس کی ہر ایک بات خدا تعالیٰ کو قبول کر لینی چاہئے۔اگر کوئی خادم یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کی ہر ایک بات اس کا آقا مان لیتا ہے تو اس کا یہ دعویٰ جھوٹا ہے۔خادم کو ہمیشہ خدمت کے مقام پر کھڑا رہنا چاہئے اور اپنے رویہ، طریق اور خیالات کو اسی حد تک محدود رکھنا چاہئے جو اس کی خادمیت کے مناسب ہے نہ کہ آقا بننا چاہئے۔

قبولیت دعا کی حقیقت

پس کسی کا یہ امید کرنا یا ایسا خیال کرنا کہ اگر میری تمام دعائیں خدا قبول کرے اور کسی کو رد نہ کرے تب خدا، خدا ہوسکتا ہے ورنہ نہیں اس طرح کی بات ہے کہ گویا نعوذ باللہ وہ انسان خدا ہے اور خدا اس کا بندہ۔ یہ آقا ہے اور وہ خادم۔ یہ مالک ہے اور وہ غلام۔کیونکہ جو کسی کی ہر ایک بات ماننے کے لئے مجبور ہوتا ہے وہ بندہ اور غلام ہوتا ہے۔نہ کہ منوانے والا خادم اور غلام، تو یہ امید کرنا ہی باطل ہے کہ میری تمام کی تمام دعائیں قبول ہوجانی چاہئیں۔یہ خیال کوئی جاہل سے جاہل اور نادان سے نادان انسان کرے تو کرے۔ورنہ دانا نہیں کرسکتا۔گو آج کل کے مسلمانوں میں سے بعض اسی قسم کے خیالات رکھتے ہیں بعض لوگ جو مجھے دعا کے لئے لکھتے ہیں انہیں جواب دیا

جاتا ہے کہ انشاء اللہ دعا کی جائے گی۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ لکھتے ہیں کہ ابھی تک وہ کام نہیں ہوا، معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے دعا نہیں کی، اب آپ ضرور دعا کریں۔ ہم لکھتے ہیں ہمارا کام دعا کرنا ہے وہ کرتے ہیں۔ آگے کام کرنا خدا کے اختیار میں ہے اس میں ہمارا کوئی دخل نہیں۔ اس کے جواب میں لکھتے کہ آپ نے یہ کیا لکھ دیا۔ آپ تو جو چاہیں خدا سے منوا سکتے ہیں۔ پس ہمارا یہ کام بھی کروا دیجئے تو اس قسم کے خیالات ہیں آج کل کے مسلمانوں کے جو اس جہالت کا نتیجہ ہیں جو ان میں پھیلی ہوئی ہے۔

قبولیت دعا کا سنہری گر

پس میں پہلے اس بات کو صاف کرنا چاہتا ہوں کہ میں قطعاً کوئی ایسا گر نہیں جانتا کہ جس سے آقا خادم اور خادم آقا بن جائے۔ خالق مخلوق ہو جائے اور مخلوق خالق۔ مالک غلام قرار پا جائے اور غلام مالک۔ کیونکہ آقا آقا ہی ہے اور غلام غلام۔ خدا تعالیٰ ازل سے آقا ہے، خالق ہے، مالک ہے، رازق ہے اور ہمیشہ اسی طرح رہا ہے اسی طرح رہے گا۔ انسان ہمیشہ سے خادم۔ مخلوق اور مملوک رہا ہے اور اس کی یہی حالت ہمیشہ رہے گی حتیٰ کہ جنت میں جب اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج پر ہوگا تو بھی یہی حالت ہوگی تو اس قسم کا خیال کفر ہے اور میں ہرگز ہرگز اس کا قائل نہیں۔ ہاں ایسے رنگ اور طریق ضرور ہیں کہ جن سے انسان اللہ تعالیٰ کو خوش کر کے جہاں تک آقا اور مالک خالق اور مخلوق کا تعلق ہے اپنی بات منوا سکتا ہے۔ خادم، خالق اور مخلوق مالک اور مملوک کا تعلق ہے اپنی بات منوا سکتا ہے۔

خاص اور اعلیٰ طریق

پہلا طریق جس سے دعائیں قبول ہوتیں اور کثرت سے خدا تعالیٰ سنتا ہے وہ تو اس قسم کا ہے کہ ہر ایک انسان اسے اختیار نہیں کر سکتا بلکہ خاص خاص انسان ہی اس پر چل سکتے ہے کیونکہ وہ انسان کے کسب کے متعلق نہیں بلکہ اس کے رتبہ اور مرتبہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس مرتبہ کا جو انسان ہوتا ہے اس کی نسبت تو میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ اس کی ہر ایک دعا قبول ہو جاتی ہے، ابھی میں نے اس بات سے انکار کیا تھا کہ انسان کی ہر ایک دعا قبول نہیں ہوتی مگر اب میں نے کہا ہے کہ اس مرتبہ کے انسان کی ہر ایک دعا قبول ہو جاتی ہے ان دونوں باتوں میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن جب میں یہ بتاؤں گا کہ وہ مرتبہ کیا ہے تو آپ لوگ خود بخود سمجھ جائیں گے کہ کوئی اختلاف نہیں ہے۔

الٰہی ہتھیار

میں نے اس مرتبہ اور مقام کا نام آلہ یعنی ہتھیار رکھا ہوا ہے جس کے ہاتھ میں ہتھیار ہو وہ اسے جہاں چلائے چلتا ہے اور اگر وہ ہتھیار ضرب نہ لگائے تو اس کا قصور نہیں ہوتا بلکہ چلانے والے کا ہوتا ہے۔ لیکن کوئی چلانے والا یہ کبھی نہیں چاہتا کہ وہ کوئی ہتھیار چلائے اور وہ نہ چلے۔ بلکہ وہ یہی چاہتا ہے کہ میں جہاں بھی چلاؤں وہیں چلے۔ اسی طرح انسان پر ایک ایسا وقت آتا ہے جبکہ وہ خدا کے ہاتھ میں بطور ہتھیار کے ہو جاتا ہے وہ نہیں کھاتا جب تک کہ خدا اسے نہیں کھلاتا۔ وہ نہیں پیتا جب تک کہ خدا اسے

نہیں پلاتا۔ وہ نہیں سنتا جب تک کہ خدا اسے نہیں سناتا۔ وہ نہیں جاگتا جب تک کہ خدا اسے نہیں جگاتا۔ وہ نہیں سوتا جب تک کہ خدا اسے نہیں سلاتا۔ غرضیکہ اس کی ہر حرکت اور سکون اللہ تعالیٰ کے لئے اور اسی کے اختیار میں ہوتی ہے۔ ایسا انسان جو دعا کرتا ہے وہ قبول ہو جاتی ہے کیونکہ وہ اس کی نہیں ہوتی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے اس کے کرنے کا حکم ہوتا ہے اس لئے کرتا ہے اور اس کی دعا کا قبول کر لینا خدا تعالیٰ کی شان کے خلاف نہیں ہے کیونکہ جو دعا مانگی جاتی ہے وہ دراصل خدا ہی نے منگوائی ہوتی ہے پس چونکہ مانگنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی ہوتا ہے اور دینے والا بھی اللہ ہی۔ اس لئے وہ ضرور قبول ہو جاتی ہے اور ممکن نہیں کہ قبول نہ ہو مثال کے طور پر دیکھئے۔

دنیاوی مثال اور روحانی مرتبہ

جب کوئی حاکم اپنے ماتحت کام کرنے والوں کا معائنہ کرنے آتے ہیں تو ماتحت اپنی ضروریات کو ان کے سامنے پیش کرتے ہیں مثلاً فرض کرو ایک ڈپٹی کمشنر تحصیل میں آیا اور تحصیلدار نے اپنی تمام ضروریات اس کے سامنے پیش کیں کہ فلاں چیز کی ضرورت ہے فلاں سامان خریدنا ہے فلاں کام کروانا ہے وغیرہ وغیرہ۔ وہ اس میں سے کچھ مان لے گا اور کچھ رد کر دیگا لیکن کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ ڈپٹی کمشنر خود کوئی ضرورت دیکھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ چیز بھی ہونی چاہئے اس کے لئے تحصیلدار کو کہتا ہے کہ اس چیز کی منظوری حاصل کرنے کے لئے رپورٹ کر دو۔ وہ رپورٹ کر دیتا ہے اب یہ کبھی نہ ہوگا کہ ڈپٹی کمشنر اس رپورٹ کو رد کر دے یا نامنظور کر دے کیونکہ اس کے متعلق وہ خود

کہہ گیا تھا کہ کرو۔اسی طرح خدا تعالیٰ بھی اپنے بندے کی زبان پر خود دعا جاری کرتا ہے۔ پس جب خود کرتا ہے تو پھر اسے رد نہیں کرتا۔ یہ اس بندے کے قرب اور درجہ کے اظہار کے لئے ہوتا ہے اور اگر وہ کوئی اور دعا کرنے لگے تو خدا تعالیٰ اس کے دل اور دماغ پر ایسا تصرف کر لیتا ہے کہ اس کے منہ سے وہ کلمات ہی نہیں نکلتے جو وہ نکالنا چاہتا تھا بلکہ ایسے کلمات نکلتے ہیں جو قبول ہونے والے ہوتے ہیں۔تو ایسے انسانوں کے دعا کرنے کے دو طریق ہوتے ہیں۔

ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام یا کشف یا وحی یا رؤیا کے ذریعہ سے انہیں بتا دیا جاتا ہے کہ یہ دعا مانگو۔

دوسرا یہ کہ اگر وہ کوئی ایسی دعا مانگنے کی نیت کرے جو قبول نہ ہونے والی ہو تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسا تصرف ہوتا ہے کہ ان کی نیت بالکل بدل جاتی اور یہ خواہش ہی بالکل جاتی رہتی ہے کہ دعا کرے پھر جو الفاظ اور جو طریق اس دعا کے کرنے کے لئے اس کے مدنظر ہوتا ہے وہ بھول جاتا ہے اور زبان سے خدا کی طرف سے بنے بنائے الفاظ جاری ہو جاتے ہیں۔جس سے خود بھی حیران رہ جاتا ہے کہ میں کہنا کیا چاہتا تھا اور کہہ کیا رہا ہوں، اس قسم کی دعا میں وسعت بھی زیادہ ہوتی ہے اتنی کہ دو دو گھنٹے گزر جاتے ہیں مگر انسان سمجھتا ہے کہ کوئی پانچ چھ منٹ ہوئے ہوں گے وقت گزرتے ہوئے بھی پتہ نہیں لگتا۔ کیونکہ وہ ایسا محو ہوتا ہے کہ اس دنیا سے اس کا دل و دماغ بالکل کھنچ جاتا ہے اور صرف خدا ہی خدا اسے نظر آتا ہے۔

مگر یہ کوئی ایسا طریق نہیں ہے جس کے متعلق ہر ایک انسان کو کہہ دیا جائے کہ اس طرح کیا کرو کیونکہ یہ مرتبہ سے تعلق رکھتا ہے جس کا پانا کسی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں پس جبکہ یہ انسانی اختیار میں ہی نہیں تو اس پر عمل کرنا یا کر سکنے کے کیا معنے؟ اس لئے میں یہ طریق بھی نہیں بتاؤں گا بلکہ وہ بتاؤں گا جس میں بندے کا اختیار اور تصرف ہو لیکن اس سے یہ نہیں ہوگا کہ ساری کی ساری دعائیں قبول ہو جاتی ہیں بلکہ یہ کہ زیادہ سے زیادہ قبول ہوتی ہیں۔

پہلا طریقِ دعا

پس سب سے پہلا طریق جو میں بتانا چاہتا ہوں وہ اسی آیت میں ہے جو میں نے ابھی پڑھی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ، اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (سورۃ البقرہ آیت 187) میرے بندے جب میری نسبت سوال کریں یعنی کہیں کہ خدا کس طرح دعا قبول کرتا ہے تو کہو فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ میں سب سے بہتر مدعا کو پورا کر سکتا ہوں کیونکہ میری ایک صفت یہ بھی ہے کہ میں ہر ایک چیز کے قریب ہوں دعا کرنے والے کے بھی اور جس مدعا کے لئے دعا کی جائے اس کے بھی۔

یہاں ایک سوال ہو سکتا تھا اور وہ یہ کہ ہر ایک قریب ہونے والا تو فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ ایک چپڑاسی بادشاہ کے دربار میں جاتا ہے لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا کہ کسی کرسی پر بیٹھ سکے اسی طرح چتر اٹھانے والا وزیر سے بھی زیادہ بادشاہ کے قریب بیٹھا ہوتا ہے مگر

کیا وہ وزیر کی کرسی پر بیٹھنے کی جرات کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ تو انسان کے خدا کے نزدیک ہونے سے یہ تو نہیں ہوسکتا کہ خدا تعالیٰ اس کی دعا بھی قبول کرلے گا اور وہ اس وجہ سے فائدہ حاصل کرلے گا۔ اس کے متعلق خدا تعالیٰ نے ایک ایسا گُر بتایا ہے جس میں اس سوال کا جواب بھی آجاتا ہے اور جو عام طور پر فطرت انسانی میں کام کرتا نظر آتا ہے اور وہ یہ کہ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي تم میری ہر ایک بات مان لیا کرو اور جو حکم ہم نے تمہارے لئے بھیجے ہیں ان پر عمل کرو اور اپنے تمام حرکات وسکنات کو شریعت کے ماتحت لے آؤ تو پھر تمہاری دعا میں قبولیت بہت بڑھ جائے گی کیوں؟ اس لئے کہ خادم کو انعام اس وقت ملا کرتا ہے جبکہ آقا خوش ہوتا ہے۔

انعام پانے کا طریق

اگر کوئی خادم اپنے آقا کو ناراض کرکے مانگتا ہے تو محروم رہتا ہے اس طرح کبھی کسی کو انعام نہیں ملا کرتا۔ کیونکہ ناراضگی کا وقت ایسا نہیں ہوتا جبکہ انعام و اکرام دیا جائے۔ چھوٹے بچوں ہی کو دیکھ لو۔ انہیں کوئی سمجھ نہیں ہوتی۔ لیکن اگر ماں باپ سے کچھ مانگنے آئیں اور انہیں غصہ میں دیکھیں تو چپکے ہو کر الگ بیٹھ جاتے ہیں۔ لیکن جب خوشی میں دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ چیز لے دو۔ وہ لے دو۔ تو بچے بھی سمجھتے ہیں کہ غصہ میں ہماری بات نہیں مانی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کوئی بلاوجہ نہیں ہوا کرتی۔ اسی وقت ہوتی ہے جبکہ اس کے احکام کی خلاف ورزی کی جائے۔ پس دعا میں قبولیت حاصل کرنے کا ایک رنگ یہ ہے کہ انسان اپنے اعمال پر غور کرے کہ کوئی فعل اس سے

شریعت کے خلاف تو نہیں ہو گیا۔ ہر ایک کام جو وہ کرے شریعت کے ماتحت کرے جب یہ حالت پیدا ہو جائے گی تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔ جس طرح ایک محنتی طالب علم جو اچھی طرح سبق یاد کر کے لاتا ہو، استاد کے نزدیک اس کی بات زیادہ مانی جاتی ہے بہ نسبت اس لڑکے کے جو یاد کر کے نہ لاتا ہو۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اگر طلباء نے چھٹی لینی ہو تو جو لڑکا لائق ہو اسے استاد کے پاس بھیجتے ہیں تا کہ چھٹی مانگے اس کی ایک وجہ ہوتی ہے اور وہ یہ کہ طالب علم سمجھتے ہیں کہ اگر ایسے لڑکوں نے چھٹی مانگی جو سکول کا کام اچھی طرح نہیں کرتے تو استاد کہے گا کہ پڑھائی سے بچنے کے لئے چھٹی لیتے ہیں اور اگر لائق لڑکے مانگیں گے تو پھر ایسا خیال نہیں کیا جائے گا۔ چونکہ استاد پہلے بھی ان پر خوش ہوتا ہے اس لئے رخصت دے دے گا۔ خدا تعالیٰ بھی اسی کی دعا قبول کرتا ہے جو اس کو راضی رکھتا ہے اس لئے فرمایا فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي میرے بندوں کو چاہئے کہ اگر وہ اپنی دعاؤں کو قبول کروانا چاہتے ہیں تو میری باتیں مان لیا کریں۔ اگر یہ میرے احکام کو قبول کریں گے اور ان پر عمل کریں گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کی دعائیں قبول ہو جائیں گی۔ خدا تعالیٰ نے اپنے آپ کو مومن کا ولی قرار دیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے دوست اسے نہیں کہتے جو ہر ایک بات مان لے بلکہ اسے کہتے ہیں جو کچھ مانے اور کچھ منوائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو مومنوں کا ولی فرماتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بہت سی باتیں بندہ کی میں مان لیتا ہوں اور بہت سی اسے ماننی چاہئیں۔ خدا فرماتا ہے کہ جو مجھے پکارتا ہے میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں مگر اس

کے قبول ہونے کا طریق یہ ہے کہ وہ بھی میری باتیں قبول کرے۔ وہ میرے احکام کو مانے پھر اسے جو تکلیفیں اور مصیبتیں پیش آئیں گی ان کو میں دور کروں گا۔ گویا خدا تعالیٰ ایک عہد کرتا ہے کہ تم میری باتیں مانو۔ میں تمہاری مانوں گا تو دعا قبول ہونے کا پہلا گُر خدا تعالیٰ نے اس آیت میں ہی بتا دیا ہے۔

دوسرا طریقِ دعا

دوسرا گُر بھی اسی آیت میں ہے اور وہ یہ کہ فرمایا وَلْيُؤْمِنُوا بِيْ اگر میرے بندے دعا قبول کروانا چاہتے ہیں تو اس کا دوسرا طریق یہ ہے کہ مجھ پر ایمان بھی لائیں۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ زائد الفاظ ہیں کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی تمام باتیں مانے گا ضرور ہے کہ وہ ایمان بھی لائے گا اور جو ایمان نہیں لائے گا وہ مانے گا بھی نہیں مثلاً جو نماز پڑھے گا۔ روزے رکھے گا۔ زکوٰۃ دے گا۔ حج کرے گا۔ وہ یونہی نہیں کریگا اور نہ ہی رسمی طور پر۔ کیونکہ رسمی طور پر کرنے کی خدا تعالیٰ نے پہلے ہی نفی فرما دی ہے کیونکہ پہلے یہ نہیں فرمایا کہ اگر تم شریعت کے حکموں پر عمل کرو گے تو میں تمہاری دعا قبول کروں گا بلکہ لفظ ہی ایسا رکھا ہے جو شریعت پر عمل کرنا بھی ظاہر کر دیتا ہے اور رسم کے طور پر عمل کرنے کا رد بھی کر دیتا ہے یعنی استجابت۔ اس کے معنے ہیں کہ ایک طرف سے آواز آئے اور دوسرا اس کو قبول کر کے اس پر عمل کرے۔ نہ یہ کہ کسی کے اپنے نفس میں رحم اور سخاوت ہے تو وہ بھی اس کا مصداق ہو سکے اور نہ ہی رسمی یا عادت کے طور پر کوئی کام کرنا اس میں داخل ہو سکتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جو میری آواز سنے

اوراس پرعمل کرے اس کی دعا قبول ہوگی اس طرح ایک ناقص ایمان والا شخص جو رسمی طور پر شریعت کے احکام پرعمل کرتا ہے یا ایک دہریہ جو یونہی لوگوں کے ڈر سے نماز پڑھ لیتا ہے داخل نہیں ہوسکتا۔ پھر سوال ہوتا ہے کہ وَلْيُؤْمِنُوا بِيْ فرمانے کا کیا مطلب ہوا۔ جب پہلے سے ہی یہ شرط موجود ہے کہ دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جبکہ استجابت ہو اور استجابت اس وقت ہوتی ہے جبکہ ایمان باللہ ہو تو پھر ایمان لانے کے کیا معنی، استجابت جب ایمان لانے کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی تو پہلے ایمان ہونا چاہئے اور بعد میں استجابت ۔ نہ کہ پہلے استجابت اور بعد میں ایمان ۔ اس صورت میں ایک ظاہر بین کو اختلاف نظر آتا ہے لیکن یہ بات غلط ہے۔

قبولیت دعا پر یقین ہونا

یہاں خدا تعالیٰ پر ایمان لانے سے اس کی شریعت پر ایمان لانا مراد نہیں ہے بلکہ دعا کے قبول ہونے کا ایک اور گر بتایا ہے جس کے نہ سمجھنے سے بہت سے لوگوں نے ٹھوکر کھائی ہے اور ان کی دعائیں رد کی گئی ہیں وہ گُر یہ ہے کہ انسان شریعت کے تمام احکام پر عمل کرے اور دعائیں مانگے مگر ساتھ ہی اس بات پر ایمان بھی رکھے کہ خدا تعالیٰ دعائیں قبول کرتا ہے بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ شریعت کے احکام پر بڑی پابندی سے عمل کرتے ہیں۔ ان کے دلوں میں خشیت اللہ بھی ہوتی ہے بڑے خشوع وخضوع سے دعائیں بھی کرتے ہیں مگر پھر یہ کہتے ہیں کہ فلاں اتنا بڑا کام ہے اس کے متعلق دعا کہاں سنی جاسکتی ہے یا یہ کہتے ہیں کہ ہم گنہگار ہیں ہماری دعا خدا کہاں سنتا

ہے اس قسم کا کوئی نہ کوئی خیال شیطان ان کے دل میں ڈال دیتا ہے جس سے ان کی دعا میں قبولیت نہیں رہتی اس نقص سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تم اس بات پر بھی ایمان رکھو کہ جب تم ہمارے احکام پر اچھی طرح چلو گے تو میں تمہاری دعائیں قبول کرلوں گا جب یہ یقین ہو تو پھر دعا قبول ہوتی ہے لیکن اگر کوئی زبان سے دعا تو کرتا ہے لیکن اسے یقین نہیں کہ خدا اس کی دعا قبول کریگا تو کبھی اس کی دعا قبول نہ ہو سکے گی کیونکہ خدا تعالیٰ بندہ کے یقین پر دعا قبول کرتا ہے اگر کسی کو یقین ہی نہ ہو تو لاکھ ماتھا رگڑے ناک گھساتے گھساتے دب جائے حلق بیٹھ جائے کبھی دعا قبول نہیں ہوگی۔ کیونکہ جس کو خدا پر امید نہیں ہوتی اس کی دعا وہ نہیں سنتا۔

ناامیدی سے اجتناب

فرماتا ہے لَا تَيْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ (سورۃ یوسف:88) اللہ کی رحمت سے کبھی ناامید نہ ہو، اللہ کی رحمت سے کوئی ناشکرا انسان ہی ناامید ہوتا ہے ورنہ جس نے اپنے اوپر خدا تعالیٰ کے اس قدر نشان دیکھے ہوں جن کو وہ گن بھی نہ سکتا ہو وہ ایک منٹ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کرسکتا کہ میرا فلاں کام خدا نہیں کرے گا اور فلاں دعا قبول نہیں ہوگی خواہ اس کی کیسی ہی خطرناک حالت ہو اور کیسی ہی مشکلات اور مصائب میں گھرا ہوا ہو پھر بھی وہ یہی سمجھتا اور یقین رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ اشارہ سے بھی یہ سب کچھ دور ہوسکتا ہے اور خدا ضرور دور کرے گا اور اگر اسے دعا کرتے کرتے بیس سال بھی گزر جائیں تو بھی یہی یقین رکھتا ہے کہ میری دعا ضائع نہیں

جائے گی اور اس وقت تک دعا کرنے سے باز نہیں رہتا۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ ہی منع نہ کر دے کہ اب یہ دعا مت کرو گو اس کی دعا قبول نہ ہو لیکن آخر کار خدا تعالیٰ کے کلام کا شرف تو حاصل ہو گیا کہ خدا نے فرما دیا کہ اب دعا نہ مانگو تو جب تک خدا تعالیٰ نہ کہے اس وقت تک دعا کرنے سے نہیں رکنا چاہئے۔

دعا قبول نہ ہو تو بھی انسان کو یہ نہیں چاہئے کہ وہ دعا کرنا چھوڑ دے کیونکہ اگر اب قبول نہیں ہوئی تو پھر سہی، پھر سہی۔ دیکھو بعض اوقات جب بچہ ماں باپ سے پیسہ مانگتا ہے تو اسے نہیں بھی ملتا لیکن اس کے بار بار کے اصرار پر مل ہی جاتا ہے اسی طرح انسان کو کرنا چاہئے۔ اگر ایک دفعہ دعا قبول نہ ہو تو دوسری دفعہ سہی، دوسری دفعہ نہ ہو تو تیسری دفعہ سہی، تیسری دفعہ نہ ہو تو چوتھی دفعہ سہی، حتیٰ کہ کبھی تو ہو ہی جائیگی اس لئے مانگنے سے نہیں رکنا چاہئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے تھے کہ دو قسم کے گداگر ہوتے ہیں ایک وہ جو دروازے پر آ کر مانگنے کے لئے جب آواز دیتے ہیں تو کچھ لئے بغیر نہیں ٹلتے ان کو نرگدا کہتے ہیں اور دوسرے وہ جو آ کر آواز دیتے ہیں اگر کوئی دینے سے انکار کر دے تو اگلے دروازے پر چلے جاتے ہیں ان کو خرگدا کہتے ہیں۔ آپ فرماتے کہ انسان کو خدا تعالیٰ کے حضور خرگدا نہیں بننا چاہئے بلکہ نرگدا ہونا چاہئے اور اس وقت تک خدا تعالیٰ کی درگاہ سے نہیں ہٹنا چاہئے جب تک کچھ مل نہ چکے اس طرح کرنے سے اگر دعا قبول نہ بھی ہونی ہو تو خدا تعالیٰ کسی اور ذریعہ سے ہی نفع پہنچا دیتا ہے۔ پس دوسرا گر دعا کے قبول کروانے کا یہ ہے کہ انسان نرگدا بنے نہ کہ خرگدا اور سمجھ لے کہ کچھ لے کے ہی ہٹنا

ہے خواہ پچاس سال ہی کیوں نہ دعا کرتا رہے یہی یقین رکھے کہ خدا میری دعا ضرور سنے گا۔ یہ خیال بھی اپنے دل میں نہ آنے دے کہ نہیں سنے گا اگرچہ جس کام یا مقصد کے لئے وہ دعا کرتا ہو وہ بظاہر ختم شدہ ہی کیوں نہ نظر آئے پھر بھی دعا کرتا ہی جائے۔

ایک بزرگ کا واقعہ

لکھا ہے ایک بزرگ ہر روز دعا مانگا کرتے تھے۔ ایک دن جبکہ وہ دعا مانگ رہے تھے ان کا ایک مرید آ کر ان کے پاس بیٹھ گیا اس وقت ان کو الہام ہوا جو اس مرید کو بھی سنائی دیا۔ لیکن وہ ادب کی خاطر چپکا ہو رہا اور اس کے متعلق کچھ نہ کہا۔ دوسرے دن پھر جب انہوں نے دعا مانگنی شروع کی تو وہی الہام ہوا جسے اس مرید نے بھی سنا۔ اس دن بھی وہ چپ رہا۔ تیسرے دن پھر وہی الہام ہوا۔ اس دن اس سے نہ رہا گیا۔ اس لئے اس بزرگ کو کہنے لگا کہ آج تیسرا دن ہے کہ میں سنتا ہوں ہر روز آپ کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہاری دعا قبول نہیں کروں گا۔ جب خدا تعالیٰ نے یہ فرما دیا ہے تو پھر آپ کیوں کرتے ہیں جانے دیں۔ انہوں نے کہا۔ نادان تو تو صرف تین دن خدا کی طرف سے یہ الہام سن کر گھبرا گیا ہے اور کہتا ہے کہ جانے دو دعا ہی نہ کرو مگر مجھے تیس سال ہوئے ہیں یہی الہام سنتے لیکن میں نہیں گھبرایا اور نہ نا امید ہوا ہوں خدا تعالیٰ کا کام قبول کرنا ہے اور میرا کام دعا مانگنا۔ تو خواہ مخواہ دخل دینے والا کون ہے؟ وہ اپنا کام کر رہا ہے میں اپنا کام کر رہا ہوں۔ لکھا ہے دوسرے ہی دن الہام ہوا کہ تم نے تیس سال کے عرصہ میں جس قدر دعائیں کی تھیں ہم نے وہ سب قبول کر لی ہیں۔ تو اللہ سے کبھی نا امید نہیں ہونا

چاہئے۔ ناامید ہونے والے پر اللہ تعالیٰ کا غضب بھڑک اٹھتا ہے جو شخص ناامید ہوتا ہے وہ سوچے کہ کونسی کمی ہے جو اس کے لئے خدا نے پوری نہیں کی۔ کیسے کیسے فضل اور کیسے کیسے انعام ہوئے اور ہو رہے ہیں پھر آئندہ ناامید ہونے کی کیا وجہ ہے؟

التزام دعا

پس دعا مانگنے کا ایک طریق تو یہ ہے کہ انسان اپنے تمام اعمال کو شریعت کے مطابق کرے۔ کیوں؟ اس لئے کہ جس طرح ماں باپ بھی اسی بچے کی باتیں مانتے ہیں جو ان کی مانے اور پوری پوری فرمانبرداری کرے۔ جو ان کی باتوں کی پرواہ نہیں کرتا۔ اس کی باتوں کی وہ بھی نہیں کرتے پھر استاد اسی لڑکے کی بات مانتا ہے جو محنتی اور اچھی طرح سبق یاد کرنے والا ہو اسی طرح خدا تعالیٰ بھی اپنے فرمانبردار بندوں کی نافرمان بندوں سے زیادہ مانتا ہے۔

پس تم لوگ اول تو اپنے اعمال کو شریعت کے مطابق بناؤ اور دوسرے یہ کہ خدا کے فضل اور رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو بلکہ دعا کرتے وقت یہ پختہ یقین رکھو کہ خدا تعالیٰ تمہاری دعا ضرور سنے گا اور ضرور سنے گا اور اس وقت تک دعا کرتے رہو کہ خدا کی طرف سے یہ حکم نہ آ جائے کہ اب یہ دعا مت مانگو۔ لیکن جب تک خدا تعالیٰ یہ کسی کو نہیں کہتا بلکہ یہ کہتا ہے کہ میں تمہاری دعا قبول نہیں کرتا۔ اس وقت تک ہرگز ہرگز باز نہ رہو کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہ کہنا کہ میں تمہاری دعا قبول نہیں کرتا۔ گویا اشارۃً یہ کہنا ہے کہ اے میرے بندے تو مانگتا جا۔ میں گو اس وقت قبول نہیں کرتا لیکن کسی وقت کر ضرور لوں گا۔ ورنہ اگر اس کہنے سے یہ مراد نہ ہوتی۔ بلکہ دعا کرنے سے روکنا ہوتا تو خدا تعالیٰ یہ کہہ سکتا تھا کہ یہ دعا مت مانگ نہ یہ کہ میں

نہیں مانوں گا۔ پس جب تک کان میں یہ الفاظ نہ پڑیں کہ ''یہ دعا مت مانگ اس کے مانگنے کی میں تمہیں اجازت نہیں دیتا۔'' اس وقت تک نہیں رکنا چاہئے۔ اس طرح تو ان کو مطلع کیا جاتا ہے جنہیں الہام اور کشف کا رتبہ حاصل ہوتا ہے اور جنہیں یہ نہ ہو ان کو اس بات سے متنفر کر دیا جاتا ہے جس کے متعلق وہ دعا کرتے ہیں۔

ترک دعا کا راز

جن پر الہام اور وحی کا دروازہ کھلا ہوتا ہے ان کو تو خدا کہہ دیتا ہے کہ ایسا مت کرو لیکن جن کے لئے نہیں ہوتا۔ ان کے دل میں نفرت پیدا کر دی جاتی ہے اس لئے وہ خود ہی اس دعا کے مانگنے سے باز رہ جاتے ہیں اس کا نام مایوسی نہیں بلکہ ان کا یہ تو یقین ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارا فلاں مقصد پورا کر سکتا اور ہمیں فلاں چیز دے سکتا ہے لیکن ہم خود ہی اسے نہیں لینا چاہتے۔ پس اگر کسی کے دل میں دعا مانگتے ہوئے اس چیز سے نفرت پیدا ہو جائے تو اسے بھی دعا کرنا چھوڑ دینا چاہئے۔ ورنہ نہیں رکنا چاہئے خواہ قبولیت میں کتنا ہی عرصہ کیوں نہ لگ جائے بعض دفعہ دعا کرتے کرتے کچھ ایسے سامان پیدا ہو جاتے ہیں کہ اگر دعا قبول ہو جائے تو اس سے شریعت کا کوئی حکم ٹوٹتا ہے۔ اس سے بھی سمجھ لینا چاہئے کہ وہ وقت آ گیا ہے کہ اس دعا سے باز رہنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کے دعا کو قبول کرنے سے انکار کرنے کا یہ بھی ایک طریق ہے یعنی بجائے قول کے خدا تعالیٰ کا فعل سامنے آ جاتا ہے اس لئے اس کے کرنے سے رک جانا چاہئے۔

(خطبات محمود جلد 5 صفحہ 173 تا 185)

درستی اعمال کی حقیقت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ خطبہ جمعہ 28 جولائی 1916ء میں فرماتے ہیں:

گزشتہ جمعہ میں میں نے دعا کے قبول ہونے کے لئے دو باتیں بتائی تھیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ انسان اپنے اعمال میں پاکیزگی پیدا کرے اور خدا تعالیٰ کے ہر ایک حکم کو بجالائے، کیوں؟ اس لئے کہ جس سے انسان خوش ہوتا ہے اس کو انعام دیتا ہے اسی طرح جس پر خدا تعالیٰ خوش ہوتا ہے اسی پر انعام کرتا ہے۔ اس طریق کو سن کر بعض لوگ کہہ دیں گے کہ یہ تو ایک بڑی بات ہے۔ ہمیں پہلے اپنے اعمال کی درستی کے لئے ہی دعا کی ضرورت ہے۔ کیونکہ دعا تو تب قبول ہوگی جبکہ اعمال درست ہوں گے اور اعمال اس وقت تک درست نہیں ہو سکتے جب تک کہ خدا تعالیٰ ہماری دستگیری نہ کرے اس لئے کوئی ایسی بات بتاؤ۔ جس پر عمل کرنے سے ہمارے جیسے کمزور ایمان اور کمزور اعمال والے انسانوں کی دعائیں بھی قبولیت کا شرف حاصل کر سکیں کیونکہ ہم کو بہ نسبت دوسروں کے بہت زیادہ ضرورت ہے تا کہ ہمارے اعمال دعا کے ذریعہ درست اور مضبوط ہوں اور ہمیں کامل ایمان حاصل کرنے کی توفیق ملے۔ اس کے لئے میں آج چند ایسی باتیں بیان کرتا ہوں جن کو ہر ابتدائی حالت والا انسان عمل میں لا سکتا ہے اور گو وہ معمولی نظر آتی ہیں۔ لیکن درحقیقت بہت بڑی ہیں اور ان سے بڑے بڑے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی دائمی محبت

دوسری بات یہ ہے کہ ہم انسانوں میں دیکھتے ہیں کہ ان کے جو پیارے ہوتے ہیں، ان سے جو نیک سلوک کرتا ہے وہ بھی ان کی نظروں میں پیارا معلوم دینے لگ جاتا ہے مثلاً اگر کوئی ایک بچہ کو ہلاکت سے بچائے تو اس بچے کے ماں باپ اس کے شکر گزار ہوں گے اور اسے یہ نہیں کہیں گے کہ تو نے بچہ کو بچایا ہے نہ کہ ہم کو کہ ہم تیرے مشکور ہوں تو یہ محبت کا تقاضا ہے کہ جو چیز کسی کی محبوب ہوتی ہے تو جب اس کو کوئی فائدہ پہنچائے یا اس کی نسبت کوئی اچھی بات کہے تو محب کے دل میں اس کی بھی محبت پیدا ہو جاتی ہے یہی گُر دعا میں بھی انسان استعمال کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ کو اس سے بہت زیادہ محبت انسانوں سے ہوتی ہے جو بندوں کو بندوں سے ہوتی ہے، کیوں؟ اس لئے کہ محبت کی بنیاد تعلق پر ہوتی ہے چونکہ بندوں کا ایک دوسرے کے ساتھ ابتداء کے لحاظ سے بھی اور انتہاء کے لحاظ سے بھی عارضی تعلق ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی محبت خواہ کتنی ہی زیادہ ہو پھر بھی خدا کی محبت سے مقابلہ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی محبت دائمی اور ہمیشہ کے لئے ہے ایک جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے کفار کو شکست ہو چکی تھی۔ صحابہؓ قیدیوں کے مال اسباب کو جمع کر رہے تھے پکڑ دھکڑ شروع تھی کہ ایک عورت بھاگی بھاگی پھرتی نظر آئی وہ جس بچہ کو دیکھتی اسے پکڑ کر پیار کرتی اور پھر دیوانہ وار آگے چل پڑتی۔ اسی طرح چلتے چلتے اسے اپنا بچہ مل گیا جسے اس نے پکڑ کر چھاتی سے لگا لیا اور آرام سے بیٹھ گئی آنحضرتؐ نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کیا تم نے

اس عورت کو دیکھا اپنے بچہ کی محبت سے کس طرح بیتاب ہو رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے اس سے بھی زیادہ محبت اور پیار ہے تو خدا تعالیٰ کی محبت انسانوں کی محبت سے بہت زیادہ ہے پس جس طرح اگر کوئی کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو اس کے محب کے دل میں اس کی بھی محبت اور الفت پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بندوں پر اگر کوئی احسان، مروت اور رحم کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم کرتا ہے۔

دعاؤں کی قبولیت کا ایک طریق

تو دعاؤں کی قبولیت کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ جب کوئی اہم معاملہ درپیش ہو اور اس کے لئے دعا کرنی ہو تو اس وقت کسی ایسے انسان کے جو کسی قسم کے دکھ اور تکلیف میں ہو دکھ کو دور کیا جائے۔ یا دور کرنے کی کوشش کی جائے جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کے کسی بندے سے ایسا سلوک کرے گا تو اس کی وجہ سے خدا تعالیٰ اس کے دکھ کو دور کر دے گا۔ کیونکہ اس نے اس کے ایک بندہ کا دکھ دور کیا تھا۔ یہ بہت اعلیٰ طریق ہے دعا کرنے سے پہلے کوئی ایسا شخص تلاش کرنا چاہئے۔ جو کسی مصیبت اور تکلیف میں ہو۔ خواہ وہ تکلیف جانی ہو یا مالی۔ عزت کی ہو یا آبرو کی کسی قسم کی ہو تم کوشش کرو کہ دور ہو جائے آگے دور ہو یا نہ ہو اس کے تم ذمہ دار نہیں ہو۔ تم اپنی ہمت اور کوشش کے مطابق زور لگا دو۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کے حضور جاؤ اور جا کر اپنے مدعا کے لئے دعا کرو۔ اس طریق کی دعا بہت حد تک قبول ہو جائے گی۔ تم خدا تعالیٰ کے کسی بندے کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے جس قدر توجہ کرو گے خدا تعالیٰ تمہاری تکلیف دور کرنے کے لئے اس سے بہت

زیادہ توجہ فرمائے گا اور کیا سمجھتے ہو کہ خدا تعالیٰ کی توجہ بھی بے نتیجہ ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں ممکن ہے کہ تم جس انسان کی تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کرو اس میں تمہیں کامیابی نہ ہو کیونکہ تم بندے ہو اور کسی بندے کے اختیار میں نہیں کہ جو کچھ کرنا چاہے اس میں کامیاب بھی ہو جائے لیکن خدا تعالیٰ کی وہ ذات ہے کہ وہ جس بات کو کرنا چاہے وہ ضرور ہی ہو جاتی ہے۔ اس لئے تم کبھی یہ خیال مت کرنا کہ چونکہ تمہاری کوشش کامیاب نہیں ہوئی اس لئے خدا تعالیٰ بھی تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا۔ کیونکہ جب خدا تعالیٰ تمہارا کام کرنے کا ارادہ کرے گا تو وہ ضرور ہو جائے گا۔ وہ ہر چیز کا خالق اور مالک ہے جس طرح چاہتا ہے۔ اس سے کام لیتا ہے پس تم اس طریق کو ضرور استعمال کرو۔

تیسرا طریقِ دعا

اس کے علاوہ تیسرا طریق دعا یہ ہے کہ وہ انسان جو اس درجہ کو نہ پہنچے ہوں کہ خدا تعالیٰ خود انہیں دعائیں سکھائے اور بتائے کہ یہ دعا کرو اور یہ نہ کرو وہ دعا کرنے سے پہلے کثرت سے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجیں۔ آنحضرت ﷺ وہ انسان ہیں جو خدا تعالیٰ کے حضور تمام بنی نوع انسان سے زیادہ مقبول ہیں۔ خواہ وہ آپ سے پہلے گزرے یا بعد میں آئے یا آئندہ آئیں گے۔ ہر ایک انسان کی نظر میں اس کا استاد یا اس کے خاندان کا بزرگ بڑا ہوتا ہے۔ کہتے ہیں رنجیت سنگھ کے مرنے پر بڑا واویلا مچا ہوا تھا۔ پاس سے ایک چوہڑا گزر رہا تھا۔ اس نے کسی کو کہا اتنی بڑی کیا آفت آ گئی ہے کہ سارا شہر پاگل بنا ہوا ہے اس نے کہا مہاراجہ رنجیت سنگھ مر گیا ہے۔ یہ سن کر وہ ایک

ٹھنڈا سانس کھینچ کر کہنے لگا باپو جی جیسے مر گئے تو رنجیت سنگھ کون تھا جو نہ مرتا۔ گویا اس کے نزدیک باپو جی اتنی حیثیت رکھتے تھے کہ رنجیت سنگھ جو اپنے وقت کا بادشاہ تھا کچھ حقیقت نہ رکھتا تھا یہ اس کے دل میں وہی جذبہ کام کر رہا تھا جو اپنے بزرگوں کی محبت اور الفت کا ہر ایک انسان میں ہوتا ہے۔ مذاہب میں بھی یہی بات پائی جاتی ہے دیکھو باوجود اس کے کہ حضرت مسیحؑ حضرت موسیٰؑ کے خلفاء میں سے ایک خلیفہ تھے مگر اس محبت اور الفت نے جو اپنے استاد یا بزرگ سے ہوتی ہے عیسائیوں کو ایسا مجبور کیا کہ انہوں نے ان کو حضرت موسیٰؑ سے بہت زیادہ بڑھا دیا۔

میں نے بتایا ہے کہ حقیقی محبت استثناء کرتی ہے یعنی جس سے تعلق ہو اس کو دوسروں سے بڑھ کر دکھاتی ہے مگر ہم کو جس انسان سے اس زمانہ میں نور ملا ہے ہم اس کو مستثنیٰ نہیں کرتے اور علی الاعلان کہتے ہیں کہ سب انسانوں کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اعلیٰ وارفع ہے اور آپؐ ایک ایسے مقام پر ہیں کہ گویا سب سے علیحدہ ہو کر ایک اکیلے نظر آ جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ توحید کے ساتھ آپؐ کا نام بھی رکھ دیا ہے۔ ایسے انسان کی نسبت جو درود بھیج کر خدا تعالیٰ سے برکات چاہے خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آ کر اس پر فضل کرنا شروع کر دیتی ہے۔ یہ بات احادیث سے ثابت ہے (وقت کی کمی کی وجہ سے میں یہ نہیں بیان کر سکتا کہ جو طریق میں بیان کر رہا ہوں ان کو میں نے کس آیت اور کس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ مگر اتنا بتا دیتا ہوں کہ یہ سب باتیں قرآن کریم اور احادیث سے لی گئی ہیں) تو دعا کے قبول ہونے کے ساتھ درود کا بڑا تعلق ہے وہ انسان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر دعا کرتا ہے اس کی ہر ایک ایسے انسان سے بڑھ کر دعا قبول ہوتی ہے جو بغیر درود کے کرے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے سے دعا قبول ہونے کی حقیقت

انعام دینے کا یہ بھی ایک طریق اور رنگ ہوتا ہے کہ اپنے پیارے اور محبوب کی وساطت اور وسیلہ سے دیا جائے۔ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انعامات کا وارث کرنے اور سب سے بڑا رتبہ عطا کرنے کے لئے اس طریق سے بھی کام لیا ہے کہ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج کر دعا مانگیں گے ان کی دعائیں زیادہ قبول ہوں گی۔ دنیا میں کونسا انسان ہے جسے خدا تعالیٰ کی ضرورت نہیں ہر ایک کو ہے اس لئے ہر ایک ہی اپنی مصیبت کے دور ہونے اور حاجت کے پورا ہونے کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرے گا اور جب دعا کرے گا تو اگرچہ وہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا عادی نہ ہوگا لیکن اپنی دعا کے قبول ہونے کے لئے درود بھیجے گا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ترقی درجات کا موجب ہوگا اور اس طرح اسے بھی انعام مل جائے گا۔ غرض خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کی دعائیں قبول کرنے کے لئے ایک بات یہ بھی بیان کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج کر پھر دعا کی جائے اور یہ کوئی ناروا بات نہیں یہ اسی طرح کی ہے کہ جو محبوب سے اچھا سلوک کرتا ہے وہ بھی محب کا محبوب ہو جاتا ہے۔

چوتھا طریقِ دعا

چوتھا گُر یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی حمد کرے یہ بھی ایک عام طریق ہے جو اسلام کی تعلیم سے بھی معلوم ہوتا ہے اور فطرت انسانی میں بھی پایا جاتا ہے۔ دیکھو فقراء جب کچھ مانگنے آتے ہیں تو جس سے مانگتے ہیں اس کی بڑی تعریف کرتے ہیں۔ کبھی اسے بادشاہ بناتے ہیں کبھی اس کی بلند شان ظاہر کرتے ہیں۔ کبھی کوئی اور تعریفی کلمات کہتے ہیں۔ حالانکہ جو کچھ وہ کہتے ہیں اس میں وہ کوئی بات بھی نہیں پائی جاتی۔ مگر مانگنے والا اس طرح کرتا ضرور ہے اور ساتھ ہی اپنے آپ کو بڑا محتاج اور سخت حاجتمند بھی ظاہر کرتا ہے کیونکہ سمجھتا ہے کہ اس طرح کرنے سے میں اپنے مخاطب کو رحم اور بخشش کی طرف متوجہ کرلوں گا اور اللہ تعالیٰ کی تو جس قدر بھی تعریف کی جائے وہ کم ہوتی ہے کیونکہ وہی سب خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے اور اسی لئے دوسرے لوگوں کی جو تعریف ہوتی ہے۔ وہ سچی اور جھوٹی دونوں طرح کی ہوسکتی ہے مگر خدا تعالیٰ کی جو تعریف بھی کی جائے وہ سب سچی ہی ہوتی ہے، اس لئے جب کبھی دعا کی ضرورت ہو تو دعا کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ کی حمد کر لینی چاہئے چنانچہ سورہ فاتحہ سے ہمیں یہ نکتہ معلوم ہوتا ہے سورہ فاتحہ وہ سب سے بڑی دعا ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو سکھائی ہے اور ہر روز کئی بار پڑھی جاتی ہے اس میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ

وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ فرمایا ہے۔ اس میں یہی گُر سکھایا گیا ہے کہ جب کوئی دعا کرنے لگو تو پہلے کثرت سے خدا تعالیٰ کی حمد کرلو۔ (حمد تمام خوبیوں اور پاکیزگیوں کے جمع ہونے اور سب نقصوں اور کمزوریوں سے منزہ سمجھنے کا نام ہے۔ اس لئے تسبیح بھی اس میں شامل ہے اور یہ بھی ایک قسم کی حمد ہی ہوتی ہے) خدا تعالیٰ کی حمد کر کے دعا کرنے سے بہت زیادہ دعا قبول ہوتی ہے پس انسان کو چاہئے کہ دعا کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ کی حمد کرے اس کی عظمت اور جلال کا اقرار کرے اور اس کی تعریف بیان کرے۔ اس طرح دعا بہت زیادہ قبول ہو جاتی ہے وجہ یہ کہ چونکہ بندہ خدا تعالیٰ کی صفات کو بیان کرتا ہے اور اپنے آپ کو بالکل ہیچ ظاہر کرتا ہے اس لئے وہ خدا جو رحمن اور رحیم، مالک، خالق، قادر ہے اور جس کے خزانوں میں کبھی کمی نہیں آ سکتی اس کی دعا کو قبول کر لیتا ہے جب ایک انسان کسی انسان کے سامنے اپنے آپ کو محتاج پیش کرتا اور اس کی تعریف اور توصیف کرتا ہے تو اسے رحم آ جاتا ہے اور وہ اس کی کچھ نہ کچھ مدد کر دیتا ہے تو خدا تعالیٰ کے حضور جب کوئی انسان اپنی حالت زار کو پیش کرے اور اس کی حمد و تعریف بیان کرے تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی دعا کو رد کر دے پس جب کوئی انسان خدا تعالیٰ کی صفات کو بیان کر کے کچھ مانگتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا یہ محتاج بندہ جو کچھ مانگتا ہے وہ اسے دیا جائے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنے سے خدا تعالیٰ کی محبت جوش میں آتی ہے اسی طرح حمد کرنے سے اس کی غیرت جوش میں آتی ہے درود پڑھنے سے تو خدا تعالیٰ یہ کہتا ہے کہ یہ بندہ چونکہ ہمارے پیارے بندہ کے لئے دعا کرتا ہے کہ اس پر فضل کیا جائے اس لئے میں اس پر بھی فضل کرتا ہوں اور حمد

کرنے کے وقت کہتا ہے کہ یہ میرا بندہ جو میری صفات بیان کر رہا ہے۔ میں اس پر اپنی صفات ظاہر بھی کر دیتا ہوں تا اس کو عملی طور پر معلوم ہو جائے کہ جو کچھ وہ میرے متعلق کہتا ہے۔ وہ سب درست ہے تو حمد خدا تعالیٰ کی سب صفات کو جوش میں لے آتی ہے اور سب صفات جمع ہو کر ایک طرف جھک جاتی ہیں تا کہ اس بندہ کا کام کر دیں۔

پانچواں طریقِ دعا

اس کے علاوہ دعا کی قبولیت کے لئے یہ بھی یاد رکھو کہ دعا کرنے سے پہلے اپنے کپڑوں اور بدن کو صاف کرو۔ گو ہر ایک دعا کرنے والا نہیں سمجھتا اور نہ محسوس کرتا ہے مگر جو محسوس کرتے یا کر سکتے ہیں ان کا تجربہ ہے کہ جب انسان دعا کرتا ہے تو اسے خدا تعالیٰ کا ایک قرب حاصل ہو جاتا ہے اور اس کی روح اللہ تعالیٰ کے حضور کھینچی جاتی ہے۔ گو دیکھنے والے کو معلوم نہیں ہوتا کہ خدا نظر آ رہا ہے۔ مگر جس طرح خواب میں روح کو جسم سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح اس وقت خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کے لئے روح الگ کی جاتی ہے چونکہ روح کی صفائی جسم کی صفائی سے تعلق رکھتی ہے اور روح کی ناپاکی جسم کی ناپاکی سے اس لئے اگر جسم ناپاک ہو تو روح پر بھی اس کا ناپاک ہی اثر پڑتا ہے اور اگر جسم پاک ہو تو روح پر بھی اس کا پاک ہی اثر پڑتا ہے۔

ایک واقعہ لکھا ہے واللہ اعلم کہاں تک درست ہے مگر ہے نتیجہ خیز۔ لکھا ہے کہ کسی شہزادی نے ایک معمولی شخص سے شادی کر لی۔ جب وہ دونوں خلوت میں جمع ہوئے تو چونکہ مرد نے کھانا کھا کر ہاتھ نہ دھوئے تھے اس لئے ہاتھوں کی بو سے اسے اتنی تکلیف

ہوئی کہ اس نے کہا کہ اس کے ہاتھ کاٹ دو۔ چنانچہ اس کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے گو خدا تعالیٰ پر کسی کے گندہ اور ناپاک ہونے کا کوئی اثر نہیں ہوسکتا مگر خدا تعالیٰ ہر ایک گند اور ہر ایک ناپاکی کو سخت ناپسند کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام نے تمام عبادتوں کے لئے صفائی کی شرط ضروری قرار دی ہے۔ جس طرح وہ شخص جو پیشاب سے بھرے ہوئے کپڑوں کے ساتھ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اسی طرح وہ دعائیں جو ایسی حالت میں کی جائیں وہ بھی قبول نہیں ہوتیں بلکہ جب کوئی انسان گندی حالت میں خدا کے حضور پیش ہوتا ہے تو بجائے فائدہ اٹھانے کے وہاں سے نکال دیا جاتا ہے۔ یہی سرّ ہے کہ صوفیاء نے دعائیں کرنے کا لباس الگ بنا رکھا ہوتا ہے جسے خوب صاف ستھرا رکھتے اور خوشبوئیں لگاتے ہیں تو دعا کے قبول ہونے کا یہ بھی ایک طریق ہے کہ دعا کرنے سے پہلے انسان اپنے کپڑوں کو صاف ستھرا کر لے جو شخص غریب ہے وہ اس طرح کر سکتا ہے کہ ایک الگ جوڑا بنا رکھے اور اسے صاف کر لیا کرے اس طرح دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔

چھٹا طریقِ دعا

پھر دعا کی قبولیت کے لئے ایک اور طریق ہے اور وہ یہ کہ دعا کے لئے ایک ایسا وقت اور جگہ انتخاب کرے جہاں خاموشی ہو مثلاً اگر دن کا وقت ہے تو جنگل میں کسی ایسی جگہ چلا جائے جہاں سمجھے کہ کوئی میرے خیالات میں خلل انداز نہیں ہو سکے گا یا رات کے وقت جبکہ سب لوگ سوئے ہوں دعا کرے اس طرح یہ ہوتا ہے کہ خیالات

پراگندہ نہیں ہونے پاتے جب کسی ایسی جگہ یا ایسے وقت دعا کی جاتی ہے کہ ادھر سے آوازیں آتی رہتی ہیں تو دعا کی طرف خاص توجہ نہیں ہوسکتی اس طرح توجہ کبھی کسی طرف چلی جاتی ہے اور کبھی کسی طرف چونکہ انسان کی طبیعت میں تجسس کا مادہ ہے اس لئے ذرا سی آواز آنے پر جھٹ ادھر متوجہ ہو جاتا ہے تا معلوم کرے کہ کیا ہوا ہے اس سے بچنے کے لئے وہ لوگ جن کو جلوت سے خلوت میسر نہیں آ سکتی یا آتی ہے مگر بہت تھوڑی دیر کے لئے وہ ایسے وقت دعا کریں جبکہ خاموشی ہو۔ یا ایسی جگہ کریں جہاں کسی قسم کا شور نہ ہو۔

میں نے حضرت مسیح موعود کو دیکھا ہے آپ جنگل میں تنہا چلے جایا کرتے تھے۔ اس بات کا علم اکثر لوگوں کو نہیں ہے۔ مگر آپ اس راستہ سے جو میاں بشیر احمد کے مکان کے پاس سے گزرتا ہے دس بجے کے قریب سیر کو جانے کے علاوہ اکیلے بھی جایا کرتے تھے ایک دن جو آپ جانے لگے تو میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا تھوڑی دیر چلے تو واپس لوٹ آئے اور مسکرا کر فرمانے لگے پہلے تم جانا چاہتے ہو تو ہو آؤ میں بعد میں جاؤں گا۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ آپ اکیلے جانا چاہتے تھے۔ میں واپس آ گیا۔ غرضیکہ علیحدہ جگہ اور خاموش وقت میں خاص توجہ سے دعا کی جاسکتی ہے کیونکہ توجہ کے لئے کوئی بیرونی روک نہیں ہوتی اس لئے طبیعت کا زور ایک ہی طرف لگتا ہے اور جیسا کہ میں نے کسی گزشتہ خطبہ میں بتایا تھا جب تمام زور ایک طرف لگتا ہے تو اپنے راستہ کی ہر ایک روک کو بہا کر لے جاتا ہے۔

ساتواں طریقِ دعا

پھر ایک یہ بھی طریق ہے کہ جب کوئی انسان کسی معاملہ کے متعلق دعا کرنے لگے تو پہلے اپنے نفس کی کمزوریوں کا مطالعہ کرے اور اتنا مطالعہ کرے اتنا کرے کہ گویا اس کا نفس مر ہی جائے اور اسے اپنے نفس سے گھن آنی شروع ہو جائے اور نفس کہہ اٹھے کہ تو بغیر کسی بالا دست ہستی کی مدد اور تائید کے خود کسی کام کا نہیں ہے اور کچھ نہیں کر سکتا۔ جب نفس کی یہ حالت ہو جائے تو دعا کی جائے ایسی حالت میں جس طرح ایک بے دست و پا بچہ کی ماں باپ خبر گیری کرتے ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ بھی اپنے بندے کی کرتا ہے۔ ماں باپ کو دیکھو۔ جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے تو اسے کہتے ہیں خود کھاؤ پیئو۔ مگر دودھ پیتے بچے کی ہر ایک ضرورت اور احتیاج کا انہیں خود خیال اور فکر ہوتا ہے۔

خدا تعالیٰ کے حضور بھی انسان کو اپنے نفس کو اسی طرح ڈال دینا چاہئے۔ جس طرح دودھ پیتا بچہ ماں باپ کے آگے ہوتا ہے لیکن اگر نفس فرعون ہو اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہو تو اس کی کوئی بات قبول نہیں ہو سکتی اس لئے سب سے پہلے انسان کو چاہئے کہ اپنے نفس کو بالکل گرا دے۔ یہ بندے اور خدا میں تعلق پیدا ہونے کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور اس سے دعا بہت زیادہ قبول ہوتی ہے۔

آٹھواں طریقِ دعا

ایک یہ بھی طریق ہے کہ جب انسان دعا کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ کے انعامات کو اپنی آنکھوں کے سامنے لے آئے کیونکہ انسان کو خواہش اور امید کام کروایا کرتی ہے اللہ تعالیٰ کے انعامات کے دیکھنے کے لئے سر سے پاؤں تک خوب غور کرے اور دیکھے کہ اگر میری فلاں چیز نہ ہوتی تو مجھے کس قدر تکلیف اور نقصان ہوتا۔ مثلاً اس طرح نقشہ کھینچے کہ اگر میرے ہاتھ نہ ہوتے اور کوئی دوست مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتا تو میں کیا کرتا۔ یا پیاس لگی ہوتی تو پانی کس طرح پی سکتا۔ پیشاب کرنا ہوتا تو ازار بند کس طرح کھولتا اور پھر باندھ سکتا۔ غرضیکہ اسی طرح ہر ایک چیز کو دیکھے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کے انعام اور فضل کا ایسا نقشہ کھینچے کہ اس کا رواں رواں خدا کی محبت اور الفت سے پر ہو جائے اس وقت اس کے دل پر جوش اور شوق سے امید ایک ایسی لہر مارے گی کہ وہ جو دعا کرے گا وہ قبول ہو جائے گی کیونکہ جب وہ دیکھے گا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے بغیر مانگے اور سوال کئے اس قدر انعامات دے رکھے ہیں تو مانگنے سے کیوں نہ دے گا۔ جب اس کو یہ یقین حاصل ہو جائے گا تو جو مانگے گا وہ مل جائے گا۔

نواں طریقِ دعا

ایک طریق یہ بھی ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ کے انعامات کو نظر کے سامنے لانا چاہئے۔ اسی طرح اس کے غضب کو سامنے لایا جائے اور جس طرح یہ سوچا تھا کہ اگر

میرا فلاں عضو نہ ہوتا تو کیا ہوتا۔ اسی طرح یہ سوچے کہ یہ انعام جو مجھے دیئے گئے ہیں یہ چھین لئے جائیں تو پھر کیا ہو اور یہ بھی دیکھے کہ بہت سے لوگ تھے جن پر میری طرح ہی خدا تعالیٰ کے انعام تھے۔ مگر ان سے چھین لئے گئے اس بات کے لئے تباہ شدہ گھر اور ہلاک شدہ بستیاں یا اپنے جسم کا ہی کوئی تباہ شدہ حصہ کافی سبق دے سکتا ہے وہ اسے دیکھے اور پھر دعا کرے یہ دعا خوف اور طمع کی دعا ہوگی جس کو قرآن کریم نے بھی بیان کیا ہے۔ ایک طرف اس کے خوف ہوگا اور دوسری طرف طمع۔ یہ دو دیواریں ہوں گی جو اسے دنیا سے کاٹ کر اللہ کی طرف مائل کر دیں گی اور اس طرح اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔

دسواں طریقِ دعا

پھر جب کوئی شخص دعا کرنے لگے تو اپنی حالت کو چست بنائے کیونکہ جس طرح نفس مردہ ہو تو اس کا اثر جسم پر پڑتا ہے اسی طرح اگر جسم مردہ ہو تو اس کا اثر نفس پر پڑتا ہے۔ جب کوئی سستی کی حالت اختیار کر لیتا ہے تو اس کے نفس پر بھی سستی چھا جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نماز میں قیام رکوع سجدہ وغیرہ جتنی حالتیں رکھی گئی ہیں وہ سب چستی کی رکھی ہیں تو جسم کی سستی کا اثر روح پر اور خیالات پر ہوتا ہے اس لئے دعا کرنے کے وقت انسان کو چستی کی حالت میں ہونا چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ سجدہ میں جائے تو کہنیاں زمین پر گرا دے۔ مجھے ہمیشہ اس بات کا شوق لگا رہتا ہے کہ میں شریعت کے ہر ایک چھوٹے سے چھوٹے حکم میں بھی معلوم کروں کہ کیا حکمت ہے۔ اس وجہ سے میں نے

اس بات پر غور کرنے کے لئے کہ یہ کیوں حکم ہے کہ سجدہ کرتے وقت کہنیاں زمین پر نہ گرائی جائیں۔ نوافل میں کہنیاں گرا کر دیکھا ہے۔ اس سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اگر پہلے بڑے زور سے دعا ہو رہی ہو تو اس طرح کرنے سے رک گئی ہے اور جب کہنیاں اٹھائی ہیں تو پھر وہی حالت پیدا ہو گئی ہے جو پہلے تھی۔ تو دعا کرتے وقت چستی ہونی چاہئے اور وہ چستی جو امید کی چستی ہوتی ہے نہ کہ کوئی اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زبان سے دعا زیادہ عمدگی سے نکلتی ہے اور مختلف پیرایوں میں دعا کرنے کی توفیق ملتی ہے۔

گیارہواں طریقِ دعا

پھر ایک طریق یہ بھی ہے کہ جب کسی اہم امر کے متعلق دعا کرنے لگو تو اس سے پہلے چند اور دعائیں کر لو اور پھر اصل دعا کرو۔ خدا تعالیٰ نے انسان کے لئے یہ بات رکھی ہے کہ اس کا ہر ایک کام آہستگی سے شروع ہوتا ہے اور جب وہ شروع ہو جاتا ہے تو پھر ترقی کرتا جاتا ہے گویا اس کے کاموں میں تیزی آہستہ آہستہ پیدا ہوتی ہے نہ کہ یکلخت اس لئے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان کسی مقصد کے لئے دعا کرتا ہے لیکن کچھ عرصہ بعد کامیابی نہ دیکھ کر کرنے سے رہ جاتا ہے، وجہ یہ کہ وہ چاہتا ہے کہ جلدی دعا قبول ہو جائے حالانکہ وہ جلدی نہیں ہونے والی ہوتی۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ کسی اہم معاملہ کے متعلق دعا کرنے سے پہلے اور دعائیں کی جائیں جب ان کی وجہ سے ان میں تیزی اور چستی پیدا ہو جائے گی اور اس کے خیالات بلند ہو جائیں گے۔ اس وقت

اپنے خاص مقصد کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دے۔ اس کے لئے ایک اور بہتر طریق یہ بھی ہے کہ انسان پہلے ایسی دعائیں مانگے۔ جنہیں خدا تعالیٰ ضرور قبول کر لیتا ہے۔ دفاتر میں جو ہوشیار کلرک ہوتے ہیں وہ اسی طرح کیا کرتے ہیں کہ اگر ان کا منشاء ہو کہ ہمارا افسر فلاں درخواست کو نامنظور کرے تو اس کے سامنے چار پانچ ایسی درخواستیں پیش کر دیتے ہیں جن کے متعلق انہیں پورا یقین ہو کہ نامنظور کی جائیں گی جب افسر ان کو نامنظور کر چکتا ہے اور خاص طور پر برافروختہ ہوتا ہے تو نامنظور کرانے والی کو پیش کر دیتے ہیں اس طرح وہ بھی نامنظور ہو جاتی ہے اور جب کسی درخواست کے متعلق ان کا یہ منشاء ہو کہ منظور ہو جائے تو پہلے ان امور کو پیش کرتے ہیں جن سے افسر خوش ہو جائے جب دیکھتے ہیں کہ خوش ہے تو اسے بھی پیش کر دیتے ہیں اور اس طرح وہ منظور ہو جاتی ہے۔ اس طرح کام کرنے والے اور ہوشیار کلرک کیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی نکتہ نواز ہے افسر کبھی تو جان بوجھ کر بھی کسی نامنظور کرنے والی درخواست کو منظور کر لیتا ہے کہ اس نے چونکہ ہمیں خوش کیا ہے اس لئے ہم بھی اس کو خوش کر دیں لیکن کبھی وہ نادانی سے ایسا کر بیٹھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی شان ہی ایسی ہے کہ اس کو کبھی دھوکا نہیں لگ سکتا۔ اس لئے وہ خوش ہی ہو کر بات قبول کرتا ہے۔ پس کسی خاص معاملہ کے قبول کرانے کے لئے پہلے ایسی دعائیں کرنی چاہئیں جن کو خدا تعالیٰ نے قبول ہی کر لینا ہو مثلاً یہ کہ الٰہی دین اسلام کی بڑے زور شور سے اشاعت ہو۔ تیرا جلال اور قدرت ظاہر ہو۔ تیرے انبیاء کی عزت اور توقیر بڑھے۔ خدا تعالیٰ کہے گا ایسا ہی ہو۔ اس طرح دعائیں کرتے کرتے

اپنا مقصد بھی پیش کر دیں کہ الٰہی یہ بات بھی ہو جائے تو دعا قبول کرانے کا ایک یہ بھی طریق ہے اس طرح کرنے سے تیزی اور چستی پیدا ہو جاتی ہے اس لئے دعا نہایت عمدگی اور خوبی سے کی جاسکتی ہے اور دوسرے اسے خدا تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور جب اس کے خوش ہونے کی حالت میں دعا پیش کی جائے گی تو ضرور قبول ہو جائے گی۔

بارہواں طریقِ دعا

ایک طریق یہ ہے کہ ایسی جگہ دعا مانگی جائے جو بابرکت ہو چونکہ جگہ کا بھی قبولیت دعا سے خاص تعلق ہوتا ہے۔ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ دنیا کی کسی چیز کا کوئی اثر اور کوئی حرکت ایسی نہیں ہوتی جو ضائع ہو جاتی ہو بلکہ ہر ایک چیز کی خفیف سے خفیف حرکت بھی قائم اور محفوظ رہتی ہے پس جب کسی اچھی چیز سے انسان کا تعلق ہوتا ہے تو اس انسان کا خاص اثر اس پر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مدینہ اور مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے کا کسی اور جگہ پڑھنے سے بہت زیادہ درجہ بتایا ہے کیا وہاں کے پتھر اور گارا کوئی خاص قسم کے ہیں نہیں بلکہ جگہیں برکت والی ہیں اور جو ان میں نماز پڑھتا ہے اس پر اچھا اثر ہوتا ہے یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ انسان سے برکت چلی جاتی ہے۔ قومیں بے برکت ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ یہ اپنی نادانی اور بیوقوفی سے اس دُرِّ بے بہا کو کھو دیتی ہیں مگر بے جان اشیاء میں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے برکت ڈالی جاتی ہے وہ کبھی نہیں جاسکتی اور ہمیشہ کے لئے رہتی ہے (سوائے نہایت خاص وجوہ کے یا خطرناک بداعمالی کے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ

(سورۃ الرعد:12)

کہ جب خدا تعالیٰ کسی قوم پر احسان اور فضل کرتا ہے تو اس وقت تک اس میں تغیر نہیں کرتا اور اسے نہیں ہٹاتا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت میں تغیر نہ پیدا کرے تو انسان اپنی بداعمالیوں اور بدافعالیوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے فضل کو اپنے اوپر سے بند کر لیتا ہے لیکن ایک بے جان چیز ایسا نہیں کر سکتی۔ اس لئے اس پر ہمیشہ کے لئے فضل قائم رہتا ہے دیکھو مدینہ کے لوگ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ایسے ہو گئے ہیں کہ جس طرح وہاں کے لوگوں کی دعائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت پوری ہوتی تھیں اس طرح آج ان کی نہیں ہوتیں۔ مکہ کے رہنے والوں کی بھی یہی حالت ہے وہاں آج بھی دعائیں قبول ہونے کا ویسا ہی اثر ہے جیسا کہ پہلے تھا کیونکہ وہاں کی اینٹیں گارا اور زمین نہیں بگڑی بلکہ آدمی بگڑ گئے ہیں تو جن جگہوں پر خدا تعالیٰ کا فضل نازل ہو جاتا ہے وہ پھر کبھی نہیں رکتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا خزانہ ایسا وسیع ہے کہ جس کے خالی ہونے کا کبھی خیال بھی نہیں آ سکتا جن مقامات پر خدا تعالیٰ نے فضل کر دیا ہے پھر ان پر کبھی منفصل نہیں ہوتا- اس لئے خاص مقامات میں دعا خاص طور پر قبول ہوتی ہے پس انسان کو چاہئے کہ جب دعا کرنے لگے تو ایسے ہی مقام کو چن کر کرے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے پاس بھی ایک مصلّٰی تھا آپ فرماتے تھے کہ میں جب کبھی اس مصلے پر بیٹھ کر دعا کرتا ہوں خاص طور پر قبول ہوتی ہے تو خاص اشیاء میں خاص برکت کی وجہ سے خاص ہی اثر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو پسند فرمایا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

نے اس پر عمل کیا ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لئے ایک خاص جگہ معین کر دیتے تھے جہاں سوائے عبادت کے اور کام نہیں کئے جاتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی بیت الدعا بنایا ہوا تھا۔ تو یہ بھی دعا قبول ہونے کا ایک طریق ہے۔

یہ بہت سے طریق میں نے آپ لوگوں کو بتائے ہیں۔۔۔ یہ باتیں گو بظاہر چھوٹی چھوٹی معلوم ہوتی ہیں مگر دراصل چھوٹی نہیں ان کو استعمال کر کے دیکھو تو پتہ لگے گا کہ ان سے کتنے کتنے بڑے نتائج نکلتے ہیں۔ جس طرح ایک ذرا سی کشش بدخط سے خوبصورت خط بنا دیتی ہے اسی طرح یہ باتیں دعا کو قبولیت کے درجہ پر پہنچا دیتی ہیں۔۔۔

اس سے بڑھ کر ہمارے لئے اور کون سا طریق کامیابی ہو سکتا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور عرض کریں کہ آپ ہی ہماری مدد کیجئے۔ پس آپ لوگ اپنے اعتقاد، اپنے اعمال میں خاص اصلاح کر لیں، تا تمہارا کھانا پینا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، غرضیکہ ہر سکون اور ہر حرکت اسی کے لئے ہو جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے خطبہ میں ایک ایسا وقت آتا ہے کہ اس وقت کی کی ہوئی دعا قبول ہو جاتی ہے۔ پھر جمعہ سے مغرب تک ایسا ہی وقت آتا ہے۔ پھر رمضان کے آخری عشرہ میں بھی ایسا موقعہ آتا ہے۔ خدا کے فضل سے آپ لوگوں کو یہ سب موقعے نصیب ہیں۔ اس لئے خوب دعائیں کرو تا خدا تعالیٰ اس مبارک مہینہ کے طفیل اور اس بابرکت پیغام کے طفیل جو تم دنیا کو پہنچانا چاہتے ہو تمہارے راستے سے سب روکیں دور کر دے اور تمہیں اس کام کا پورا پورا اہل بنائے جو تمہارے سپرد کیا گیا ہے۔ آمین۔

(خطبات محمود جلد 5 صفحہ 186 تا 202)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ (سورۃ البیّنہ:6)

رغبتِ دل سے ہو پابند نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصۂ احکام نہ ہو
پاس ہو مال تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکر مسکین رہے تم کو غمِ ایّام نہ ہو
تم مدبّر ہو کہ جرنیل ہو یا عالم ہو
ہم نہ خوش ہوں گے کبھی تم میں گر اسلام نہ ہو

(کلامِ محمود)

پنج ارکانِ اسلام

مرتّبہ

محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان

نظر ثانی

فخر الحق شمس

ناشر: نظارت نشر و اشاعت قادیان

پنج ارکان اسلام

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنی عبادت کا حکم دیا ہے، یہ عبادت پانچ حصوں میں منقسم ہے، جنہیں پنج ارکان اسلام کہتے ہیں۔ یعنی اسلام کے ایسے ستون جن پر اسلام کی عمارت استوار ہے۔ ارکان اسلام میں سے پہلا رُکن کلمہ ہے یعنی یہ اعتراف کرنا اور گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلّم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ وہی اللہ تعالیٰ کا پیغام لائے ہیں اور اسلام کے سارے احکام انہوں نے ہی آ کر بتائے ہیں۔

ان ارکان میں سے دوسرا رُکن نماز پڑھنا، تیسرا زکوٰۃ دینا، چوتھا رمضان کے روزے رکھنا اور پانچواں خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے مکّہ جانا یعنی حج کرنا ہے۔ اسلام کے ان پانچوں ارکان کی تفصیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث سے واضح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ، وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ، وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ، وَحَجِّ الْبَیْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔

(بخاری کتاب الایمان)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ اوّل یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ دوسرے نماز قائم کرنا، تیسرے زکوٰۃ دینا، چوتھے بیت اللہ کا حج کرنا، پانچویں روزے رکھنا۔

1۔ یہ پانچ ارکانِ اسلام جن کا اوپر کی حدیث شریف میں ذکر ہے یعنی صدقِ دل سے کلمہ طیّبہ کی شہادت دینا۔ نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔ خانہ کعبہ کا حج کرنا اور ماہِ رمضان کے روزے رکھنا، مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کئے گئے ہیں۔

2۔ مسلمانوں کو ان احکام کی بجا آوری سے جسمانی اور روحانی دونوں فائدے ہوتے ہیں۔

3۔ اسلام کے یہ پانچ ارکان ایمان والوں کو نجات دلانے کا ذریعہ ہیں۔ جو اِن پر اخلاص کے ساتھ عمل کرتے ہیں ان کو آخرت کی تکلیف و مصیبت سے نجات ملتی ہے۔

5۔ جو لوگ ان احکام پر ایمان نہیں رکھتے اور ان پر عمل نہیں کرتے وہ مسلمان نہیں کہلا سکتے۔

کلمہ طیبہ کی حقیقت

1۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو کلمہ طیبہ کہتے ہیں۔ یہ اسلام کا سب سے پہلا رُکن ہے۔ مذہب اسلام کا تمام خلاصہ اس کلمہ میں درج ہے۔

2۔ ہر مسلمان پر اس کلمہ کو سچے دل کے ساتھ زبان سے پڑھنا اور اس پر عمل کرنا فرض ہے۔

3۔ اللہ تعالیٰ پر سچا اعتقاد رکھنا، اس کے احکام کی پیروی کرنا، ہر وقت اس کی طرف متوجہ رہنا اور تمام باتوں پر احکامِ الٰہی کو مقدّم رکھنا کلمہ طیبہ کا خلاصہ ہے۔

4۔ یہ کلمہ روحانی زندگی کے حاصل کرنے کا عظیم الشان گُر ہے، اس کو سچے دل سے

پڑھنے والوں پر اللہ تعالیٰ خوش اور راضی رہتا ہے۔

5۔کلمہ طیبہ کی حقیقت یہی ہے کہ اس کا زبان سے اقرار کرنا اور دل سے اس بات کی تصدیق کرنا کہ میرا معبود سوائے خدا تعالیٰ کے دوسرا کوئی نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول برحق ہیں۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یہ توحید کا کلمہ ہے۔اس کے معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت اور سچی فرمانبرداری کے لائق نہیں ہے۔خدا تعالیٰ اگر توحید کے پھیلانے میں کسی دوسرے کا محتاج ہوتا یا کسی اور کو اس کام میں اپنا شریک بناتا تو بھی شرک لازم آتا تھا۔مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا جملہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ شامل کرنے میں سرّ یہی کہ تا توحید کا سبق کامل ہو اور دنیا کو معلوم ہو کہ جو کچھ آتا ہے درحقیقت اسی خدا کی طرف سے آتا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہدایات کو خدا تعالیٰ سے پا کر مخلوق کو پہنچانے والے ہیں اور کہ جو کچھ ادھر سے آتا ہے وہ اسی راہ سے آتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص656)

ایک بات ہے جس میں کوئی تغیر نہیں۔وہ ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اصل یہی بات ہے اور باقی جو کچھ ہے وہ اس کے مکملات ہیں۔توحید کی تکمیل نہیں ہوتی جب تک عبادات کی بجا آوری نہ ہو۔اس کے یہی معنے ہیں کہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کہنے والا اس وقت اپنے اقرار میں سچا ہوتا ہے کہ حقیقی طور پر عملی پہلو سے بھی وہ

ثابت کر دکھائے کہ حقیقت میں اللہ کے سوا کوئی محبوب و مطلوب اور مقصود نہیں ہے۔ جب اس کی یہ حالت ہو اور واقعی طور پر اس کا ایمانی اور عملی رنگ اس اقرار کو ظاہر کرنے والا ہو، تو وہ خدا تعالیٰ کے حضور اس اقرار میں جھوٹا نہیں۔ ساری مادی چیزیں جل گئی ہیں اور ایک فنا اُن پر اس کے ایمان میں آ گئی ہے۔ تب وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ منہ سے نکالتا ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ جو اس کا دوسرا جزو ہے وہ نمونہ کے لئے ہے۔ کیونکہ نمونہ اور نظیر سے ہر بات سہل ہو جاتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام نمونوں کے لئے آتے ہیں اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم جمیع کمالات کے نمونوں کے جامع تھے۔ کیونکہ سارے نبیوں کے نمونے آپؐ میں جمع ہیں۔

(ملفوظات جلد دوم ص 59)

کلمہ کے معنے کی طرف غور کرو۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ انسان زبان سے اقرار کرتا ہے اور دل سے تصدیق کرتا ہے کہ میرا معبود بجز خدا کے اور کوئی نہیں۔ اِلٰہ ایک عربی لفظ ہے اور اس کے معنے معبود اور محبوب اور اصل مقصد کے ہیں۔ یہ کلمہ قرآن شریف کا خلاصہ ہے جو مسلمانوں کو سکھلایا گیا ہے۔ اکثر لمبی کتابوں کا یاد کرنا ہر ایک کے واسطے مشکل ہے اور اللہ تعالیٰ حکیم ہے۔ اُس نے ایک مختصر سا کلمہ سنا دیا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ جب تک خدا کو مقدّم نہ کیا جاوے۔ جب تک خدا کو معبود نہ بنایا جاوے۔ جب تک خدا کو مقصود نہ ٹھہرایا جاوے انسان کو نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ حدیث شریف میں آیا ہے مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَدَخَلَ الْجَنَّۃَ جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا وہ بہشت میں داخل ہوا۔ لوگوں نے اس حدیث کا مفہوم سمجھنے میں دھوکہ کھایا ہے۔ وہ یہ

خیال کرتے ہیں کہ صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینا کافی ہے اور صرف اتنے سے انسان بہشت میں داخل ہو سکے گا۔ خدا تعالیٰ الفاظ سے تعلق نہیں رکھتا وہ دلوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ درحقیقت اس کلمہ کے مفہوم کو اپنے دل میں داخل کر لیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی عظمت پورے رنگ کے ساتھ اُن کے دلوں میں بیٹھ جاتی ہے وہ جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جب کوئی شخص سچے طور پر کلمہ کا قائل ہو جاتا ہے تو بجز خدا کے اور کوئی اس کا پیارا نہیں رہتا۔ بجز خدا کے کوئی اس کا معبود نہیں رہتا اور بجز خدا کے کوئی اس کا مطلوب باقی نہیں رہتا۔ وہ مقام جو ابدال کا مقام ہے اور وہ جو قطب کا مقام ہے اور وہ جو غوث کا مقام ہے وہ یہی ہے کہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر دل سے ایمان ہو۔۔۔۔۔۔۔

یہ کلمہ شریف ایک اللہ کے سوا تمام الٰہوں کی نفی کرتا ہے۔ تمام انفسی اور آفاقی الٰہ باہر نکال کر اپنے دل کو ایک اللہ کے واسطے پاک صاف کرنا چاہئے۔ بعض بُت ظاہر ہیں مگر بعض بُت باریک ہیں۔ مثلاً خدا تعالیٰ کے سوائے اسباب پر توکّل کرنا بھی ایک بُت ہے مگر یہ ایک باریک بُت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ باریک بُت جو لوگ اپنی بغلوں کے اندر دبائے پھرتے ہیں ان کا نکالنا ایک مشکل امر ہے۔ بڑے بڑے فلسفی اور حکیم ان کو اپنے اندر سے نکال نہیں سکتے۔ وہ نہایت باریک کیڑے ہیں جو کہ خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کی خوردبین کے سوائے نظر نہیں آ سکتے۔ وہ بڑا ضرر انسان کو پہنچاتے ہیں۔ وہ بُت جذبات نفسانی کے ہیں جو کہ انسان کو خدا تعالیٰ اور اپنے ہم جنسوں کی حقوق تلفی میں حد سے باہر لے جاتے ہیں۔ بہت سے پڑھے لکھے جو عالم کہلاتے ہیں اور فاضل

کہلاتے ہیں اور مولوی کہلاتے ہیں اور حدیثیں پڑھتے ہیں اپنے آپ میں ان بتوں کی شناخت نہیں کر سکتے اور ان کی پوجا کرتے ہیں۔ اِن بتوں سے بچنا بڑے بہادر آدمی کا کام ہے۔ جو لوگ اِن بتوں کے پیچھے لگتے ہیں وہ آپس میں نفاق رکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق تلف کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے ایک شکار مارا ہے۔ حد سے زیادہ اسباب پر زور مارتے ہیں اور ان کا تمام بھروسہ ان اسباب پر ہی ہوتا ہے۔ جب تک ان باتوں کا قلع قمع نہ کیا جاوے توحید قائم نہیں ہوسکتی۔

(تقاریر جلسہ سالانہ 1906ء ص5۔1)

اہمیت وحقیقتِ نماز

اسلام کا دوسرا اہم رُکن نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں نماز پڑھنے کی بار بار تاکید فرماتا ہے۔ اور باقاعدگی سے نماز پڑھنے والوں کی تعریف اور نہ پڑھنے والوں یا اس میں سستی برتنے والوں کی مذمت کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ

(سورۃ المومنون:10)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر محافظ بنے رہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں بھی نماز کی بڑی تاکید اور فضیلت آئی ہے۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نماز دین کا ستون ہے۔ جس نے نماز باقاعدگی سے پڑھی اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے اسے ترک کیا اس نے دین کو گرایا اور اس کی عمارت منہدم کردی۔

1۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

یعنی ہم نے تمام جنّ اور انس کو محض اپنی عبادت کی غرض سے پیدا کیا ہے۔

2۔نماز اسلام کا دوسرا رُکن ہے اور سب سے بڑی عبادت ہے، تمام امیر، غریب مسلمان مرد عورتوں، بالغ اور بچوں پر فرض ہے۔

3۔اللہ تعالیٰ نے اسلام میں باہم محبت اتفاق اور ہمدردی رکھنے کے لئے پنجوقتہ نماز باجماعت قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز میں ایک امیر اور غریب اور ایک آقا اور خادم دونوں باہم مل کر کھڑے ہو سکتے ہیں۔

4۔ہر ایک نماز کو اس کے اپنے وقتِ مقررہ پر پڑھنے کا حکم ہے۔نماز دردِ دل خلوصِ قلب، ادب وانکسار، تضرع، خشوع وخضوع، سوز وگداز، توجہ الی اللہ اور یکسوئی کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔

5۔نماز کی اصل روح اور مغز دعا ہے اور دعا بغیر دل کی تڑپ کے ہو نہیں سکتی۔نماز ظاہری عمل کا نام نہیں۔جب تک باطن کی چاشنی ساتھ نہ ہو۔

6۔نماز کے واسطے تمام بدن کا پاک ہونا، باوضو ہونا، لباس کا صاف ہونا اور جس چیز پر نماز پڑھی جائے اس کا پاک صاف ہونا ضروری ہے۔سب سے زیادہ دل کا پاک ہونا ضروری ہے۔

7۔نماز پڑھنے والا اپنے آپ کو تمام ظاہری وباطنی، روحانی وجسمانی نجاست سے

پاک رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام ظاہری و اندرونی حالات کا جاننے والا ہے۔

8۔نماز پڑھنے کا سب سے بڑا فائدہ اس آیت کریمہ میں بیان ہوا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ

یقیناً نماز بے حیائی کی باتوں سے اور ناپسندیدہ سے روکتی ہے۔

9۔جس طرح ایک اہم اور عظیم الشان کام کو شروع کرنے سے پہلے مناسب تیاری کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح نماز جیسی عظیم الشان عبادت کو صحیح اور مکمل طور پر ادا کرنے کے لئے چند باتیں ضروری ہیں، جن کو شرائط نماز کہتے ہیں اور وہ مندرجہ ذیل پانچ ہیں:

الف۔ پانچ اوقات نماز

ب۔جسم کی صفائی، کپڑوں اور جگہ کی پاکیزگی

ج۔ پردہ پوشی یعنی عورت مرد کے لئے مناسب لباس کا پہننا

د۔نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا

ھ۔صحت نماز کے لئے نیّت کرنا

10۔ نماز کے ارکان سات ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔تکبیر تحریمہ، قیام، قرأت، رکوع، دو سجدے، آخری قعدہ، سلام۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

مفہوم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے سننے کے بعد نماز کی طرف توجہ کرو جس کی پابندی کے واسطے بار بار قرآن شریف میں تاکید کی گئی ہے۔لیکن ساتھ ہی اس کے یہ فرمایا گیا ہے

کہ وَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ۔ ویل ہے ان نمازیوں کے واسطے جو کہ نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔

سو سمجھنا چاہئے کہ نماز ایک سوال ہے جو کہ انسان جدائی کے وقت درد اور رقّت کے ساتھ اپنے خدا کے حضور میں کرتا ہے کہ اس کو لقا اور وصال ہو۔۔۔پس پاک جذبات کے پیدا کرنے کے واسطے خدا تعالیٰ نے نماز رکھی ہے۔نماز کیا ہے ایک دعا جو درد سوزش حرقت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے طلب کی جاتی ہے۔تا کہ بدخیالات اور بُرے ارادے دفع ہو جاویں۔اور پاک محبت اور پاک تعلق حاصل ہو جاوے۔اور خدا تعالیٰ کے احکام کے ماتحت چلنا نصیب ہو۔صلوٰۃ کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دعا صرف زبان سے نہیں بلکہ اس کے ساتھ سوزش جلن اور حرقت کا ہونا ضروری ہے۔خدا تعالیٰ دعا کو قبول نہیں کرتا جب تک انسان حالت دعا میں ایک موت تک نہیں پہنچتا۔۔

نماز بڑے بھاری درجے کی دعا ہے مگر لوگ اس کی قدر نہیں کرتے۔۔۔ ہمارا تجربہ ہے کہ خدا کے قریب لے جانے والی کوئی نماز سے زیادہ نہیں۔نماز کے اجزاء اپنے اندر ادب خاکساری اور انکساری کا اظہار رکھتے ہیں۔قیام میں نمازی دست بستہ کھڑا ہوتا ہے جیسا کہ ایک غلام اپنے آقا اور بادشاہ کے سامنے طریق ادب سے کھڑا ہوتا ہے۔رکوع میں انسان انکساری کے ساتھ جھک جاتا ہے۔سب سے بڑا انکسار سجدہ میں ہے جو بہت ہی عاجزی کی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔

(تقاریر جلسہ سالانہ 1906ء ص6۔8)

نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں۔ یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔

(ملفوظات جلد اوّل ص 254)

میں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلّق حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری رُوح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔

(ملفوظات جلد اوّل ص 163)

نماز کیا چیز ہے۔ نماز اصل میں ربّ العزّۃ سے دُعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اُسوقت اُسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی۔ اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذّت اور ذوق آنے لگے گا۔ جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزہ آتا ہے۔ اسی طرح پھر گریہ اور پکار کی لذت آئیگی۔ اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائیگی۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 321)

نماز پڑھو اور تدبّر سے پڑھو اور ادعیہ ماثورہ کے بعد اپنی زبان میں دعائیں مانگنی مطلق حرام نہیں ہے جب گدازش ہو تو سمجھو کہ مجھے موقعہ دیا گیا ہے اس وقت کثرت سے مانگو اس قدر مانگو کہ اس نکتہ تک پہنچو کہ جس سے رقّت پیدا ہو جاوے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 631)

یاد رکھو رسم اور چیز ہے صلوٰۃ اور چیز۔ صلوٰۃ ایسی چیز ہے کہ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے قُرب کا کوئی قریب ذریعہ نہیں۔ یہ قرب کی کنجی ہے۔ اسی سے کشوف ہوتے ہیں۔ اسی سے الہامات اور مکالمات ہوتے ہیں۔ یہ دعاؤں کے قبول ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص: 347)

نماز خدا تعالیٰ کی حضوری ہے اور خدا تعالیٰ کی تعریف کرنے اور اُس سے اپنے گناہوں کے معاف کرانے کی مرکّب صورت کا نام نماز ہے۔ اس کی نماز ہرگز نہیں ہوتی جو اس غرض اور مقصد کو مدِّنظر رکھ کر نماز نہیں پڑھتا۔ پس نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو۔ کھڑے ہو تو ایسے طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتا دے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دَست بستہ کھڑے ہو اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جھکتا ہے اور سجدہ کرو تو اس آدمی کی طرح جس کا دل ڈرتا ہے اور نمازوں میں اپنے دین اور دُنیا کے لئے دُعا کرو۔

(ملفوظات جلد دوم ص 184)

روزہ کی فرضیت

اسلامی عبادات کا دوسرا اہم رُکن روزہ ہے۔ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس میں انسانی جسم کی تہذیب، اس کی اصلاح اور قوتِ برداشت کی تربیّت مدّنظر ہوتی ہے۔

1۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

یعنی جو تم میں سے رمضان کے مہینہ میں زندہ وسلامت ہو۔ اس پر ماہِ رمضان کے روزے رکھنے فرض ہیں۔ روزہ ایسی عبادت ہے جس کا وجود قدیم مذاہب میں بھی ملتا ہے۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

(سورۃ البقرۃ: 184)

اے مسلمانو! تم پر روزہ رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اس کی غرض تقوی کا حصول۔ یہاں روزہ کو متقی بننے کا ایک مجرب نسخہ بتایا گیا ہے۔ یعنی اگر تم اس نسخہ پر عمل کرو گے تو متقی بن جاؤ گے۔

2۔ روزہ اصلاح نفس کا ذریعہ ہے، روزہ رکھنے سے تزکیہ نفس اور تجلی قلب ہوتی ہے اور یہ تقوی اور قرب الٰہی حاصل کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ یہ اسلام کا چوتھا رُکن

ہے۔اسلام میں روزہ رکھنے والے کا درجہ بہت بلند ہے۔ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں،مگر روزہ میرے لئے ہے اس لئے میں خود اس کی جزا بنوں گا۔

(بخاری کتاب الصوم)

3۔تمام عاقل بالغ مسلمانوں پر رمضان کے روزے فرض ہیں۔مگر مریض اور مسافر کو رخصت ہے کہ ان دنوں میں روزہ نہ رکھیں۔جس وقت سفر سے واپس آئیں یا بیماری سے صحت پائیں،دوسرا رمضان آنے سے پہلے ان روزوں کو پورا کرلیں۔

4۔روزے رکھنے میں بہت سے فائدے ہیں۔بھوک برداشت کرنے سے کم کھانے کی عادت ہوجاتی ہے۔جو قربِ الٰہی کا خاص ذریعہ ہے۔جب اپنے کھانے پینے کی چیزوں سے رُکتا ہے تو دوسروں کے مالوں کو ناجائز طور پر کھانے سے بھی ضرور بچے گا۔

5۔نفلی روزے شوال کی دوسری تاریخ سے سات تاریخ تک اور ہر چاند کی 13۔14۔15 اور یوم الحج یعنی 9 ذی الحج کو اور یوم عاشورہ یعنی 10 محرم کو بھی رکھے جاتے ہیں۔

6۔روزہ دار خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے۔اس کی یاد میں اور اس کے ذکر میں مشغول رہے۔بھلائی اور نیکی کے کام کرتا رہے۔جھوٹ بولنے،گالی دینے،غیبت کرنے غرض کُل بری باتوں سے پرہیز کرے۔ورنہ روزے کا کوئی فائدہ نہیں۔

7۔سورج غروب ہونے پر نماز مغرب سے پہلے اس دعا کو پڑھ کر روزہ افطار کرنا چاہئے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ
تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ ۔

اے اللہ! میں نے تیرے لئے ہی روزہ رکھا، اور میں تجھ پر ایمان لایا،
اور تجھ پر ہی توکّل کیا، اور تیرے ہی رزق سے افطار کرتا ہوں۔

8۔ کھجور یا ٹھنڈے پانی سے افطار کرنا سنّت ہے۔ دوسروں کا روزہ افطار کرانے میں بڑا ثواب ہے۔ روزہ کھولنے میں جلدی کرنا اور سحری میں تاخیر کرنا پسندیدہ امر ہے۔

9۔ رمضان میں قرآن کریم نازل ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بابرکت مہینہ میں بہت عبادت کرتے اور صدقہ وخیرات کرتے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ رمضان المبارک میں بہت دعائیں مانگیں، قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کریں، غریبوں کی مدد کریں اور نیک اعمال بجالائیں تاکہ ان کو رمضان کی برکتوں سے وافر حصہ ملے۔

10۔ رمضان میں بعد نماز عشاء یا تہجد کے وقت نماز تراویح پڑھی جاتی ہے جس کی مسنون تعداد آٹھ رکعت ہے۔ رمضان کے آخری عشرہ میں روزہ دار اعتکاف بیٹھتے ہیں اور عید کا چاند دیکھ کر اٹھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور رُوح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے۔ اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 292)

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیّہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّی قلب کرتا ہے۔ تزکیّہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے۔ اور تجلّی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اُس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص256)

روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالَم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدِّنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھُوکا رہے بلکہ اُسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو رُوح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص:102)

زکوٰۃ کی اہمیت وفرضیت

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے اموال کو خرچ کرنا جہاں ایک بہت بڑی نیکی اور بھلائی ہے وہاں یہ ایک مالی عبادت بھی ہے۔ انسان کے پاس جو مال ہے وہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے اور اس کی امانت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اس امانت میں سے کچھ واپس لینا چاہے اور بندے کو کہے کہ اس کے دیئے ہوئے مال میں سے وہ اس کی راہ میں خرچ کرے تو خوشی اور پورے انشراح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ماننا اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا انسان کی عین سعادت اور اللہ تعالیٰ کی برکات کا مورد بننے کا یقینی اور قطعی ذریعہ ہے۔ اس کو زکوٰۃ کہتے ہیں۔ مسلمان زکوٰۃ کو ایک عبادت سمجھ کر خوش دلی سے ادا کرتا ہے کیونکہ اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کے احسانات کی وجہ سے جذبہ تشکر اور اس کے فضلوں کی امید کارفرما ہوتی ہے۔

1۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ

(سورۃ الروم:40)

ترجمہ: اور اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تم جو کچھ زکوٰۃ دیتے ہو تو یہی ہیں وہ لوگ جو (اسے) بڑھانے والے ہیں۔

یعنی زکوٰۃ محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے دینی چاہئے، جو لوگ زکوٰۃ دیتے ہیں وہ اپنے مال کو کم نہیں کرتے بلکہ بڑھاتے ہیں۔

2۔ زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ اس کے معنے مال کا بڑھنا اور مال کو پاک کرنا ہے۔ یہ وہ صدقہ ہے جو امیروں سے لے کر غریبوں کو دیا جاتا ہے۔

3۔ ہر عاقل بالغ صاحبِ مال جس کے پاس سونا، چاندی، روپیہ، مویشی یا مالِ تجارت ہو۔ اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

4۔ یاد رہے زکوٰۃ حلال کمائی کے مال پر فرض ہے اور سالانہ ادا کی جاتی ہے۔ اس کی ادائیگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی سچی محبت، حقیقی تعلق اور اس کی رضامندی حاصل ہو نیز بخل کی عادت دُور ہو، غریبوں کی تکلیفیں ختم ہوں، مال و متاع کی محبت سرد ہو اور دین کو دنیا پر مقدّم کرنے کی عادت پختہ ہو۔

5۔ اللہ تعالیٰ مال دار لوگوں کے متعلق حکم دیتا ہے:

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ

(سورۃ التوبہ:103)

ترجمہ: تُو ان کے مالوں میں سے صدقہ قبول کر لیا کر۔ اس ذریعہ سے تُو اُنہیں پاک کرے گا۔ نیز ان کا تزکیہ کرے گا۔

6۔ قرضدار پر زکوٰۃ واجب نہیں، اور نہ رہائشی مکان پر اور نہ روزانہ پہننے والے زیورات پر فرض ہے۔

7۔ نقدی، سونا، چاندی اور دوسرے ہر قسم کے سرمائے کے لئے نصاب کا معیار چاندی ہے۔ یعنی جس کے پاس باون تولے چھ ماشے چاندی ہو یا اتنا روپیہ یا سونا ہو کہ اس سے اس مقدار میں چاندی خریدی جا سکتی ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ شرح

زکوۃ پورے سرمائے کا چالیسواں حصہ یا اڑھائی فیصد ہے۔ جو زیورات کبھی کبھی پہننے میں آتے ہیں ان پر بھی اسی حساب سے زکوۃ دی جاتی ہے۔ تاہم سونے چاندی کا جو زیور عورت کے ذاتی استعمال میں آتا ہے اور وہ کبھی کبھی مانگنے غریب عورتوں کو بھی استعمال کے لئے دے دیتی ہے اس پر زکوۃ نہیں۔

8۔ زکوۃ کا پیسہ محتاج، غریب، نادار اور مستحق مسلمانوں، مؤلّفۃ القلوب پر یا دینی کاموں پر خرچ کیا جاتا ہے۔

9۔ زکوۃ سالانہ ادا کرنے کی میعاد تب سے مقرر کی جائے گی جب سے مال، زیور یا روپیہ موجود ہو۔ اگر کسی نے اپنا پیسہ قرض پر دیا ہوا ہے تو اُس پر زکوۃ نہیں دی جاتی، جب تک کہ روپیہ واپس نہ آجائے۔

10۔ زکوۃ اور صدقہ میں خاص فرق نہیں ہے، لیکن صدقہ الگ ہے اور زکوۃ الگ ہے۔ سیّد کے لئے زکوۃ لینا منع ہے لیکن اضطراری حالت میں جائز ہے۔

قرآن کریم میں زکوۃ کی تقسیم اس طرح پر لکھی ہے:

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

(سورۃ التوبہ:60)

ترجمہ: صدقات تو محض محتاجوں اور مسکینوں اور اُن (صدقات) کا انتظام کرنے والوں اور جن کی تالیفِ قلب کی جارہی ہو اور گردنوں کو آزاد کرانے اور چٹّی میں مبتلا

لوگوں اور اللہ کی راہ میں عمومی خرچ کرنے اور مسافروں کے لئے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک فرض ہے۔ اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

بہت سے لوگ زکوٰۃ دے دیتے ہیں مگر وہ اتنا بھی نہیں سوچتے اور سمجھتے کہ یہ کس کی زکوٰۃ ہے۔ اگر کتے کو ذبح کر دیا جاوے یا سؤر کو ذبح کر ڈالو تو وہ صرف ذبح کرنے سے حلال نہیں ہو جائے گا۔ زکوٰۃ تزکیہ سے نکلی ہے۔ مال کو پاک کرو اور پھر اس میں سے زکوٰۃ دو۔ جو اس میں سے دیتا ہے اُس کا صدق قائم ہے لیکن جو حلال حرام کی تمیز نہیں کرتا وہ اس کے اصل مفہوم سے دُور پڑا ہوا ہے اس قسم کی غلطیوں سے دست بردار ہونا چاہئے اور ان ارکان کی حقیقت کو بخوبی سمجھ لینا چاہئے تب یہ ارکان نجات دیتے ہیں ورنہ نہیں اور انسان کہیں کا کہیں چلا جاتا ہے۔ یقیناً سمجھو کہ فخر کرنے کی کوئی چیز نہیں ہے اور خدا تعالیٰ کا کوئی انفسی یا آفاقی شریک نہ ٹھہراؤ اور اعمالِ صالحہ بجالاؤ۔ مال سے محبت نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

(اٰلِ عمران: 93)

یعنی تم برّ تک نہیں پہنچ سکتے جب تک وہ مال خرچ کرو جس کو تم عزیز رکھتے ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو اپنا اُسوہ بناؤ۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 103)

حج کی حقیقت اور اہمیت

1۔حج کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ط

(آل عمران:98)

اور لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ وہ (اس کے) گھر کا حج کریں

(یعنی) جو بھی اس (گھر) تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔

2۔حج کرنا اسلام کا پانچواں اور آخری رکن ہے۔

3۔مکہ معظّمہ جا کر خانہ کعبہ کا طواف کرنا، صفا مروہ پر دوڑنا اور بعض اور مقامات کی عبادت بجالانے کو حج کرنا کہتے ہیں۔مقامات حج یہ ہیں: بیت اللہ، حطیم، حجر اسود، مُلتَزَم، رکن یمانی، مطاف، مقام ابراہیم، زمزم، مسجد الحرام، صفا و مروہ۔ مکہ سے باہر کے مقامات یہ ہیں: مِنٰی، عرفات، مزدلفہ، مواقیت، ذوالحلیفہ، جحفہ، ذاتُ العرق، قرن منازل، یَلَمْلَم، تنعیم، حرم۔

4۔جو شخص مالدار ہے اور تندرست ہے، حج کے راستے میں کسی قسم کی رکاوٹیں بھی نہیں ہیں یعنی راستے میں امن کی صورت ہے۔ایسے شخص پر حج کرنا فرض ہے۔

5۔تمام عمر میں ایک بار حج کرنا فرض ہے، ایک سے زیادہ بار نفلی حج کہلاتا ہے۔

6۔حج کے لئے جاتے وقت نیک نیّت کا ہونا ضروری ہے۔بعض لوگ محض نام

پیدا کرنے کی غرض سے یا حاجی کہلانے کے لئے یا رسمی طور پر جاتے ہیں ایسے لوگ حج کے اصل مقصد اور ثواب سے محروم رہتے ہیں۔

7۔ احرام باندھنے سے پہلے حجامت وغیرہ سے فراغت پا کر وضو غسل کر کے خوشبو لگا کے ایک تہہ بند اور ایک چادر بغیر سلی ہوئی پہننی چاہئے اس کے علاوہ اور کوئی چیز پہنی یا اوڑھی نہیں جاتی۔ دو نفل نماز پڑھ کر حج کی نیت کر کے سواری پر یا پیدل مندرجہ ذیل تکبیریں بلند آواز سے پڑھتے ہوئے مکّہ کی طرف روانہ ہوا جاتا ہے۔

لَبَّیْكَ، لَبَّیْكَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ،

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَكَ،

لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ

میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، اے اللہ تعالیٰ میں حاضر ہوں، کوئی تیرا شریک نہیں، ہر تعریف اور ہر نعمت تیرے ہی لئے ہے، اور تیری بادشاہت میں تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں۔

8۔ ہر نماز کے بعد، ہر زیارت اور مقام عبادت پر ان تکبیرات کو پڑھتے رہنا چاہئے۔

9۔ بیت اللہ کے طواف اور سعی بین الصفا والمروہ کا نام عمرہ ہے۔ اس کیلئے مکہ سے باہر کے مقام سے احرام باندھنا چاہئے۔ اس لئے مکہ میں رہنے والے لوگ عمرہ کے احرام کیلئے تنعیم جاتے ہیں اور وہاں سے احرام باندھ کر واپس مکہ آتے ہیں۔ تاکہ اس عبادت کے لئے سفر کی شرط پوری ہو جائے۔ عمرہ کے لئے کوئی خاص وقت مقرر

نہیں۔سال کے کسی حصہ میں ادا کیا جاسکتا ہے۔البتہ نویں ذی الحج سے تیرہ ذی الحج تک ان چار دنوں میں عمرہ کا احرام باندھنا درست نہیں۔کیونکہ یہ حج ادا کرنے کے دن ہیں۔عمرہ کا احرام کھولنے کا وہی طریق ہے جو حج کے احرام کھولنے کا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

حج سے صرف اتنا ہی مطلب نہیں کہ ایک شخص گھر سے نکلے اور سمندر چیر کر چلا جاوے اور رسمی طور پر کچھ لفظ منہ سے بول کر ایک رسم ادا کر کے چلا آوے۔اصل بات یہ ہے کہ حج ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے۔سمجھنا چاہئے کہ انسان کا اپنے نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی محبت میں کھویا جاوے اور تعشّق باللہ اور محبتِ الٰہی ایسی پیدا ہو جاوے کہ اس کے مقابلہ میں نہ اُسے کسی سفر کی تکلیف ہو اور نہ جان و مال کی پروا ہو نہ عزیز و اقارب سے جُدائی کا فکر ہو جیسے عاشق اور محب اپنے محبوب پر جان قربان کرنے کو تیار ہوتا ہے۔اسی طرح یہ بھی کرنے سے دریغ نہ کرے۔اس کا نمونہ حج میں رکھا ہے۔جیسے عاشق اپنے محبوب کے گرد طواف کرتا ہے اسی طرح حج میں بھی طواف رکھا ہے۔یہ ایک باریک نکتہ ہے۔جیسا بیت اللہ ہے ایک اس سے بھی اُوپر ہے۔جب تک اس کا طواف نہ کرو یہ طواف مفید نہیں اور ثواب نہیں۔اس کا طواف کرنے والوں کی بھی یہی حالت ہونی چاہئے جو یہاں دیکھتے ہو کہ ایک مختصر سا کپڑا رکھ لیتے ہیں۔اسی طرح اس کا طواف کرنے والوں کو چاہئے کہ دُنیا کے کپڑے اُتار کر فروتنی اور انکساری اختیار کرے اور عاشقانہ رنگ میں پھر طواف

کرے۔طواف عشقِ الٰہی کی نشانی ہے اور اس کے معنے یہ ہیں کہ گویا مرضاتِ اللہ ہی کے گرد طواف کرنا چاہئے اور کوئی غرض باقی نہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم ص103)

اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے احکام دیئے ہیں۔بعض اُن میں سے ایسے ہیں کہ ان کی بجا آوری ہر ایک کو میسر نہیں ہے۔مثلاً حج۔یہ اس آدمی پر فرض ہے۔ جسے استطاعت ہو۔پھر راستہ میں امن ہو۔پیچھے جو متعلقین ہیں۔اُن کے گزارہ کا بھی معقول انتظام ہو اور اسی قسم کی ضروری شرائط پوری ہوں تو حج کر سکتا ہے۔ایسا ہی زکوٰۃ ہے۔یہ وہی دے سکتا ہے جو صاحبِ نصاب ہو۔

(ملفوظات جلد دوم ص59)

☆☆☆☆☆

لَوْ كَانَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى حَيَّيْنِ لَمَا وَسِعَهُمَا اِلَّا اتِّبَاعِيْ

(الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر۔ مصنفہ سید عبدالوہاب الشعرانی صفحہ 406)

ابنِ مریم مر گیا حق کی قسم — داخلِ جنت ہوا وہ محترم
مارتا ہے اس کو فرقاں سر بسر — اس کے مر جانے کی دیتا ہے خبر
وہ نہیں باہر رہا اموات سے — ہو گیا ثابت یہ تیس آیات سے

(درثمین)

وفات مسیح پر 30 آیاتِ قرآنی

وفات مسیح

مرتّبہ

محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان
نظر ثانی: فخر الحق شمس

ناشر: نظارت نشر و اشاعت قادیان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وفاتِ مسیح پر 30 آیاتِ قرآنی

ذاتِ باری تعالیٰ

1۔ اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ

اللہ! اُس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا (اور) قائم بالذات ہے

(سورۃ اٰل عمران:3)

2۔ کُلُّ مَنۡ عَلَیۡہَا فَانٍ وَّیَبۡقٰی وَجۡہُ رَبِّکَ ذُو الۡجَلٰلِ وَالۡاِکۡرَامِ

ہر چیز جو اس پر ہے فانی ہے۔ مگر تیرے رب کا

جاہ و حشم باقی رہے گا جو صاحبِ جلال و اکرام ہے

(سورۃ الرحمن: 27۔28)

3۔ اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ ضُعۡفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ ضُعۡفٍ قُوَّۃً ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّۃٍ ضُعۡفًا وَّ شَیۡبَۃً ؕ

اللہ وہ ہے جس نے تمہیں ایک ضعف (کی حالت) سے پیدا کیا۔

پھر ضعف کے بعد قوّت بنائی۔ پھر قوّت کے بعد ضعف اور بڑھاپا بنا دیئے

(سورۃ الروم: 55)

4۔ وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ

اور وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا

پس عارضی قرار کی جگہ اور مستقل حفاظت کی جگہ (بنائی)

(سورۃ الانعام: 99)

سُنّتُ اللہ

5۔ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا ج وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِیْلًا

پس تُو ہرگز اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا

اور تُو ہرگز اللہ کی سنت میں تغیر نہیں پائے گا

(سورۃ فاطر: 44)

6۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ

لَیَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَیَمْشُوْنَ فِی الْاَسْوَاقِ

اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجے مگر وہ

بالضرور کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے تھے

(سورۃ الفرقان: 21)

7۔ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا یَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خَالِدِیْنَ

اور ہم نے انہیں ایسا جسم نہیں بنایا تھا کہ وہ کھانا نہ

کھاتے ہوں اور وہ ہمیشہ رہنے والے نہیں تھے

(سورۃ الانبیاء: 9)

زمین کے متعلق قانونِ الٰہی

8۔ اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ کِفَاتًا۔ اَحۡیَآءً وَّاَمۡوَاتًا

کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والا نہیں بنایا؟ زندوں کو بھی اور مُردوں کو بھی

(سورۃ المرسلٰت:26۔27)

9۔ فِیۡہَا تَحۡیَوۡنَ وَفِیۡہَا تَمُوۡتُوۡنَ وَمِنۡہَا تُخۡرَجُوۡنَ۔

تم اسی میں جیو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی میں سے تم نکالے جاؤ گے

(سورۃ الاعراف:26)

10۔ مِنۡہَا خَلَقۡنٰکُمۡ وَفِیۡہَا نُعِیۡدُکُمۡ وَمِنۡہَا نُخۡرِجُکُمۡ تَارَۃً اُخۡرٰی

اسی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے اور اسی میں ہم تمہیں

لوٹا دیں گے اور اسی سے تمہیں ہم دوسری مرتبہ نکالیں گے

(سورۃ طٰہٰ:56)

11۔ کَیۡفَ تَکۡفُرُوۡنَ بِاللّٰہِ وَکُنۡتُمۡ اَمۡوَاتًا فَاَحۡیَاکُمۡ ثُمَّ

یُمِیۡتُکُمۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡکُمۡ ثُمَّ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ

تم کس طرح اللہ کا انکار کرتے ہو جبکہ تم مُردہ تھے پھر اس نے تمہیں زندہ کیا۔ وہ پھر

تمہیں مارے گا اور پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے

(سورۃ البقرۃ:29)

12۔ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ إِلَىٰ حِيْنٍ

اور تمہارے لئے زمین میں کچھ عرصہ قیام ہے

اور کچھ مدت کے لئے معمولی فائدہ اٹھانا ہے

(سورۃ الاعراف: 25)

13۔ ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ

پھر یقیناً تم اس کے بعد مرجانے والے ہو

(سورۃ المومنون: 16)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق خدائی فرمان

14: وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

اور محمد نہیں ہے مگر ایک رسول۔ یقیناً اس سے پہلے رسول گزر چکے ہیں

(سورۃ آل عمران: 145)

15: قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا

تُو کہہ دے کہ میرا ربّ (ان باتوں سے) پاک ہے

اور میں تو ایک بشر رسول کے سوا کچھ نہیں

(سورۃ بنی اسرائیل: 94)

16: وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ط

اور ہم نے کسی بشر کو تجھ سے پہلے ہمیشگی عطا نہیں کی

اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ

پس اگر تُو مر جائے تو کیا وہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے؟

(سورۃ الانبیاء: 35)

حضرت عیسیٰؑ کے متعلق ارشادات

17: مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط

مسیح ابنِ مریم ایک رسول ہی تو ہے

اس سے پہلے جتنے رسول تھے سب کے سب گزر چکے ہیں

(سورۃ المائدۃ: 76)

18: وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ط

اور اس کی ماں صدیقہ تھی۔ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے

(سورۃ المائدۃ: 76)

19: اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

وہ تو محض ایک بندہ تھا جس پر ہم نے انعام کیا

اور اسے بنی اسرائیل کے لئے ایک (قابلِ تقلید) مثال بنا دیا

(سورۃ الزّخرف: 60)

20۔ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ

الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا

کون ہے جو اللہ کے مقابل پر کچھ بھی اختیار رکھتا ہے، اگر وہ فیصلہ کرے
کہ مسیح ابنِ مریم کو اور اس کی ماں کو اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو نابود کرے

(سورۃ المائدہ: 18)

21: وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ

اور ابنِ مریم کو اور اس کی ماں کو بھی ہم نے ایک نشان بنایا تھا اور ان
دونوں کو ہم نے ایک مرتفع مقام کی طرف پناہ دی جو پُر امن اور چشموں والا تھا

(سورۃ المؤمنون: 51)

22: إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ
وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ
فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ! یقیناً میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف تیرا رفع
کرنے والا ہوں اور تجھے ان لوگوں سے نتھار کر الگ کرنے والا ہوں جو کافر ہوئے،
اور ان لوگوں کو جنہوں نے تیری پیروی کی ہے ان لوگوں پر جنہوں نے انکار کیا ہے
قیامت کے دن تک بالا دست کرنے والا ہوں

(سورۃ آل عمران: 56)

23: وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ج

اور میں ان پر نگران تھا جب تک میں ان میں رہا

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ط

پس جب تُو نے مجھے وفات دے دی، فقط ایک تُو ہی ان پر نگران رہا

(سورۃ المائدہ: 118)

24: وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا

اور اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا تاکیدی حکم دیا ہے جب تک میں زندہ رہوں

(سورۃ مریم: 32)

25: وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا

اور سلامتی ہو مجھ پر جس دن مجھے جنم دیا گیا اور جس دن میں
مروں گا اور جس دن میں زندہ کر کے مبعوث کیا جاؤں گا

(سورۃ مریم: 34)

26: وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ
شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ط اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ ج

اور جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ پیدا نہیں کرتے
جبکہ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں۔ مُردے ہیں زندہ نہیں

(سورۃ النحل: 21.22)

27: تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ

یہ ایک اُمّت تھی جو گزر چکی

(سورۃ البقرہ: 135)

موت برحق ہے

28: اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ

اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق عطا کیا

ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ؕ

پھر وہ تمہیں مارے گا اور وہی تمہیں پھر زندہ کرے گا

(سورۃ الرّوم: 41)

29: اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ

تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں آلے گی

وَلَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ ؕ

خواہ تم سخت مضبوط بنائے ہوئے برجوں میں ہی ہو

(سورۃ النّساء: 79)

30: كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ

ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے۔

(سورۃ الانبیاء: 36)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ وَیَخۡشَ اللّٰہَ وَیَتَّقۡہِ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے
اور اس کا تقویٰ اختیار کرے تو یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

(سورۃ النور: 53)

دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا سیدھا خدا کے فضل سے جنّت میں جائے گا
وہ اک زباں ہے عضو نہانی ہے دوسرا یہ ہے حدیث سیدنا سیّد الوریٰ

(درثمین)

چہل احادیث

فرمودہ: سیّد و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

منتخب کردہ: حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مرتّبہ: محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان

نظر ثانی: فخر الحق شمس

ناشر: نظارت نشر و اشاعت قادیان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ہمارے آقا و مولیٰ سرورِ کائنات
حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چہل احادیث

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہل احادیث کو یاد کرنے کی اہمیت کے حوالے سے فرماتے ہیں:

مَنۡ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیۡ اَرۡبَعِیۡنَ حَدِیۡثًا فِیۡ اَمۡرِ دِیۡنِھَا

جس شخص نے میری اُمّت کے لوگوں کو سنانے کے لئے

اور سمجھانے کے لئے دین کے متعلق چالیس حدیثیں یاد رکھیں

بَعَثَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فَقِیۡھًا وَّ کُنۡتُ لَہٗ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ شَافِعًا وَّشَھِیۡدًا

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے فقہا اور علماء کے زُمرہ میں جگہ دے گا اور میں

قیامت کے روز اس کی سفارش کروں گا اور اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

(بیہقی فی شعب الایمان۔ جلد 2 صفحہ 270 حدیث نمبر 1726)

1۔ لَیۡسَ الۡخَبَرُ کَالۡمُعَایَنَۃِ

نہیں ہے سنی سنائی بات خود دیکھنے کی طرح

2۔ اَلۡحَرۡبُ خُدۡعَۃٌ

لڑائی داؤ پیچ کا نام ہے

3۔ اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰۃُ الْمُسْلِمِ

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے

4۔ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

جس سے مشورہ لیا جاتا ہے وہ امین ہوتا ہے

5۔ اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ

نیکی پر آگاہ کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہوتا ہے

6۔ اِسْتَعِیْنُوْا عَلَی الْحَوَائِجِ بِالْکِتْمَانِ

مدد چاہو اپنی ضروریات پر رازداری کے ساتھ

7۔ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ

بچو دوزخ کی آگ سے اگرچہ کھجور کا آدھا حصہ دے کر

8۔ اَلدُّنْیَا سِجْنٌ لِّلْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃٌ لِّلْکَافِرِ

دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے

9۔ اَلْحَیَآءُ خَیْرٌ کُلُّہٗ

حیا سراسر بہتر ہے

10۔ عِدَۃُ الْمُؤْمِنِ کَاَخْذِ الْکَفِّ

مومن کا وعدہ ایسا ہی سچا ہے جیسے کوئی چیز ہاتھ میں دے دی جائے

11۔ لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ

مومن کو نہیں چاہئے کہ وہ اپنے مومن بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے

12۔ لَیْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا

وہ شخص ہم مسلمانوں میں سے نہیں جو ہمیں دھوکا دے

13۔ مَا قَلَّ وَ کَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَ اَلْهٰی

جو مال تھوڑا ہو اور کافی ہو وہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے

جو زیادہ ہو اور غافل کر دے

14۔ اَلرَّاجِعُ فِیْ هِبَتِهٖ کَالرَّاجِعِ فِیْ قَیْئِهٖ

اپنی دی ہوئی چیز کو لوٹانے والا اس شخص کی طرح ہے جو اپنی کی ہوئی قے کو واپس

لوٹائے

15۔ اَلْبَلَاءُ مُوَکَّلٌ بِالْمَنْطِقِ

بعض دفعہ مصیبت موقوف ہوتی ہے بات کرنے پر

16۔ اَلنَّاسُ کَاَسْنَانِ الْمُشْطِ

تمام لوگ کنگھی کے دندانوں کی مانند ہیں

17۔ اَلْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ

دولتمندی تو دل کی دولتمندی ہے

18۔ اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِہٖ

سعادتمند وہ ہے جو اپنے غیر کے حال سے نصیحت پکڑے

19۔ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً وَّاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

بعض شعر بڑے پُرحکمت ہوتے ہیں اور بعض تقریریں تو جادو ہوتی ہیں

20۔ عَفْوُ الْمُلُوْکِ اِبْقَآءٌ لِّلْمُلْکِ

بادشاہوں کا معاف کر دینا ان کی سلطنت کے بقاء کا باعث ہوتا ہے

21۔ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

آدمی اس کے ساتھ ہوتا ہے جس سے اسے محبت ہوتی ہے

22۔ مَا ھَلَکَ امْرَءٌ عَرَفَ قَدْرَہٗ

نہیں ہلاک ہوا وہ آدمی جس نے اپنی حقیقت پہچان لی

23۔ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ

بچہ عورت کے خاوند کا ہوتا ہے اور بدکار کے لئے پتھر ہیں

24۔ اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی

اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے

25۔ لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ

نہیں شکر کرتا اللہ تعالیٰ کا جو نہیں شکر کرتا بندوں کا

26۔ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ

تیرا کسی چیز سے محبت کرنا اندھا اور بہرا کر دیتا ہے

27۔ جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰى حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَيْهَا

فطرت میں رکھی گئی ہے دلوں کی محبت اس شخص کی جو اس کا محسن ہو

وَبُغْضِ مَنْ اَسَآءَ اِلَيْهَا

اور بغض اس شخص کا جو کوئی برائی کرے اُن سے

28۔ اَلتَّآئِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ

گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہوتا ہے کہ جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو

29۔ اَلشَّاهِدُ يَرٰى مَا لَا يَرَاهُ الْغَائِبُ

حاضر آدمی وہ کچھ دیکھتا ہے جو غیر حاضر نہیں دیکھ سکتا

30۔ اِذَا جَاءَ كُمْ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَاَكْرِمُوْهُ

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی عزت کرو

31۔ اَلْيَمِيْنُ الْفَاجِرَةُ تَدَعُ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ

جھوٹی قسم گھروں کو ویران کر دیتی ہے

32۔ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

جو شخص اپنے مال کو بچاتے ہوئے قتل کیا جاوے تو وہ شہید ہے

33۔ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے

34۔ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ

قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے

35۔ خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا

کاموں میں سب سے بہتر میانہ روی والا کام ہوتا ہے

36۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِیْ اُمَّتِیْ فِیْ بُكُوْرِھَا یَوْمَ الْخَمِیْسِ

اے اللہ! برکت دے میری اُمت کے صبح کے سفر میں جمعرات کے دن

37۔ کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّكُوْنَ كُفْرًا

قریب ہے کہ غریبی کفر بن جائے

38۔ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے

39۔ اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ

مجلسیں امانت کے ساتھ ہونی چاہئیں

40۔ خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

سب سے بہتر زادِ راہ تقوی ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ تعالیٰ فضل کر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور

محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پیروی کرنے والوں پر

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

جس طرح تو نے فضل کیا ابراہیمؑ پر

اور ابراہیمؑ کی پیروی کرنیوالوں پر

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

ضرور تو ہی حمد والا بڑی شان والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ تعالیٰ برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے فرمانبرداروں پر

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

جس طرح برکت نازل فرمائی تو نے ابراہیمؑ

اور ابراہیمؑ کے فرمانبرداروں پر

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

ضرور تو حمد والا اور بڑی شان والا ہے۔